Love of the beast

از قلم فرواخالد

ہاسپٹل کے آئی سی یو میں اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔ وہ مشینوں میں جکڑے شخص کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔۔۔

جس کی زندگی آہستہ آہستہ اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی۔۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ تڑپ رہی تھی۔۔۔ اپنے رب سے اس شخص کی زندگی کی فریاد کررہی تھی۔۔۔ جو آج تک اسے اس سے مانگتے آیا تھا۔۔۔اور وہ نہایت ہی بے دردی کے ساتھ اس کا بڑھا ہوا ہاتھ دھتکار دیتی تھی۔۔۔

آج وہ اسی شخص کو پکار رہی تھی۔۔۔ اس سے اس کی محبت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔ اسی محبت کی بھیک جس محبت کو ہمیشہ وہ ٹھکراتی آئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے خود کو اس کا مریض عشق کہتا تھا۔۔۔

آج اسی کی زندگی بچاتے اس نے اپنی جان اپنے عشق کے آگے قربان کر دی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اگر آج بھی اس مرتے ہوئے شخص کی محبت کا یقین نہ کرتی تو اس سے بڑا سنگدل بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص جو اس کی آنکھوں میں زرا سا آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

آج وہ اس سے ایسا خفا ہوا تھا کہ اس کے آنسوؤں کو بھی نہیں دیکھ پارہا تھا۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے جکڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر اسے کئی بار باہر جانے کو بول چکے تھے۔۔۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

"نہیں میں انہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ اس شخص کا بے جان ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہونٹوں سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔

"کیوں انہیں یہاں تک پہنچا کر آپ کو سکون نہیں ملا جو اب ڈاکٹرز کو ان کے کام کرنے سے روک کر آپ پوری طرح سے ان کی جان لینا چاہتی ہیں۔۔۔ اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں آپ ان سے۔۔۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ بہت زیادہ محبت کرتے تھے آپ سے۔۔۔ کوئی اتنا پتھر دل اور ظالم کیسے ہو سکتا ہے جتنی پتھر دل آپ نکلی ہیں۔۔۔

کاش آپ ان کی زندگی میں کبھی نہ آئی ہوتیں۔۔۔ کاش انہوں نے کبھی آپ پر بھروسہ نہ کیا ہوتا۔۔۔"

سامنے کھڑی لڑکی بھی اس شخص کی دیوانی تھی جو بستر پر بے سدھ پڑا تھا۔۔۔ اس کی تڑپ بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص اس وقت کسی کی بھی پکار نہیں سن رہا تھا۔۔۔

اسے روم سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے وہ مضبوط ہتھیلی چھوٹ گئی تھی۔۔۔ جس نے آج تک کبھی اسے گرنے نہیں دیا تھا۔۔ جو ہر بار اس کے لڑکھڑانے سے پہلے اسے تھام لیا کرتا تھا۔۔۔

وہ آئی سی یو سے باہر آکر زمین پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"کیوں کیا میں نے یہ سب۔۔؟؟ کیوں دھوکا دیا میں نے اسے۔۔۔ مجھے مرجانا چاہیے تھا۔۔۔۔ میرے حصے کی گولیاں اس نے کیوں اپنے سینے پر کھائیں۔۔۔

کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے جتنی تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔ نہیں تھی میں تمہاری محبت کے قابل۔۔۔"

وہ ہچکیوں سے روتی چوڑیوں سے بھری اپنی کلائیوں کو زمین پر مارتی انہیں لہولہان کر گئی تھی۔۔۔

کب سے آنسوؤں بھری آنکھوں سے اس کی یہ تکلیف دیکھتے اس کے گھر والے اسے خود کو نقصان پہنچاتے دیکھ آگے بڑھے تھے۔۔۔

"میرے قریب مت آیئے گا آپ لوگ۔۔۔ دور رہیں مجھ سے۔۔۔ آپ سب زمہ دار ہیں میری اس تکلیف کے۔۔۔"

انہیں اپنے قریب آتے دیکھ اس نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو فاصلے پر ہی روک دیا تھا۔۔۔

اس وقت وہ ایک بیٹی نہیں بلکہ ایک بیوی کے روپ میں تھی۔۔۔

جس سے دھوکے کے تحت اس کے شوہر کو چھیننے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

جس کی زندگی برباد کرنے والے، اس کی خوشیوں کے قاتل کوئی اور نہیں بلکہ اس کے اپنے سب سے قریبی رشتے تھے۔۔۔

جن پر وہ اندھا اعتبار کرتی تھی۔۔۔

وہ جو آج تک اس شخص کا دل توڑتی آئی تھی۔۔

آج اس کا دل بہت بری طرح ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

جسے جوڑنے والا اس سے روٹھ چکا تھا۔۔ شاید کبھی اس کی زندگی میں واپس نہ آنے کے لیے۔۔۔

اس کے کانوں میں اس شخص کے کہے آخری الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔ جو اسے مزید اذیت میں مبتلا کر گئے تھے۔۔

"آج زندگی میں پہلی بار کسی سے دھوکا کھایا ہے۔۔۔ مجھے اندازہ ہی نہیں ہوسکا کہ تم مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہو۔۔۔ میں تو اسی دھوکے میں جیتا رہا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔ مجھے ایسی زندگی ہی نہیں چاہیے۔۔ جہاں مجھے تمہاری نفرت سہنی پڑے۔۔۔ میں مر جانا چاہتا ہوں۔۔۔ دعا کرنا میں مر جاؤں۔۔۔

کیونکہ اگر میں زندہ بچ گیا تو تمہیں جینے نہیں دونگا۔۔۔ نفرت کیسے کی اور نبھائی جاتی ہے بہت اچھے سے سکھاؤں گا تمہیں۔۔۔"

اس کے کانوں میں اب بھی وہی الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

"میں آپ کی نفرت برداشت کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔ پلیز ایک بار لوٹ آئیں۔۔۔ آپ کی دی ہر سزا برداشت کرلوں گی۔۔۔ مگر خدا کے لیے مجھے یوں چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔۔"

اس لڑکی کی تڑپ کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی اپنے حال سے بے حال تھی۔۔۔ جب آئی سی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کا سنجیدہ چہرا اور خاموش آنکھیں دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کچھ بولتے وہ خود میں مزید اذیت برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ اور ڈاکٹر کے الفاظ سننے سے پہلے ہی لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کے گھر والوں کا دل اس کی حالت دیکھ چیر چکا تھا۔۔۔ وہ ایسا تو کبھی بھی نہیں چاہتے تھے جیسا ہو چکا تھا۔۔

مگر اب پچھتانے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کو اس شخص سے دور کرنا چاہتے تھے۔۔۔ مگر وہ انہیں سے دور ہوگئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"معاف کردو مجھے۔۔۔ مت مارو۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ تمہیں تمہاری سب سے زیادہ پیاری شے کا واسطہ میری جان مت لو۔۔۔"

اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پیر زنجیروں کے ساتھ باندھے گئے تھے۔۔۔ وہ دیوار کے ساتھ لگا بالکل چت کھڑا کیا گیا تھا۔۔۔

اگر وہ زرا سا بھی ہلتا تو اس کے گلے میں موجود پھندا سخت ہو کر اس کی سانسیں بند کر دیتا۔۔۔

وہ پورا کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

جب اچانک اسے بھاری قدموں کی آواز اپنے قریب آتی سنائی دی تھی۔۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کی موت کا وقت قریب آچکا ہے۔۔۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات واضح ہوئے تھے۔۔۔

جب اور کچھ نہ بن پاتے اس نے اپنے مقابل آنے والے شخص کے آگے گڑگڑاتے اس سے اپنی زندگی کی فریاد کرتے اسے کس انسان کا واسطہ دے دیا تھا۔۔

اس بات کا احساس اس شخص کو نہیں ہوا تھا اس وقت۔۔۔

مگر دوسری جانب موجود انسان کا اٹھتا ہاتھ واپس پہلو میں گر چکا تھا۔۔۔

جو دیکھ وہ بندھا ہوا شخص بھی ساکت ہوا تھا۔۔

کیونکہ وہ بہت اچھی طرح اس شخص کی دہشت سے واقف تھا۔۔۔ جس کا اٹھا ہوا ہاتھ کبھی نہیں رکا تھا۔۔۔

"میری سب سے زیادہ پیاری شے کا واسطہ دو گے تم مجھے۔۔۔۔"

یہ بات کہتے وہ خوبرو چہرے کا مالک شخص قہقہ لگا کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔ سیاہ لباس میں ملبوس، گلے میں سیاہ مفلر ڈالے وہ لمبا چوڑا دراز قامت شخص بر فیلی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ کر مسکراتا۔۔۔ اس بندھے شخص کو مزید خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں تو بہت آسان سزا دینے لگا تھا میں۔۔۔ مگر میری پیاری ہستی کا واسطہ دے کر تم نے اپنی موت کو مزید مشکل کر لیا ہے۔۔۔ کیونکہ میں ہاشم دادا ہوں۔۔۔ مجھے اپنی زندگی کی سب سے اہم ہستی سے ہی سب سے زیادہ نفرت ہے۔۔۔ اور اب تمہاری سزا میں وہ نفرت بھی شامل ہوچکی ہے۔۔۔"

ہاشم دادا کے اگلے قہقے کے اختتام پر سامنے موجود شخص کی چیخیں گونج اٹھی تھیں۔۔

کیونکہ ہاشم دادا کی دی جانے والی سزا انتہائی دردناک تھی۔۔

اگلے ہی لمحے وہ چیخیں گہرے سکوت میں بدل گئی تھیں۔۔۔

ہاشم دادا نے اس شخص کے خون سے رنگے ہاتھوں کو اپنے رومال سے پونچھا تھا۔۔۔

"اسے جہاں سے لائے تھے وہیں پھینک آؤ۔۔۔ تاکہ اس کا عبرت ناک انجام دیکھ دوبارہ کوئی انسان وہ غلطی نہ دوہرائے جو اس نے کی تھی۔۔۔"

ایک آخری قہر آلود نگاہ اس شخص پر ڈالتے ہاشم دادا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ ہاشم دادا تھا۔۔۔

جسے دنیا ایک گینگسٹر کی حیثیت سے جانتی تھی۔۔۔

جو اب تک نجانے کتنے قتل کر چکا تھا۔۔۔

مگر اس پر ایک بار بھی پولیس ہاتھ نہیں ڈال پائی تھی۔۔۔

کیونکہ بہت سارے عہدے داران اس کے ہاتھوں بکے ہوئے تھے۔۔

ہاشم دادا کے نام سے تمام جرائم پیشہ افراد کی ٹانگیں تھر تھر کانپنے لگتی تھیں۔۔۔

انڈرورلڈ کے ڈان اسے اپنا گاڈ فادر مانتے تھے۔۔۔ اس سے آگے نکلنے کی کوشش آج تک جس نے بھی کی تھی۔۔۔

اس کا نام و نشان ہی مٹا دیا گیا تھا۔۔۔

لیکن ایک انسان ایسا بھی تھا جس سے وہ اب تک نہیں ٹکرا پایا تھا۔۔۔ جس کے آگے ہاشم دادا کی اپنی پاور بھی نہیں چل پاتی تھی۔۔۔ وہ تھا اس کی اپنی ہی آرگنائزیشن کا بانی۔۔۔ اس کا باپ آغا ہاشم خان۔۔۔ جسے لوگ آغا کے نام سے پکارتے تھے۔۔۔

وہ اب بھی ان سب کا لیڈر تھا۔۔۔

مگر ہاشم دادا اور اس کی نفرت اور دشمنی نے ان کے اپنے گروہ کو دو حصے میں تقسیم کردیا تھا۔۔۔

کیونکہ دونوں کا کام کرنے کا طریقہ مختلف تھا۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔

جس کے نتیجے میں ہمیشہ وہ ایک دوسرے کو ختم کرنے میں لگے رہتے تھے۔۔۔

مگر اب تک اس جنگ میں کسی کی بھی جیت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یہ آزاد کشمیر کے بہت ہی خوبصورت شہر کوٹلی کی ایک حسین صبح کا منظر تھا۔۔۔ جہاں سفید رنگ کے پیروں تک آتے فراک کو تھامے وہ لڑکی گیلے گھاس پر چلتی اداسی اور سوگواریت کی مکمل تصویر پیش کررہی تھی۔۔۔

چٹیا میں مقید اس کے سیاہ بال اس کی کمر پر بکھرے اس کے نازک سراپے میں مزید دلکشی بکھیر گئے تھے۔۔۔

وہ نزاکت سے چلتی بس پوری دنیا سے خفا معلوم ہورہی تھی۔۔۔

اس کے پیروں میں موجود سفید کھسے بھی گیلے ہوچکے تھے۔۔

جس پر کوفت کا شکار ہوتی وہ اب ننگے پیر ہی آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔

جب اسی دوران اس کے ہاتھ میں موجود موبائل گنگنا اٹھا تھا۔۔۔

اس پر جگمگاتا نام دیکھ ازنا یوسف زئی کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔

"آئی مس یو پاپا۔۔۔ پلیز مجھے واپس بلوا لیں۔۔ میں آپ سب کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔"

فون آن کرتے ہی اس کی روہانسی آواز فون کے سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔

اس کی بات پر دوسری جانب موجود لوگوں کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں۔۔ آج سے پہلے ان میں سے کسی نے بھی اپنے جگر کے ٹکڑے کو خود سے اتنا دور کیا بھی تو نہیں تھا۔۔

"بہت جلدی میں اپنی پرنسز کو واپس بلا لوں گا۔۔ بس آپ تھوڑا سا صبر رکھو۔۔۔ یہ سب آپ کی پروٹیکشن کے لیے ہی تو کیا جارہا ہے۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی خود اپنی بیٹی کی جدائی کیسے برداشت کررہے تھے۔۔ یہ بات کوئی ان کے دل سے پوچھتا۔۔۔

"مجھے ایسی لائف نہیں چاہیے بابا۔۔ جس میں آپ سب میرے ساتھ نہ ہوں۔۔"

ازنا کو ان سب کے بغیر رہنے کی عادت ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ اب تک اپنی پھوپھو کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر سوتی تھی۔۔ اکثر کھانا بھی اپنی ماما کے ہاتھ سے کھاتی تھی۔۔۔ اپنے بابا، تایا ابو اور چاچو کے ساتھ ہر ویک اینڈ پر شاپنگ اور ڈنر پر جانا۔۔ تائی اور چچی کے ساتھ بیٹھ کر مووی دیکھنا۔۔ یہ سب لوگ اس کی زندگی کے بہت اہم جز تھے۔۔۔

وہ پچھلے ایک مہینے سے ان سب کے بغیر رہ رہی تھی۔۔۔

اس لیے اب اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

وہ بار بار انہیں کال کرکے واپس گھر آنے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔ جہاں اس کے لیے خطرہ ہی خطرہ تھا۔۔

"میں جانتا ہوں میری ازنا بہت ہی سمجھدار بیٹی ہے میری۔۔۔ اپنے بابا کی بات کو بہت اچھے سے سنے گی بھی اور سمجھے کی بھی۔۔۔ آپ جانتی ہیں یہاں آپ پر کئی بار حملے ہو چکے ہیں۔۔ وہ لوگ آپ کی تاک میں بیٹھیں ہیں۔۔۔ ان حالات میں ہم آپ کو کسی قیمت پر واپس نہیں بلا سکتے۔۔ ہم سب آپ کی جدائی تو برداشت کر سکتے ہیں مگر آپ کو کوئی نقصان پہنچتا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔ اور شاید کچھ دنوں کے لیے ہم آپ کو کال بھی نہ کر سکیں۔۔۔ لیکن آپ نے پریشان نہیں ہونا۔۔۔ میری بیٹی بہت بریو ہے۔۔۔"

اکمل یوسف زئی اسے بہت پیار سے سمجھاتے کال کاٹ گئے تھے۔۔۔ جبکہ ازنا نے بھیگی آنکھوں سے بند ہوئے فون کو دیکھا تھا۔۔۔

بنا کسی قصور کے اسے اپنوں کی جدائی کی سزا کاٹنی پڑی رہی تھی۔۔ ازنا کو اس لمحے اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔ جس کی وجہ سے اسے یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑ رہا تھا تھا۔۔۔

اس کی دودھیا رنگت رونے کی وجہ سے بالکل گلابی ہوچکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کی گہری سیاہی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔ روح کو خوفزدہ کر دینے والی جامد خاموشی کا راج تھا۔۔۔ ہڈیوں کو جما دینے والی شدید ٹھنڈ کی وجہ سے بستر سے نکلنا محال تھا۔۔

مگر ایسے میں بھی کوئی ایک انسان ایسا تھا جو کسی بھی بات کی پرواہ کیے۔۔ گھنے جنگل میں چلتا جارہا تھا۔۔۔

اس کے چلنے کی وجہ ماحول میں ہلکا سا ارتعاش پیدا ہورہا تھا۔۔۔

اس کی زیرک نگاہیں چاروں جانب ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ بالکل چوکنا تھا۔۔۔ کیونکہ یہاں کبھی بھی کچھ بھی ہوسکتا تھا۔۔۔۔

بڑے بڑے گھنے درخت کی جھکی ٹہنیاں چاند کی ہلکی سی روشنی میں بہت خوفناک معلوم ہورہی تھیں۔۔۔

جن میں چھپے اس نے دشمن اس پر گن تانے ہوئے تھے۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی وہ بنا خوف کھائے اپنی منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

جب اچانک کسی نے اوپر سے رسی پھینکی تھی۔۔۔ جس کا شکار اس شخص کی گردن تھی۔۔۔

وہاں چھپے لوگوں میں اتنی جرات نہیں تھی کہ وہ روبرو آکر اس بیسٹ کا مقابلہ کر سکتے۔۔۔ جس کی لال انگاروں بھری آنکھوں کا وار سہنا ہی ان کے لیے بہت مشکل امر تھا۔۔۔

ایک کے بات دوسری رسی پھینک کر اس کی ٹانگوں کو اپنی قید میں لیا گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ سے گن نیچے گری تھی۔۔۔ کیونکہ گردن پر موجود رسی بہت سختی سے کھینچی گئی تھی۔۔۔

وہ بری طرح کھانستا اس رسی کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر ناکام رہا تھا۔۔۔

اسے بے بس ہوتا دیکھ وہاں چھپے اس کے دشمن اپنی اپنی بل سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔ یہی تو چاہتا تھا وہ۔۔۔

چہرا جھکائے کھانستے اس کی وحشت ناک آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھری تھی۔۔۔۔

وہ دس کے قریب لوگ اس کے سر پر بندوق تانے اس کے قریب آرہے تھے۔۔۔۔

اس کے چہرے اور آنکھوں میں ٹارچ لگا کر انہوں نے اس کا ہاشم دادا ہونا کنفرم کیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے رسیوں میں باندھ چکے تھے۔۔ مگر ابھی بھی ان کے چہروں پر ایک انجانا سا خوف تھا۔۔۔۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ انہوں نے ہاشم دادا کو اتنی آسانی سے قابو کیسے کر لیا تھا۔۔

"یہ شخص ہاشم دادا ہے۔۔۔ اس کے معاملے میں ہم کوئی غلطی نہیں کرسکتے۔۔۔ یہ بندھا ہوا بھی ہم سب پر بھاری پڑ سکتا ہے۔۔"

وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جب ان لوگوں میں موجود نوریز ہاشم خان نے حقارت بھری نگاہوں سے اپنے بھائی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے ایک گولی اس کے بازو میں پیوست کر دی تھی۔۔۔ اس کے وجود سے نکلتا خون نوریز ہاشم خان کو سکون دے گیا تھا۔۔

وہ نہایت ہی بے دردی سے اسے گھسیٹ رہے تھے۔۔۔ اس کے زخمی بازو سے خون بہت تیزی سے نکل رہا تھا۔۔۔ جس کی ہاشم دادا کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

مگر درختوں کے پیچھے چھپی ہستی آنکھوں میں آنسو بھرے یہ اذیت برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ وہ اپنے ساتھ چھپے باقی ساتھیوں کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہاشم دادا کے حکم کی خلاف ورزی کرتی درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آتی ان لوگوں پر گولیاں برسانے لگی تھی۔۔۔۔

ہاشم دادا نے خون آشام نگاہوں سے اس جذباتی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کی خاطر اپنی زندگی اور اس کا اتنا اہم پلان داؤ پر لگانے نکل پڑی تھی۔۔۔

ہاشم دادا کا دل چاہا تھا سب سے پہلے اسی لڑکی کو گولی مار دے۔۔۔ پھر اپنے دشمنوں کو ختم کرے۔۔۔

ہاشم دادا کے اشارے پر وہاں چھپے اس کے باقی ساتھی بھی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

جس جنگل میں تھوڑی دیر پہلے خاموشی کا راج تھا۔۔۔ اس وقت وہ گولیوں کی بوچھاڑ پر ہولناک آوازوں سے گونج اٹھا تھا۔۔

ہاشم دادا کو ایک سیکنڈ لگا تھا اپنی جرابوں میں چھپائے خنجر نکال کر رسیاں کاٹ کر آزاد ہوتے ہوئے۔۔۔

رسی کی سخت رگڑ کی وجہ سے اس کی گردن پر گہرا زخم آچکا تھا۔۔۔ اس کا بازو شدید زخمی تھا۔۔۔

مگر ہاشم دادا کے لیے یہ چوٹیں بہت ہی معمولی تھیں۔۔ وہ اپنے وجود کو بالکل پتھر کر چکا تھا۔۔۔ اسے اب نہ ہی بیرونی چوٹ اذیت دیتی تھی اور نہ ہی اندرونی۔۔۔۔

ہاشم دادا جیسے ہی پلٹا نوریز کو خود پر فائر کرنے کو تیار پاکر اس کے ہونٹوں پر تلخی بھری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

نوریز نے سیدھا اس کے سینے پر وار کیا تھا۔۔۔ مگر ہاشم دادا نے جھک کر اس وار کو ناکام بناتے جواباً اس کے بازو کو نشانہ بنایا تھا۔۔۔

ہاشم دادا کا نشانہ مس ہو جائے یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔ تکلیف کے مارے نوریز کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے

آنکھیں بند کر دی تھیں۔۔۔ وہ جانتا تھا اب اس کا سگا بھائی اسے مار دے گا۔۔۔ اس کی موت کا وقت آن ٹھہرا تھا۔۔۔

مگر کچھ سیکنڈز بعد اپنے کندھے پر محسوس ہوتے لمس پر اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

" اپنے باپ کو بتا دینا وہ اتنی جلدی ہاشم دادا کی کہانی ختم نہیں کر سکتا۔۔۔ ابھی زندہ بچ جانے کا جشن مناؤ۔۔۔ بہت جلد تم باپ بیٹے کے ناپاک وجود کا خاتمہ کرنے ضرور آؤں گا۔۔۔ میرا انتظار کرنا۔۔۔"

لہو رنگ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھتے اس کا کندھا تھپتھپاتا ہاشم دادا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ نوریز اپنی کنپٹی مسلتا غصے سے پاگل ہوا تھا۔۔۔

وہ آج پھر اسے مات دے گیا تھا۔۔۔

ہر بار کی طرح آج بھی اسے بے وقوف بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

نوریز اپنے ساتھیوں کو وہاں مرتا دیکھ اپنی جان بچاتا بھاگ آیا تھا۔۔۔

ہاشم دادا نے آج اپنے باپ تک پہنچنے کا بہت اچھا پلان بنایا تھا۔۔۔ یہ لوگ اسے گھسیٹ کر وہیں لے جا رہے تھے۔۔۔

مگر بیچ میں فائقہ نے جو غلطی کی تھی اس کی وجہ سے سب کچھ گڑبڑ ہو گیا تھا۔۔۔ اب اس کی فائقہ کو کیا دردناک سزا ملنے والی تھی۔۔۔ وہ سوچ کر سب اندر سے کانپ رہے تھے۔۔۔

مگر فائقہ کو زرا برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ مطمئن تھی کیونکہ اس نے اپنے دل کی مان کر اپنے محبوب کو بچا لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارے ہماری گڑیا کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔؟؟؟"

فردوس بیگم نے ازنا کو خالی پلیٹ کو گھورتے دیکھ پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

"بھوک نہیں ہے ممانی جان۔۔۔۔"

ازنا انہیں نرمی سے جواب دیتی وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔

وہ شروع سے اپنے خاندان والوں کے ساتھ اسلام آباد رہتی تھی۔۔۔

مگر اب احتیاط کے پیش نظر انہوں نے اسے آزاد کشمیر اس کے ماموں کے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔

یہ علاقہ دیکھنے کا شوق ہمیشہ سے رہا تھا اسے۔۔۔ مگر اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اپنے پیاروں کو چھوڑ کر ان حالات میں اسے یہاں آنا پڑے گا۔۔۔

اس کے بابا، تایا ابو، چاچو اور ماموں سب کی پولیس فورس میں آفیسرز کے عہدے پر فائز تھے۔۔۔

ان سب کی بے بسی یہی تھی کہ اتنے بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود وہ اپنی کی لاڈلی چہیتی بیٹی کو سیکیورٹی نہیں دے پارہے تھے۔۔۔

ازنا کہ سیفٹی کے لیے انہوں نے اسے اتنے دور اس کے ماموں ایس پی راشد حمید کے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔ ازنا کی یہاں موجودگی کے بارے میں صرف وہ خاندان والے ہی جانتے تھے۔۔۔

یہ خبر انہوں نے اپنے دشمنوں سے بہت زیادہ خفیہ رکھی ہوئی تھی۔۔۔

اگر ان کو زرا سی بھی بھنک پڑ جاتی تو ازنا کی جان کو شدید خطرہ تھا۔۔۔

"رحمت منزل "جس کا شمار اسلام آباد کی مہنگی ترین عمارتوں میں کیا جاتا تھا۔۔۔ اس میں رہنے والے یوسف زئی خاندان کے لوگ بھی کسی سے کم نہیں تھے۔۔۔

اعلیٰ حصب و نسب کے مالک وہ سب ہی پڑھے لکھے لوگ تھے۔۔۔ جن کے لیے ان کے خاندان کی عزت اور وقار سب سے اوپر تھا۔۔

ازنا یوسف زئی اکمل یوسف زئی کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔

جس پر موت کا سایہ اس کے پیدا ہونے کے بعد سے ہی لہرانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

اکمل یوسف زئی نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ان کی دشمنی ان کی بیٹی کی زندگی کا ناسور بن جائے گی۔۔۔

ازنا" رحمت منزل "والوں کے لیے ان کے گھر کی رحمت اور ان سب کے دلوں کا قرار تھی۔۔۔ وہ خاندان کی اکلوتی لڑکی تھی۔۔۔ باقی سب لڑکے تھے۔۔۔

شاید یہی اس کا قصور تھا کہ وہ اس خاندان میں واحد لڑکی پیدا ہوئی تھی۔۔ اور خاندان کی ساری دشمنیاں اپنے سر لے گئی تھی۔۔۔

گھر کے اندر موجود پولیس آفیسرز بھی اس کی حفاظت کر پانے میں ناکام ثابت ہورہے تھے۔۔۔

ہمیشہ ناز نخروں میں رہنے والی وہ نازک دوشیزہ اپنی زندگی کے ان بدلتے حالات پر خود سے ہی شدید خفا تھی۔۔۔

کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ یہ سمجھتی تھی کہ یہ جو کچھ بھی ہورہا ہے اس کے ساتھ اور اس کے خاندان والوں کے ساتھ۔۔۔ اس کی زمہ دار وہ خود ہی ہے۔۔۔

مگر اس کے گھر والے اس سے اتنی محبت کرتے تھے کہ کبھی کسی نے ایک بار بھی اسے اس بات کا طعنہ نہیں دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑے سے ہال نما کمرے میں موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ سربراہی کرسی پر بیٹھا ہاشم دادا اپنے سامنے کھڑے لوگوں کو قہر آلود نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

جن میں سر فہرست تھی فائقہ کاظمی۔۔۔۔

جو سر جھکائے اپنی انگلیاں مڑورتی اندر سے خوفزدہ تھی۔۔۔

"تم نے میرے دشمنوں کے ساتھ مل کر مجھے مات دینے کی کوشش کی ہے۔۔۔ میرے گینگ میں مجھے ایسے کسی فرد کی ضرورت نہیں جس کے دل میں میرے دشمنوں کے لیے ہمدردی ہو۔۔۔۔ آج سے فائقہ کاظمی کو کوئی کام نہیں دیا جائے گا۔۔۔ تم دشمنوں کی طرف جانا چاہتی ہو تو تمہیں آج کا وقت ملے گا۔۔۔ ورنہ تمہیں ایک مہینے کے لیے میرے زندان خانے کی قید کاٹنی ہوگی۔۔۔۔"

ہاشم دادا نے فائقہ کو بہت بڑی سزا سنائی تھی۔۔ وہ اس کی وفاداری پر شک کررہا تھا۔۔

وہ پتھر دل انسان اس کی محبت دیکھ کر بھی انجان بن رہا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے دشمنوں کا خیر خواہ سمجھ رہا تھا۔۔

فائقہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ میں یہیں پر قید کاٹوں گی۔۔۔۔"

فائقہ مر کر بھی ہاشم دادا کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

یہ شخص چاہے اسے جتنا بھی دھتکارتا وہ مرتے دم تک اس کی وفادار رہنے والی تھی۔۔۔

وہ اپنی پہلے کی گئی غلطی دوبارہ دوہرانا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ ایک بار اس شخص کی نظروں سے گر چکی تھی دوبارہ نہی گرنا چاہتی تھی۔۔۔

آج جو بھی اس نے کیا تھا وہ کمزور لمحے کی ضد میں آکر کیا تھا۔۔۔ وہ دشمنوں کی سپورٹر نہیں تھی۔۔۔

لیکن اس بات کا یقین وہ اس بے حس اور جذبات سے عاری انسان کو نہیں دلا سکتی تھی۔۔۔

جو انسان نہیں ایک بیسٹ تھا۔۔۔۔

اس کا جواب سن کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

اس کی دہشت دیکھ فائقہ کا دل کانپا تھا۔۔۔

جب وہ فائقہ کے قریب آتے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

"جو تم کر رہی ہو میرے آگے وہ سب بے سود ہے۔۔۔۔ مجھ سے کچھ نہیں ملنے والا تمہیں۔۔۔ تمہارے لیے بہتر یہی ہو گا کہ واپس لوٹ جاؤ۔۔۔فائدہ میں رہو گی۔۔۔۔۔"

اس کی بالوں کی گدی کو بے دردی سے تھامے بولتا وہ اسے زور دار جھٹکے کے ساتھ دور پھینک گیا تھا۔۔۔۔

فائقہ منہ کے بل فرش پر جا گری تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے ہاشم دادا کے بھاری قدموں کی آواز وہاں سے دور جاتی سنائی دی تھی۔۔۔

وہاں کھڑی رباب نے آگے بڑھ کر فائقہ کو اٹھایا تھا۔۔۔ وہ سب اس دیوانی لڑکی کو سمجھا سمجھا کر پاگل ہو چکے تھے۔۔۔ مگر وہ سدھرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وہ دیوانی تھی ہاشم دادا کی۔۔۔۔۔

مگر آج تک اسے ہاشم دادا نے دھتکار کے سوا کچھ نہیں ملا تھا۔۔۔ فائقہ اچھے سے جانتی تھی کہ یہ شخص اسے کبھی بھی نہیں اپنائے گا۔۔۔ لیکن وہ اس دل کا کیا کرتی جو اس شخص کا دیوانہ تھا۔۔۔۔

اسے جو سزا سنائی گئی تھی۔۔۔ وہ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔زندان خانہ عام جیل کی طرح نہیں تھا۔۔۔۔ وہاں مختلف قسم کے زہریلے جانوروں کے ساتھ ساتھ گلے سڑے مادوں کی

انتہائی بری بدبو تھی۔۔ جس کو ایک گھنٹے کے لیے بھی برداشت کرنا ناممکن تھا۔۔۔

مگر فائقہ کو وہاں ایک مہینے کے لیے رہنا تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے ہاشم دادا کے حکم کے خلاف جاکر اسی کا پلان عین موقع پر خراب کردیا تھا۔۔۔ اور یہ جرم چھوٹا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص خود کو درندہ کہتا اور کہلواتا تھا۔۔۔

ہاشم دادا جس بے دردی کے ساتھ اپنے دشمنوں کی کھال ادھیڑتا تھا۔۔۔ آج تک اس کے قتل کیے گئے لوگوں کی شناخت ممکن ہی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

پولیس والے ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر پہلی نظر میں ہی پہچان جاتے تھے کہ یہ شخص بھی ہاشم دادا کی درندگی کا نشانہ بنا ہے۔۔۔

ہاں مگر ایک شے جو ہمیشہ ہر انسان کو چونکا دیتی تھی وہ تھی کم حیثیت اور بے ضرر لوگوں کے لیے ہاشم دادا کی رحم دلی۔۔۔

ہاشم دادا کے انڈر بہت سارے علاقے آتے تھے۔۔۔ جہاں کے لوگ بہت ہی زیادہ غریب اور سفید پوش تھے۔۔۔ لیکن ہاشم دادا نے ان پر اپنی ایسی شفقت نچھاور کی تھی کہ ان سب کے گھروں میں خوشحالی آگئی تھی۔۔۔ ہاشم دادا نے ان سب لوگوں کو کاروبار مہیا کیے تھے۔۔۔ اس علاقے میں فیکٹری قائم کی تھی۔۔۔

جن لوگوں کو کوئی نہیں پوچھتا تھا۔۔۔جس علاقے میں پہلے لوگ آنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔ اب لوگ وہاں آکر رہنے لگے تھے۔۔۔۔

ہاشم دادا کی دہشت ان لوگوں پر اب بھی قائم تھی۔۔۔ کیونکہ ہاشم دادا دنیا والوں کے لیے چاہے جتنا بھی برا تھا۔۔۔ مگر ایک بات ضرور تھی کہ وہ کبھی کسی بے گناہ کو کچھ نہیں کہتا تھا۔۔۔ اس نے بہت سارے قتل کیے تھے۔۔ لیکن آج تک کبھی کسی کا نا حق خون نہیں بہایا تھا۔۔

مگر کوئی تھا جو ہاشم دادا کو لوگوں کے سامنے بدنام کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ وہ اپنے مقصد پورے کرنے کے لیے ہاشم دادا کا نام استعمال کرتا تھا۔۔۔

اسی وجہ سے اکثر لوگ ہاشم دادا کو بہت برا انسان سمجھتے تھے۔۔۔

وہ برا تھا مگر صرف برے لوگوں کے لیے۔۔۔۔

وہ برائی کا دیوتا بن کر برائی کا خاتمہ کررہا تھا۔۔۔

یہ ہاشم دادا کا طریقہ کار تھا۔۔۔ جس سے وہ بہت خوش بھی تھا

اور اپنے کام میں پوری طرح سے کامیاب بھی۔۔۔

لیکن اس کے دشمن اس سے بھی کئی زیادہ تھے۔۔

جو ہر وقت بس اسے مارنے کے لیے گھات لگائے بیٹھے رہتے

تھے۔۔۔ مگر ہاشم دادا آئے روز آگے سے آگے بڑھتا جارہا

تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یار پلیز اتنی خوبصورت جگہ پر آئیں ہیں ہم لوگ۔۔۔ تھوڑا سا تو مسکرا دو۔۔۔"

ازنا کا ماموں زاد عایان اسے لیے کوٹلی کی بہت ہی خوبصورت ویلی پر آیا تھا۔۔۔ جہاں مقامی لوگوں کے علاوہ بہت سارے سیاح بھی آتے جاتے نظر آرہے تھے۔۔۔

وہ جگہ بہت زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔

ازنا کا موڈ کچھ حد تک ٹھیک ہوچکا تھا۔۔۔

عایان بہت ہی خوش اخلاق اور کیئرنگ تھا۔۔ اس نے بھی اپنے بڑوں کے نقشہ قدم پر چلتے پولیس فورس ہی جوائن کی تھی۔۔۔

وہ ازنا کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔۔ جس کا اظہار وہ اپنے والدین سے بھی کر چکا تھا۔۔۔

مگر اسے ہر بار اپنے گھر والوں کی جانب سے خاموشی بھرا جواب ہی ملتا تھا۔۔

"مجھے آئس کریم کھانی ہے۔۔۔۔"

اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی آئس کریم دیکھ ازنا کی گلابی پنکھڑیاں مسکرا اٹھی تھیں۔۔۔

اسے شدید ٹھنڈ میں آئس کریم کھانا بہت پسند تھا۔۔ اور ہر بار وہ ایسا کر کے شدید بیمار بھی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

لیکن پھر بھی اپنے اس شوق سے باز نہیں آتی تھی۔۔۔

"بہت زیادہ ٹھنڈ ہے۔۔"

عایان نے اسے منع کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ازنا کے زرا سے منہ بسورے پر عایان فورا آئس کریم لینے چل دیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی چہرے کی مسکراہٹ واپس سے نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

ازنا اس وقت لائٹ پرپل قمیض شلوار میں گرم شال کو اپنے گرد لپیٹے، ہوا کی وجہ سے کیچر میں سے نکلتی بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی اسے آئس کریم ضرور کھانا تھی۔۔۔

ازنا اپنے دھیان میں ہی کھڑی ہوئی تھی جب اسے خود پر کسی کی نگاہوں کا گمان گزرا تھا۔۔۔

اس نے فوراً پلٹ کر چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں مگر اسے وہاں موجود لوگ اپنی مشغلوں میں ہی مصروف نظر آئے تھے۔۔۔

"یہاں تو کوئی مجھے جانتا ہی نہیں ہے۔۔۔ میرا وہم ہی ہو گا۔۔۔"

ازنا سر جھٹکتی عایان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ جو آئس کریم اٹھائے اسی کے قریب آرہا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

ازنا نے اس کے ہاتھ سے آئس کریم تھامتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

وہ جب جب عایان کی جانب مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔ کسی کی قہر آلود نگاہیں ہر بار اس کی جانب اٹھتی تھیں۔۔

جس کے بارے میں بے خبر ازنا آگے بڑھی تھی۔۔ جب اس کے پیر میں موجود پائل ٹوٹ کر اس کے پیر میں ہی چبھ گئی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔"

ازنا کے ہونٹوں سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔

"ازنا کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"

عایان نے اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو دیکھ گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ازنا یوسف زئی کو کبھی بھی اس کی مسکراہٹ راس نہیں آتی تھی۔۔۔ وہ جب بھی زرا سا مسکراتی تھی اگلے ہی لمحے اسے دوہری اذیت برداشت کرنا پڑتی تھی۔۔۔۔

اسی خوف سے اب تو اس نے مسکرانا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اس کی چچی کے بقول اس کی مسکراہٹ اتنی حسین تھی کہ زرا سا مسکرانے پر نظر لگ جایا کرتی تھی اسے۔۔۔

"میرے پیر میں درد ہورہا ہے۔۔۔ مجھ سے چلا نہیں جارہا۔۔۔"

ازنا کی پائل کا کوئی نوکیلا حصہ اس کے پیر میں چبھ گیا تھا۔۔۔

عایان فورا اس کے پیر کی جانب جھکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے گداز پیروں کو چھو پاتا۔۔۔ کسی نے دور سے اس پر فائر داغا تھا۔۔۔

جو عایان کے بازو کو چیرتا دور نکل گیا تھا۔۔۔

ازنا کے ہونٹوں سے بے اختیار چیخ نکلی تھی۔۔۔

فائر کی آواز پر اردگرد موجود لوگ گھبرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے۔۔۔

ازنا نے عایان کے بازو سے نکلتے خون کو دیکھ گھبرا کر سامنے دیکھا تھا۔۔۔ جہاں سے اپنی جانب بڑھتے شخص کو دیکھ ازنا کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص چلتا ہوا اسی کے قریب آرہا تھا۔۔

"ازنا تم جلدی سے چلو میرے ساتھ۔۔۔"

عایان نے ازنا کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ جس پر ازنا نفی میں سر ہلاتی اسے اپنا ہاتھ دینے سے انکاری ہوئی تھی۔۔

پہلے ہی سامنے سے آتا شخص اس کی جانب ہاتھ بڑھانے کے جرم میں عایان پر گولی چلا چکا تھا۔۔

اگر وہ اس کا ہاتھ تھام لیتی تو اس جنونی شخص نے بنا کوئی لحاظ کیے عایان کو جان سے مار دینا تھا۔۔ جو ازنا کسی قیمت پر افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ازنا کے یوں پیچھے ہونے پر عایان نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو یک ٹک سامنے کھڑے شخص کو ہی تکے جا رہی تھی۔۔ جو اپنے چہرے کو نقاب میں چھپائے۔۔ دونوں ہاتھوں میں گنز تھامے زمین پر فائر کرتا ہر طرف گرد و غبار اڑاتے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

عایان نے آگے بڑھنا چاہا تھا جب دو نقاب پوش افراد نے پیچھے سے آتے اسے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں چھوڑوں گا نہیں اس کو۔۔۔۔ ایسی عبرت کا نشانہ بناؤ گا کہ آئندہ اپنے باپ کے نام سے بھی کانپ اٹھے گا۔۔۔۔ جیسا سلوک اس کی ماں کے ساتھ کیا تھا اب وہی حال اس کے ساتھ کروں گا۔۔۔ آغا ہاشم سے مقابلہ کرنے کا بہت شوق ہے

انہیں۔۔۔ اب میں ان کے سارے شوق پورے کروں گا۔۔۔۔"

آغا ایک بار پھر سے ناکام ہوجانے پر غصے سے پاگل ہوگیا تھا۔۔۔ کیونکہ ہاشم دادا نے نہ صرف اس کے سارے آدمیوں کو مار ڈالا تھا۔۔۔ بلکہ اس کے دو منشیات کے اڈوں کو بھی آگ لگوا کر اس کا بہت زیادہ نقصان کردیا تھا۔۔۔

اسی وجہ سے اس کی چیخ و پکار جاری تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اپنے بیٹے کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کتوں کو ڈال دے۔۔۔

جب اسی لمحے نوریز نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔۔

"جب جانتے ہو کہ اس سے ہار جانا ہے تو کیوں اپنا مزید نقصان کروانے اگلی بار پھر سے الجھ جاتے ہو۔۔۔۔ اپنی اوقات میں رہو وہ بھی کچھ نہیں کہے گا تمہیں۔۔۔"

اپنے باپ کے منہ سے اپنی ماں کا ذکر سنتے نوریز نے نفرت آمیز نگاہوں سے باپ کو ٹوکا تھا۔۔۔

"نہیں اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔ اب کی بار اسے میرے آگے گھٹنے ٹیکنے ہونگے۔۔۔۔"

آغا شراب کا گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔

"کیوں اب ایسی کونسی طاقت تمہارے ہاتھ لگ گئی۔۔۔"

نوریز نے سوالیہ نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"طاقت نہیں کمزوری۔۔۔۔۔ ہاشم دادا کی کمزوری۔۔۔۔ وہ بھی ایک لڑکی کے روپ میں۔۔۔ ازنا یوسف زئی کو اس کے گھر سے اٹھواوں گا میں۔۔۔ پھر خود ہی اپنی بیوی کو لینے سر کے بل چلتا ہوا آئے گا۔۔۔۔"

آغا کی بات ابھی ختم ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جب نوریز کو شدید قسم کی ہنسی کا دوڑا پڑا تھا۔۔۔ اور پھر وہ ہنستا ہی چلا گیا تھا ۔۔

"بڈھے ہوکے بالکل سٹھیا گئے ہو۔۔۔ ہاشم دادا کی کمزوری اور وہ بھی وہ لڑکی۔۔۔۔۔"

نوریز نے پھر سے قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

"وہ خود اس لڑکی کے ساتھ کھیل رہا ہے ۔۔۔ تمہارا بیچ میں پڑنا اسکے لطف میں مزید اضافہ کر جائے گا۔۔۔ خیر ایک کوشش کرکے دیکھ لو۔۔۔۔"

نوریز نے مذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔

اور شراب کا آخری گھونٹ اپنے حلق سے اتارتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

آغا ہاشم خان دنیا کا وہ بدقسمت انسان تھا۔۔۔ جس نے نہ ہی اپنی اولاد کو اپنی شفقت اور محبت سے نوازا تھا اور نہ ہی ان کی اچھی تربیت کی تھی۔۔۔ بلکہ وہ تو پہلے دن سے ایسے وارث چاہتا

تھا۔۔۔ جو اس کے نقشے قدم پر چل کر اس کے نام کو آگے بڑھائیں۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ یہ سب زرداد سے چاہتا تھا۔۔۔ مگر زرداد اپنی ماں کی وجہ سے اس کی طرح کا بے ضمیر اور بے غیرت انسان نہیں بن سکا تھا۔۔۔۔

اس کی ماں اس کے ساتھ بہت کم عرصہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر جتنا وقت رہی تھی۔۔۔ زرداد کو بہت کچھ سیکھا گئی تھی۔۔۔۔ اپنی ماں کے پڑھائے گئے اصول اس کے دماغ کی سلیٹ پر دھندلے ضرور ہوچکے تھے۔۔۔ مگر وہ ابھی تک مٹے نہیں تھے۔۔۔

جبکہ نوریز اپنی ماں کی شفقت اور محبت سے بالکل نابلد تھا۔۔۔

وہ صرف وہی ساری باتیں سچ مانتا تھا۔۔۔ جو اس کے باپ نے اسے بتائی تھیں۔۔۔ اور وہ اپنے باپ کے ساتھ مل کر اپنے بڑے بھائی کا دشمن بن چکا تھا۔۔۔۔۔۔

نوریز زرداد کو کئی بار نقصان پہنچانے کی کوشش کر چکا تھا۔۔ مگر زرداد نے آج تک اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ وہ ہر بار اسے بنا نقصان پہنچائے آزاد چھوڑ دیتا تھا۔۔۔

کیونکہ اس کی ماں کی دی گئی قسم ہر بار زرداد کو جکڑ لیتی تھی۔۔۔ آغا زرداد کی یہ کمزوری نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ اس لیے وہ ہر بار اس کے مقابل نوریز کو ہی بھیجتا تھا۔۔۔ خود کبھی نہیں جاتا تھا۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ بھی ہاشم دادا سے خوف کھاتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ یک ٹک سامنے کھڑے شخص کو ہی تکے جارہی تھی۔۔ جو اپنے چہرے کو نقاب میں چھپائے۔۔ دونوں ہاتھوں میں گنز تھامے زمین پر فائر کرتا ہر طرف گرد و غبار اڑاتے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

عایان نے آگے بڑھنا چاہا تھا جب دو نقاب پوش افراد نے پیچھے سے آتے اسے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

ازنا کے اردگرد اس شخص نے مٹی ایسے اڑا کر رکھ دی تھی۔۔۔ کہ وہ کسی کو دکھائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

ازنا اپنے چہرے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔ آئس کریم کب کی زمین بوس ہوکر مٹی کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

پیر میں چبھی پائل کا ہوش بھول چکا تھا اسے۔۔۔

اسے یاد تھا تو بس یہی کہ وہ کچھ ہی دیر میں اس ظالم اور بے حس انسان کے قبضے میں جانے والی تھی۔۔۔

وہ ویسے ہی کھڑی تھی جب اس شخص نے جھک کر ازنا کو اپنے بانہوں میں اٹھایا تھا۔۔ اور اسے لیے وہ پہاڑی اترتا ویلی کے نچلے حصے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں بہتے پانیوں کے بیچ موجود خشک خطے میں ایک خوبصورت سا پھولوں سے سجا لکڑی کا تخت رکھا گیا تھا۔۔۔

ازنا کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔

اپنے وجود پر محسوس ہوتی مضبوط گرفت پر وہ اس لمحے ہل بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔ اسے شدید خوف محسوس ہورہا تھا۔۔۔

اس ویلی کو چاروں جانب سے اس شخص کے آدمی گھیر چکے تھے۔۔۔

نہ کوئی اندر آسکتا تھا اور نہ ہی اندر موجود کوئی شخص باہر جا سکتا تھا۔۔۔ جب تک وہ خود یہاں سے نہ نکل جاتا۔۔۔

لوگوں کے کانوں میں اس کے نام کی بھنک پڑ چکی تھی۔۔۔

اس کی دہشت ہی اتنی تھی کہ جو جہاں تھا وہیں جم کر رہ گیا تھا۔۔۔

کسی نے بھی اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

اسے وہاں لاتے اس شخص نے پوری قوت کے ساتھ تخت پر پٹخ دیا تھا۔۔۔ ازنا کا سر بہت بری طرح تخت کے کنارے سے ٹکرایا تھا۔۔۔

شدید خوف کے زیر اثر ازنا کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

ازنا نے اس تخت پر بچھے میٹرس کی گداز سطح کو اپنی مٹھیوں میں سختی سے دبوچ لیا تھا۔۔۔ اس شخص کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے ازنا کو اپنا ہارٹ فیل ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"کس سے پوچھ کر یہاں آئی ہو۔۔۔؟؟؟"

وہ اس کے اردگرد ہتھیلیاں جماتا اس پر جھک آیا تھا۔۔۔ ازنا کہنیوں کے بل اوپر اٹھنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ اس کی خود پر گڑھی وحشت ناک آنکھوں نے ازنا کی سانسیں روک دی تھیں۔۔۔

یہ شخص ہر بار ایسے ہی آکر اس پر اپنی دھونس جماتا تھا۔۔ اور وہ خوف کے مارے آگے سے کچھ نہیں کرسکتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں درمیانی فاصلہ برقرار رکھنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔۔؟؟"

اگلے ہی لمحے وہ اس کی صراحی دار حسین گردن کو اپنی مٹھی میں دبوچے اپنے سے قریب تر کرتا دھاڑا تھا۔۔۔

"آپ سے بچا کر مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔۔۔۔"

ازنا نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں دوسری جانب موجود شخص اس لڑکی کی نادانی پر استہزایہ انداز میں قہقہ لگاتا ہنس پڑا تھا۔۔

ازنا نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی اب بھی صرف آنکھیں واضح تھیں۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں اس قدر لال ہوئی تھیں جیسے ابھی وہ اس کی جان نکال لے گا۔۔۔۔

"مجھ سے تم نہیں بچ سکتی۔۔۔ یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو۔۔۔ اگر دوبارہ کسی نامحرم کے ساتھ نظر آئی تو اس شخص کے تو ٹکڑے ٹکڑے کرکے آگ لگا دوں گا۔۔۔۔ مگر بخشش تمہاری بھی نہیں ہو گی۔۔۔ میرے قہر کو آواز مت دو۔۔۔ ورنہ بے موت ماری جاؤ گی۔۔۔۔"

اس کے جبڑے اور گردن کو اپنی سخت ترین گرفت میں جکڑے وہ شخص اس وقت ازنا کو کسی بے رحم درندے سے کم نہیں محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مجھے انسان سمجھنے کی بھول مت کرنا۔۔۔ میں حیوانوں سے بھی بدتر ہوں۔۔۔ انسانیت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔ کسی قسم کی بھول میں مت رہنا۔۔۔"

وہ شخص اس کے وجود پر اپنی بے رحم انگلیوں کے نشان چھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ ازنا اذیت بھرے انداز میں اپنا چہرا دونوں ہتھیلیوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"اللہ جی پلیز اگر میری زندگی میں آگے یہی شخص لکھا ہے تو مجھے موت دے دے۔۔۔ مجھے نہیں رہنا اس درندے کے ساتھ۔۔۔"

ازنا کو محسوس ہورہا تھا کہ اس کی زندگی آہستہ آہستہ مزید مشکل ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر آغا کے منشیات سے بھرے دس ٹرک آج افغانستان کے بارڈر سے پاکستان میں داخل ہونے ہیں۔۔۔ وہ پچھلے ایک سال سے مختلف تعلیمی اداروں میں یہ منشیات سپلائے کر رہا ہے۔۔۔ یہ ادارے بہت بار اس برائی کے خلاف آواز اٹھا چکے ہیں۔۔۔ مگر اسے دبا دیا جاتا ہے۔۔۔ کیونکہ آغا اوپر بیٹھے افسران کے پیٹ بھر رہا ہے۔۔۔۔

بارڈر سے وہ منشیات کے ٹرک بنا چیک کیے اندر آجائیں گے۔۔ کیونکہ وہاں موجود پورا عملہ بھی بک چکا ہے۔۔۔"

صفدر نے ساری تفصیلات ہاشم دادا تک پہنچائی تھیں۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے اسے یہی ٹاسک ملا ہوا تھا۔۔۔۔

پچھلے ایک سال کے دوران پانچ سو کے قریب نواجوان اس نشے کی زد میں آکر اپنی جان گنوا چکے تھے۔۔۔

اور ہزاروں کی تعداد میں سٹوڈنٹس مزید اس لعنت کی لپیٹ میں تھے۔۔۔

وہاں کے لوگ اب ہاشم دادا کی مدد کے طلبگار تھے۔۔۔ تاکہ اس عذاب سے اپنے بچوں کو نکال سکیں۔۔۔ آہستہ آہستہ تمام اداروں کا ماحول خراب ہورہا تھا۔۔۔

"اپنے آدمیوں کی ایک ٹیم بنا کر بارڈر کی جانب روانہ کر دو۔۔۔ جیسے ہی وہ ٹرک انٹر ہوں۔۔۔ وہاں موجود تمام حملے سمیت ان ٹرکوں کو اڑا دو۔۔۔۔"

ہاشم دادا کے حکم پر صفدر سر اثبات میں ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اپنے روم میں جاکر تیار ہوتے ہاشم دادا کی سیاہ آنکھوں ایک بھوک تھی۔۔۔۔ اپنے شکار کو مار دینے کی بھوک۔۔۔۔

اپنے چہرے کے گرد سیاہ رنگ کا رومال باندھتے وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔۔

شہر کے بیچوں بیچ پوش علاقے میں بیلوں سے ڈھکے اس خوبصورت سے بنگلے کا گیٹ پھلانگ کر اندر داخل ہوتے اس نے اپنی جیب سے گن نکالی تھی۔۔۔

گھر کے نیچے کا حصہ بالکل خالی تھا۔۔۔ جبکہ ٹیبل کے عین وسط میں رکھا لڑکی کا پرس اور دوپٹہ ہاشم دادا کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ کر گیا تھا۔۔۔

وہ سیدھا سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جب پہلے روم سے ہی اسے قہقہوں کی آواز آتی سنائی دی تھی۔۔۔

اس نے دروازے پر زور دار ضرب لگاتے اسے کھول دیا تھا۔۔۔ جب سامنے کا منظر دیکھ اس کے چہرے کے تاثرات مزید غضب ناک ہوئے تھے۔۔۔

وہاں کا ایجوکیشن منسٹر جو آغا کے ساتھ ملا ہوا تھا۔۔

اسی کی وجہ سے اتنے سارے سٹوڈنٹس منشیات کے عادی ہو کر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو رہے تھے۔۔

اور وہ خود آئے روز کسی نئ لڑکی کے ساتھ اپنے بنگلے پر پایا جاتا تھا۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟ میرے گھر میں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟"

اس کے ساتھ بستر پر موجود لڑکی کمبل اٹھاتی اپنے گرد اوڑھ گئ تھی۔۔۔

"تمہاری موت۔۔۔۔۔۔"

زرداد نے مٹھیاں بھینچتے ان دونوں پر گولیوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔۔ یہ لڑکی کوئی اور نہیں ایک جانی مانی فنکارہ تھی۔۔ جس

کے دو بچے بھی تھے۔۔۔۔ اور وہ اپنے شوہر کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ سب کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ منظر زرداد کو اپنے درد ناک ماضی کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچے دونوں گنز کی گولیاں ان دونوں پر خالی کر دی تھیں۔۔۔

ان دونوں کی لاشیں خون سے نہا گئی تھیں۔۔۔ زرداد وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

مگر خود کو اس سب سے نہیں نکال پایا تھا۔۔۔

"میں بے قصور ہوں آغا مجھے مت مارو۔۔۔ کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ تم جانتے ہو میں بے گناہ ہوں۔۔۔ مجھے مت مارو میں

جینا چاہتی ہوں۔۔۔ اپنے بچوں کی خاطر جینا چاہتی ہوں میں۔۔۔۔"

زرداد کے کانوں میں ایک بار پھر سے یہ چیخیں سنائی دیتیں اسے پاگل کر گئی تھیں۔۔۔

اپنے بنگلے پر واپس آتے وہ سیدھا اپنے روم میں آیا تھا۔۔۔ اور دراز میں موجود خنجر نکال کر اپنے ہاتھ پر مختلف کٹس لگانے لگا تھا۔۔۔

وہ خود کو جسمانی اذیت دے کر زہنی اذیت سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔

یہ زہنی اذیت ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ لکھ دی گئی تھی۔۔۔

وہ جب بھی کچھ نارمل ہونے لگتا تھا۔۔۔ اس کی زندگی میں کچھ ایسا ضرور ہوتا تھا۔۔۔

جو اسے پھر سے بیسٹ بنا دیتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اکمل یوسف زئی کی بیٹی پر کیے جانے والا حملہ اب ہر دوسرے نیوز چینل پر نشر کیا جا چکا تھا۔۔ سب لوگوں میں خوف و حراس مزید پھیل چکا تھا۔۔۔

ان میں سے کسی نے بھی اس شخص کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بھلا ایسا کونسا شخص تھا جس نے اتنے بڑے پولیس آفیسرز کو ہی خوفزدہ کرکے رکھا ہوا تھا۔۔۔ جو اپنی ہی بیٹی کی ٹھیک سے حفاظت نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ازنا گھر واپس آچکی تھی۔۔۔۔ مگر اس کا خوف ابھی تک کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس شخص کے وہاں سے نکلتے ہی فورا پولیس فورس اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ عالیان کو ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے ماموں اسے باحفاظت گھر لے آئے تھے۔۔۔

ازنا کو ابھی تک اپنا وجود کانپتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس کا چہرا بالکل پھیکا پڑ چکا تھا۔۔۔

اسے اس شخص کی طاقت دیکھ اس سے چھٹکارے کی کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ شخص ہر وقت اس کے سر پر سوار رہنے لگا تھا۔۔ اس وقت بھی وہ آنکھیں موندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے

تھی۔۔۔ اور تصور کے پردوں پر اس شخص سے ہوئی پہلی ملاقات کا منظر جگمگا رہا تھا۔۔۔

ازنا اپنی فرینڈز کے ساتھ برتھ ڈے پارٹی میں آئی ہوئی تھی۔۔۔ جس کی اجازت اسے اکمل یوسف زئی سے بہت مشکل سے ملی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کے ساتھ گارڈز کی فوج بھیجنا نہیں بھولے تھے۔۔۔۔

کیونکہ ان کے دشمن تو بس اسی تاک میں ہوتے تھے کہ کہیں ازنا اکیلی ملے اور اسے اغوا کرلیا جائے۔۔۔۔

ازنا کی آزادی تو بالکل سلب ہوکر رہ گئی تھی۔۔۔

"جیا چلو آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔"

ایسا کبھی پاسبل ہی نہیں تھا کہ ازنا یوسف زئی آئس کریم دیکھے اور اسے کھانے کی ضد نہ کرے۔۔۔

شدید ٹھنڈ میں بھی اسے آئس کریم تو لازمی کھانی تھی۔۔۔

"ازنا اتنی شدید ٹھنڈ ہے۔۔۔ یہ آئس کریم والا تو پاگل لگ رہا ہے مجھے۔۔۔ بھلا اتنی ٹھنڈ میں کون آئس کریم لے گا اس سے جو یہ بیچنے آگیا۔۔۔۔"

جیا نے آئس کریم بیچنے والے شخص کو گھورتے ازنا کو منع کیا تھا۔۔۔ وہ شخص گرم چادر میں اپنے چہرے تک کو لپیٹے آئس کریم بیچ رہا تھا۔۔۔

اب تک کوئی بھی اس کے پاس آئس کریم لینے نہیں گیا تھا۔۔۔

"تم مت لو۔۔۔ میں تو لوں گی۔۔۔۔"

ازنا جیا کو خفگی سے جواب دیتی آئس کریم والے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"بھیا آئس کریم دے دیں۔۔۔ سٹرابیری فلیور۔۔۔۔"

ازنا کے بھیا کہنے پر اس شخص نے اپنی گہری سیاہ آنکھیں اٹھا کر ازنا کو جس طرح گھورا تھا۔۔۔ وہ پوری طرح سے پسینے میں نہا گئی تھی۔۔۔

ازنا کو اپنے وجود پر اٹھتی اس شخص کی نگاہوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

مگر وہ اب آئس کریم لیے بغیر یہاں سے ہٹ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ اسے اس آئس کریم والے سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ جب اسے اپنا کلاس فیلو حماد آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔ حماد کو دیکھ ازنا کو کچھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر چھاتا اطمینان آئس کریم والے کو جلا کر خاک کر گیا تھا۔۔۔

"ہائے بیوٹیفل گرل۔۔۔ تم یہاں اکیلی کھڑی کیا کر رہی ہو...؟؟؟"

حماد اس کا کلاس فیلو تھا۔۔۔ اور کافی شوخ مزاج بھی۔۔۔

مگر اس کی یہ شوخ مزاجی آئس کریم والے کے روپ میں کھڑے شخص پر سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔

اس کی بیوی کو اس کے سامنے چھیڑ رہا تھا یہ شخص۔۔۔ وہ بھلا کیسے برداشت کر پاتا۔۔۔ وہ وحشی تھا بھلا کسی بات کا لحاظ کیسے رکھتا۔۔۔

اس نے اپنی پاکٹ سے گن نکال کر حماد کے سر پر دے ماری تھی۔۔۔۔ وار اتنا شدید تھا کہ وہ دوبارہ آنکھیں کھولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ہوش کھوتا وہ ازنا کے پیروں میں جا گرا تھا۔۔۔

ازنا نے سہمی نگاہوں سے اس آئس کریم والے کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اب اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

ازنا کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے خوف سے لرزتے چاروں جانب موجود اپنے گارڈز کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو سب باری باری کرکے اوندھے منہ زمین پر جا گرے

تھے۔۔۔

ازنا کی رنگت بالکل سفید پڑ چکی تھی۔۔۔

"آپ کی آئس کریم۔۔۔۔؟؟؟"

اس شخص نے نہایت ہی مؤدبانہ انداز میں آئس کریم کا باؤل ازنا کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

اس کا انداز اتنا نارمل تھا جیسے ارد گرد کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

"کک کون ہو تم۔۔۔۔؟؟"

ازنا نے ہاتھ مار کر آئس کریم کو دور اچھالتے کپکپاتے لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔

اس کی ٹانگیں تھر تھر کانپ رہی تھیں۔۔۔ اسے محسوس ہورہا تھا کہ وہ ابھی نیچے جا گرے گی۔۔۔ اس کی رنگت شدید خوف کے عالم میں بالکل فق ہوچکی تھی۔۔۔

"وہی جس کے سب سے قریب ہونا چاہیے تمہیں۔۔۔"

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس نے ازنا کو اپنی شال کے اندر کور کرتے اپنا حق استعمال کیا تھا۔۔۔

وہ حق جسے استعمال کرنے کا اسے کبھی کوئی شوق نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنی استعمال کرکے پھینکی گئی شے کو بھی کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا۔۔۔

یہ لڑکی تو پھر اس کی بیوی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ اس کا نام جڑا تھا۔۔ پھر بھلا وہ کیونکر اس پر کسی کا سایہ پڑنے دیتا۔۔۔ وہ خود سے استعمال کرکے پاس رکھنے والا تھا یا ایسے ہی پھینک دینے والا تھا۔۔۔ اس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

مگر اس لڑکی کا خوف سے لرزنا کانپنا اس شخص کو مسرور سا کر دیتا تھا۔۔۔

اسے کبھی کبھی تو خود پر حیرانی ہوتی تھی کہ اس جیسے بیسٹ کی بیوی بھلا ایسی نازک چڑیا کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس نازک سی لڑکی کو صرف خوفزدہ کرنے آتا تھا۔۔۔ اس کا ازنا یوسف زئی کو بیوی کا درجہ دینے یا اس سے کوئی رشتہ قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

وہ بیسٹ تھا۔۔۔ ایک ظالم حیوان۔۔۔ جسے نہ تو رشتے بنانے آتے تھے اور نہ ہی نبھانے۔۔۔۔

اس شخص کی اس جسارت پر ازنا کا خوف کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی۔۔

اس شخص نے ایک نہایت خوبصورت گلاب کا پھول ازنا کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

جس کی مہک میں نجانے ایسا کیا تھا کہ ازنا اپنے حواس کھوتی اسی کی بانہوں میں لہرا گئی تھی۔۔۔ اس کے نازک وجود کو اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ازنا کو جب ہوش آیا تو وہ ایک شاہانہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اس پر گردن تک کمفرٹر ڈالا گیا تھا۔۔۔

جبکہ پورے کمرے میں سیگریٹ کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔۔۔

"کون ہو تم اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

ازنا بیڈ سے اٹھتے چلائی تھی۔۔۔

سیاہ لباس پہنے وہ شخص کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کے مناظر دیکھنے میں مگن یہی ظاہر کررہا تھا کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی انسان موجود ہی نہیں ہے۔۔۔

"لگتا ہے تمہارے باپ نے نہیں بتایا تمہیں کہ میں کون ہوں۔۔۔۔؟؟"

اس شخص نے چہرا اب بھی نہیں موڑا تھا۔۔۔

وہ دھواں فضا میں خارج کرتا اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھا۔۔ جو اس وقت غصے سے آگ بگولا ہوئی کھڑی تھی۔۔

اس کے الفاظ پر ازنا پل بھر کو ٹھٹھکی تھی۔۔۔

مگر پھر اس بات کو اس شخص کی بکواس سمجھتی وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔؟؟"

ازنا نے اس کے مقابل آنا چاہا تھا۔۔۔ جب اس شخص نے ایک جھٹکے سے پلٹتے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسے دیوار کے ساتھ لاک کر دیا تھا۔۔۔

ازنا کی کمر دیوار کے ساتھ ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں سے ہلکی سی کراہ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص جو شدید وحشت ناکی اور بے چینی کا شکار تھا۔۔۔ ان آدھ کھلی گلابی پنکھڑیوں کو دیکھتے ایک سیکنڈ کے لیے وہ بے خود ہوا تھا۔۔۔

"آواز نیچے رکھو اپنی۔۔۔۔ ورنہ یہ زبان کاٹ دوں گا۔۔۔۔"

اس شخص نے اپنے چہرے پر ماسک پہن رکھا تھا اب۔۔۔ ازنا اب بھی اس کی لال آنکھوں اور کشادہ پیشانی پر بکھرے بالوں کے سوا کچھ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

اس کے گداز ہونٹوں کو اپنی انگلیوں کی بے رحم گرفت میں مسلتے وہ شخص ہلکی آواز میں غرایا تھا۔۔۔

اسے اپنے آگے کسی کا بھی اونچی آواز میں بولنا پسند نہیں تھا۔۔۔

ازنا کا پہلی بار کسی ایسی سچویشن سے سامنا ہورہا تھا۔۔۔ وہ اس شخص سے بری طرح خوفزدہ ہوچکی تھی۔۔۔

"زرداد خان ہوں میں۔۔۔ تمہارا شوہر۔۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ اب بھی ازنا کے ہونٹوں پر حرکت کررہا تھا۔۔۔ شاید اسے ان ہونٹوں کے گداز پن نے اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔۔ جبکہ اس کے الفاظ نے ازنا کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے ہاتھوں کی گستاخیاں ازنا کی جان نکال رہی تھیں۔۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔ بکواس ہے یہ۔۔۔"

ازنا بے یقینی کے عالم میں نفی میں سر ہلاتی اس کی بات ماننے سے انکاری تھی۔۔۔۔ یہ درندہ صفت انسان بھلا اس کا شوہر کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ اس کے گھر والے اس پر اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

"تمہارے خاندان والے خود تمہیں میرے نام لگا چکے ہیں۔۔۔ اور دیکھو اب خود ہی چھین بھی رہے ہیں۔۔۔ نہ میں نے تمہیں ان سے مانگا تھا اور نہ ہی اب میں تمہیں آزاد کروں گا۔۔۔"

وہ مبہوت سا انگلی کی پوروں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس وحشی کو اس موم کی گڑیا کو چھونے میں مزا آرہا تھا۔۔۔

اس کے لیے یہ احساس بالکل نیا اور انوکھا تھا۔۔ جو وہ اپنی ملکیت میں موجود حلال شے جو چھو کر محسوس کر رہا تھا۔۔۔ ایک نشہ سا تھا جو اس کے رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔۔۔

ازنا خود کو اس کے شکنجے سے نکالنے کی سر توڑ کوششیں کر رہی تھی۔۔۔ مگر خود کو آزاد نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

"میں کیسے یقین کر لوں تمہاری بات کا۔۔۔۔"

ازنا نے ثبوت مانگا تھا۔۔۔ اسے اب بھی امید تھی کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

"تمہاری خاطر اب تک بیس قتل کر چکا ہوں۔۔۔۔"

اس نے بہت ہی نارمل سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ ازنا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

اسے حماد کی حالت یاد آئی تھی۔۔۔ جس نے صرف اس کی تعریف کی تھی۔۔۔ اور یہ شخص اسے بھی زخمی کر آیا تھا۔۔۔

"تم پاگل ہو۔۔۔۔"

ازنا کو اس شخص کی دماغی حالت ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔

"نہیں میں بیسٹ ہوں۔۔۔۔۔ جسے دوسروں کو اذیت پہنچانے میں بہت سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر سکون مل رہا ہے۔۔۔۔۔۔"

زرداد اپنی بات کہتے جھکا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے یہ کپکپاتے ہونٹ اسے کب سے ڈسٹرب کر رہے تھے۔ اس سے شدید خوفزدہ تھے۔۔۔ اس حیوان کے اندر ان ملائم ہونٹوں کو چھونے کی خواہش پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

جس پر عمل کرتے آج پہلی بار اس نے بنا سوچے سمجھے کوئی حرکت کی تھی۔۔۔۔

ازنا کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکی سانسوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔۔ اس کا لمس اس کی طرح انتہائی بے رحم تھا۔۔۔۔ ازنا نے اس کی گردن کو اپنے ناخنوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ شخص اپنی بے رحمی اور درندگی کا ثبوت دیتے ازنا کے نچلے ہونٹ کا کونا زخمی کر چکا تھا۔۔۔

چند سیکنڈز سے بھی کم کا عمل تھا یہ۔۔۔

مگر ازنا اس شخص کی اس گستاخی پر کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں کھول کر اس کا چہرا دیکھ پاتی۔۔ شدید خوف کے عالم میں اگلے ہی لمحے اس کی بانہوں میں لہرا گئی تھی۔۔۔

اس شخص کے لمس کو برداشت کرنا اس نازک جان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔

ازنا ابھی تک اسی پہلی ملاقات کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ اس دن کے گزرے مناظر آج بھی اس کو سر سے پیر تک لال کر جاتے تھے۔۔۔۔ اس کے پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑ جاتی تھی۔۔۔۔

آج وہ شخص اسے اتنی آسانی سے کیسے بخش گیا تھا۔۔۔

جب آہٹ پر اس کا دھیان ماضی سے حال میں لوٹ آیا تھا۔۔۔ اس کی ممانی فردوس بیگم دروازے پر دستک دیتیں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔

"مامی عایان کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟"

ازنا شرمندہ شرمندہ سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے۔۔۔ ویسے اللہ کا شکر ہے کہ وہ اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔ اللہ نے میرے بچے کو دوسری زندگی دی ہے۔۔۔ ورنہ اس درندے نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی میرے بچے کو مارنے کی۔۔۔ خدا غرق کرے اسے۔۔۔ ایسی دردناک موت آئے اسے کہ پوری دنیا کے لیے عبرت کا نشانہ بنے۔۔۔۔"

فردوس بیگم ہاتھ اٹھا اٹھا کر کسی جاہل عورت کی طرح اسے بددعائیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

ان کی بددعائیں سن کر ازنا کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔ دل کے کسی کونے میں ایک عجیب سا احساس جاگ اٹھا تھا۔۔ جسے سمجھنے سے قاصر وہ اپنی مامی کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"اکمل بھائی کی کال آئی تھی۔۔۔ وہ لوگ تمہیں لینے آرہے ہیں۔۔۔"

فردوس بیگم کے انداز میں پہلی والی اپنائیت بالکل مفقود تھی۔۔۔ ازنا پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

ایک ایک کرکے سب ہی اس سے تنگ پڑ رہے تھے۔۔۔ پہلے اس کے گھر والوں نے اسے یہاں بھیجا تھا اب یہ لوگ اسے واپس بھیجنے کی بات کررہے تھے۔۔۔

کوئی بھی اس کے سر پر منڈلاتا خطرہ اپنے سر نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔ جبکہ ایک شخص ایسا بھی تھا جو اسے حاصل کرنے کے لیے پاگل ہورہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا یوسف زئی" رحمت منزل "کی سب سے اہم فرد تھی۔۔۔

جس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا گیا تھا۔۔۔

ازنا کے دادا ثقلین یوسف زئی اپنے دور کے ایک نامور اور کامیاب ترین پولیس آفیسرز میں سے ایک مانے جاتے تھے۔۔۔

وہ کافی عرصہ آئی جی پنجاب کے عہدے پر بھی فائز رہے تھے۔۔۔

انہوں نے بڑے بڑے مافیہ کا خاتمہ کیا تھا۔۔۔ مگر جہاں محکمے میں ان کی بہت زیادہ عزت تھی اور عوام کے ہر دلعزیز آفیسرز میں سے ایک مانے جاتے تھے۔۔ وہیں ان کی اس ایمانداری سے

کام کرنے کی وجہ سے وہ اپنے بہت سارے دشمن بھی پیدا کر چکے تھے۔۔۔

مگر ان کو اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ دشمنیاں آگے جاکر ان کے خاندان والوں کا جینا حرام کر دیں گی۔۔۔

طارق بھا ان کے وقت کا سب سے بڑا ڈان تھا۔۔۔ جس نے ملک بھر میں اپنے کالے دھندوں سے عوام کی زندگیاں اجیرن کر رکھی تھیں۔۔۔ پہلے یہ سب کام طارق بھا کے باپ شوکت بھا کا تھا۔۔۔ جو ایک پولیس مقابلے میں ثقلین یوسف زئی کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔۔۔

ثقلین یوسف زئی یہی سمجھے تھے کہ وہ مر چکا ہے اور اس کے گروہ کے بڑے بڑے سرغنوں کو بھی وہ اپنی گرفت میں لے چکے تھے۔۔ مگر اس بات کا علم نہیں تھا کہ شوکت بھا کا بیٹا اس کا جانشین بن کر اپنے باپ سے بھی زیادہ بڑی تباہی بن کر میدان میں اترے گا۔۔۔۔

طارق بھا کا پہلا اور آخری ٹارگٹ ثقلین یوسف زئی ہی تھے۔۔۔ وہ ان سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے ساتھ ساتھ اسے دنیا والوں کی نظر میں ایک بے ایمان پولیس والا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

جس کے لیے اس نے ثقلین یوسف زئی کے نام کو خراب کرنے کے لیے ملک کے بڑے بڑے شہروں کا امن و امان تباہ و برباد

کرکے رکھ دیا تھا۔۔۔ بھتہ خوری، چوری ڈکیتی، لوٹ مار یہاں تک کہ دن دہاڑے لوگوں کے اغوا ہونے لگے تھے۔۔۔

ایک دم سے ملک کی بدلتی یہ صورتحال ثقلین یوسف زئی سمیت باقی سب کو بھی چکرا کر رکھ گئی تھی۔۔۔ بہت کوشش کے بعد بھی انہیں اس نئے پیدا ہوتے مافیہ کا سراغ نہیں مل پایا تھا۔۔۔ وہ اور ان کا محکمہ سب کچھ کنٹرول میں لانے کی سرتوڑ کوششیں کرنے لگے تھے۔۔

مگر طارق بھا پوری پلاننگ کے ساتھ میدان میں اترا تھا۔۔۔ وہ اتنی جلدی پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

جب تمام فورسز ادارے اس کی شناخت کر پانے میں ناکام رہے تھے اس نے خود ثقلین یوسف زئی کو کال کرکے اسے اپنے مقاصد کے بارے میں آگاہ کرتے ان کا سکون برباد کرکے رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ شخص ان کی زندگی بھر کی کمائی عزت اور نام کو خاک میں ملانا چاہتا تھا۔۔۔

صرف اس لیے کیونکہ انہوں نے اس کے جیسے اس کے دہشت گرد باپ کا خاتمہ کیا تھا۔۔۔

مگر ثقلین یوسف زئی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھے۔۔۔

انہوں نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ اس شخص کو اپنی زندگی میں ختم کرکے رہیں گے۔۔۔۔

ان کی ریٹائرمنٹ میں سے پانچ سال رہ گئے تھے۔۔۔ ان کا بڑا بیٹا اکمل بھی پولیس فورس جوائن کر چکا تھا۔۔۔ وہ باپ بیٹا مل کر طارق بھا کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اور اسے ایسی عبرت ناک سزا دینا چاہتے تھے کہ اس کے بعد پھر اس کا کوئی جانشین پیدا نہ ہوسکے۔۔

مگر وہ خود نہیں جانتے تھے کہ قسمت نے ان کے خاندان کے لیے کیا لکھ دیا تھا۔۔۔

ثقلین یوسف زئی جب بھی طارق بھا کے قریب پہنچنے والے ہوتے تھے۔۔ طارق بھا اور اس کے آدمی ملک میں کچھ ایسا شر پھیلا دیتے تھے کہ پوری پولیس فورس کا دھیان اس جانب لگ جاتا تھا۔۔۔ وہ اپنے باپ سے کئی گنا شاطر تھا۔۔۔ ثقلین صاحب سمجھ چکے تھے کہ طارق بھا کو پکڑنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ ہار ماننے والوں میں سے تو کبھی نہیں رہے تھے۔۔۔ انہوں نے اکمل یوسف زئی کو ساتھ ملاتے خفیہ طور پر طارق بھا کے ایک سب سے حساس ٹھکانے پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔

جس میں طارق بھا کے ہونے کے سو فیصد چانسز تھے۔۔۔

مگر ان لوگوں کی بد قسمتی ہی تھی کہ ان کے حملہ آور ہونے سے چند گھنٹے پہلے ہی طارق بھا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اور اس حملے میں اس گھر میں مقیم طارق بھا کی بیوی اور بیٹی ماری گئ تھیں۔۔۔

یہ خبر طارق بھا کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی۔۔۔ وہ چاہے ایک بے ضمیر درندہ صفت انسان تھا۔۔۔ مگر ہر شوہر اور باپ کی طرح وہ بھی اپنی بیوی اور بیٹی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔

جس انسان نے پہلے اس سے اس کا باپ چھینا تھا۔۔۔ اب اسی کے بیٹے اور اس نے مل کر اس کی زندگی کے آخری دو بہت

قیمتی رشتے بھی چھین لیے تھے۔۔۔ طارق بھا یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتے مزید درندہ بن چکا تھا۔۔۔

اس نے ثقلین یوسف زئی کے خلاف اس کے افسران تک کچھ ایسے جھوٹے ثبوت پہنچائے تھے کہ انہیں ان کی ریٹائرمنٹ سے ایک سال پہلے ہی ان کی وردی پر داغ لگا کر انہیں نکلوا دیا تھا۔۔۔ ثقلین یوسف زئی یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتے اس دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔۔۔

مگر طارق بھا کا انتقام ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ ثقلین یوسف زئی کے بیٹوں سے ابھی اس کا انتقام رہتا تھا۔۔۔ وہ ان لوگوں کا جینا حرام کرکے رکھ دینا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے ان لوگوں کے گھر میں جاکر انہیں دھمکی دی تھی کہ وہ ان کے باپ کے مرنے کے بعد بھی ان سے دشمنی ختم کرنے والا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ اس گھر میں پیدا ہونے والی لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سب کو سولی پر لٹکانا چاہتا تھا۔۔۔

یہ خبر ان سب خاندان والوں کا سکون برباد کرنے کو کافی تھی۔۔۔۔ اکمل یوسف زئی کو پورے دس سال بعد اللہ تعالٰی اولاد کی نعمت سے نوازنے والے تھے۔۔۔ اکمل یوسف زئی جو ہمیشہ سے بیٹی کے خواہشمند تھے۔۔۔ انہوں نے اپنے پروردگار سے نجانے کتنی دعائیں مانگ لی تھیں کہ انہیں بیٹی نہ دے۔۔۔

جس بیٹی کو انہیں طارق بھا جیسے درندے کو سونپنا پڑے۔۔ جس بیٹی کی وہ ٹھیک سے حفاظت نہ کر پائیں۔۔۔

مگر ہر بار ہماری دعائیں قبول ہوجائیں ایسا ممکن کہاں تھا۔۔۔ اکمل یوسف زئی کی آزمائش ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اللہ نے انہیں ازنا یوسف زئی جیسی بے حد پیاری بیٹی کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔ جس کے آنے سے پہلے ہی وہ درندے اسے ان سے چھیننے کی دھمکی دے چکا تھا۔۔۔

اکمل یوسف زئی سے چھوٹے دو بھائی اور ایک بہن تھی۔۔۔

سالک یوسف زئی جن کے دو بیٹے تھے۔۔۔ سالک یوسف زئی بھی

پولیس فورس میں تھے۔۔۔ ان سے چھوٹے بلال یوسف زئی جن کی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔ ان سے چھوٹی منزہ یوسف زئی تھیں۔۔ جن کی دو اولادیں تھیں۔۔۔ اقرا اور وہاب۔۔۔

ازنا ان سب کو بہت زیادہ عزیز تھی۔۔۔ طارق بھا جس کے آدمی ہر وقت رحمت منزل کے آس پاس ہی منڈلاتے رہتے تھے۔۔۔ اس تک بھی ثقلین یوسف زئی کی پوتی پیدا ہونے کی خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔ جس خبر نے اس کو بے پناہ خوش کیا تھا۔۔۔

اس نے رحمت منزل میں پیغام پہنچا دیا تھا کہ اس لڑکی کے اٹھارہ سال کے ہوتے ہی وہ اسے اپنی بیوی بنا لے گا۔۔ ازنا یوسف زئی ان کے پاس اس کی امانت تھی۔۔۔ اگر انہوں نے زرا سی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو وہ ان کے پورے

خاندان کو موت کے گھاٹ اتار ازنا کو وہاں سے لے جائے گا۔۔۔

اور وہ جس عمر میں بھی ہوئی وہ اس سے شادی کرلے گا۔۔۔

طارق بھا کا تسلط آہستہ آہستہ پورے ملک پر قائم ہوچکا تھا۔۔۔ وہ اس وقت کا ایک بہت بڑا ڈان بن گیا تھا۔۔۔

جس کی طاقت کا مقابلہ کر پانا بہت مشکل تھا۔۔۔ پولیس محکمے کے اندر بڑے بڑے آفیسرز اس کے غلام بنے بیٹھے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے اکمل یوسف زئی اپنی بیٹی کی حفاظت کی بھیک کسی سے بھی نہیں مانگ سکتے تھے۔۔۔

وہ بڑی طرح سے پھنس چکے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر ہاشم دادا باہر پہنچ چکا ہے۔۔۔۔"

طارق بھا سامنے موجود حسیناؤں کو موسیقی کی تال پر تھرکتے دیکھتا خود بھی مدہوش ہورہا تھا۔۔۔ جب اس کے آدمی کی جانب سے ملنے والی خبر نے اس کے حواسوں کو جھنجھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ ایک دم ہوش میں آتا سیدھا ہوا تھا۔۔۔

اور گیٹ پر جاتے ہاشم دادا کو ریسیو کیا تھا۔۔۔

وہ اتنے سالوں سے ہاشم دادا سے ملنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی صورت ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔

آج بہت مشکلوں سے جاکر یہ ملاقات ہونا قرار پائی تھی۔۔۔

طارق بھا نے اس سے ملنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔ جسے صاف نظر انداز کرتے ہاشم دادا وہاں موجود صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

وہاں اردگرد اور بھی لوگ موجود تھے۔۔۔ جن کے سامنے ہوئی اپنی اس بے عزتی پر طارق بھا خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا۔۔۔ اس وقت اسے ہاشم دادا کی مدد کی ضرورت تھی۔۔۔ اس لیے یہ سب برداشت کرنا اس کی مجبوری تھی۔۔۔

"کیوں ملنا چاہتے تھے مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟؟"

زرداد نے سامنے رقص کرتی انتہائی بے ہودہ قسم کے سیاہ لباس میں ملبوس عورت پر ڈالی تھی۔۔۔ جو ہاشم دادا کی توجہ اپنی جانب مبذول دیکھ اب آہستہ آہستہ رقص کرتی اس کے قریب آنے لگی تھی۔۔۔

طارق بھا کے آدمی نے اس کے سامنے شراب کا گلاس رکھا تھا۔۔۔ جسے اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے اس نے ابھی بھی اسی لڑکی پر نگاہیں ٹکائے ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نے سنا ہے تم اپنے باپ آغا کی جگہ لینا چاہتے ہو۔۔۔ اسے مار کر۔۔۔۔"

طارق بھا نے اس کی اکھڑ مزاجی کو دیکھتے فوراً کام کی بات شروع کی تھی۔۔۔

زرداد اس کی بات پر چونکا نہیں تھا۔۔۔ ایسے ہی مشروب کا گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارتا رہا تھا۔۔۔

"آگے بولو۔۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔۔"

زرداد نے اس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ رقاصہ اب زرداد کے قریب آچکی تھی۔۔۔ اور بالکل اس کے سامنے آکر رقص کرنے لگی تھی۔۔۔

"میں اس کام میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔ تمہیں تمہارے باپ کی جگہ میں دلاؤں گا۔۔۔ بس تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔۔۔۔"

طارق بھا کی بات پر زرداد کے تیور بدلے تھے۔۔۔ یہ شخص اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر شاید یہ بھول چکا تھا کہ ہاشم دادا مدد لیتا نہیں تھا۔۔ بلکہ دوسروں کو مدد مانگنے پر ضرور مجبور کر دیتا تھا۔۔۔

ہاشم دادا کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے طارق بھا کی بات کتنی ناگوار گزری ہے۔۔۔

"کیسا کام۔۔۔؟؟"

وہ خود کو یہاں بلائے جانے کا مقصد جاننا چاہتا تھا۔۔۔

"پچھلے کئی سالوں سے اس لڑکی کو حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر یہ ہاتھ نہیں آرہی۔۔۔۔ اس لڑکی کو مجھ تک لے آؤ۔۔۔ میں تمہارا کام کردوں گا۔۔۔۔"

طارق بھا نے اپنی بات مکمل کرتے ایک تصویر اس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ جس پر نظر پڑتے ہی ہاشم دادا کے چہرے کے نقوش ناقابلے یقین حد تک بگڑ چکے تھے۔۔۔

اس نے بنا کوئی جواب دیئے لائٹر اٹھا کر اس تصویر کے ایک کونے کو آگ لگا دی تھی۔۔۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ اس پوری تصویر کو شعلوں کی لپیٹ میں آتے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

جیسے ہی آگ اس کے آخری کونے تک پہنچی۔۔۔ زرداد نے تصویر کی راکھ کو اپنی مٹھی میں بند کرکے مسلتے اسے اپنے پاکٹ میں ڈال دیا تھا۔۔۔

طارق بھا حیرت و بے یقینی کے ساتھ اس کی یہ حرکت ملاحظہ کررہا تھا۔۔۔

وہ رقاصہ جو زرداد کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس کا یہ جنونی انداز دیکھ وہیں رکھ گئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی تمہیں نہیں مل سکتی۔۔۔۔ اب دوبارہ اس کا ذکر بھی تمہاری زبان پر نہیں آنا چاہیئے۔۔۔۔"

اس نے شراب کا گلاس خالی کرتے بہت ہی اچھے طریقے سے طارق بھا کو اپنی بات سمجھائی تھی۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔ یہ میری ہونے والی بیوی۔۔۔۔۔۔"

ابھی طارق بھا کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب زرداد کی جانب سے پڑنے والا تھپڑ اسے کرسی سمیت فرش پر اچھال گیا تھا۔۔۔

وہاں موجود طارق بھا کے سب لوگوں نے زرداد پر بندوقیں تان لی تھیں۔۔۔ مگر جیسے ہی زرداد نے مڑ کر ان سب پر نظر ڈالی وہ سب خوف سے کانپتے گنز نیچے کر گئے تھے۔۔۔

ہاشم دادا کی دہشت سے وہ سب ہی واقف تھے۔۔۔ اگر اس درندے کی نظر میں ان میں سے کوئی آجاتا تو ان کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

زرداد وہاں اکیلا آیا تھا۔۔۔ وہ کبھی بھی کہیں بھی جانے کے لیے اپنے ساتھ گارڈز کی فوج نہیں رکھتا تھا۔۔۔

کیونکہ اسے اپنے زورِ بازو پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔؟؟"

طارق بھا اپنے آدمیوں کے سہارے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اس پر چلایا تھا۔۔۔

"ابھی تو بہت بچت ہوگئی ہے تمہاری۔۔۔ دوبارہ اگر میری بیوی کا نام اپنی گندی زبان پر لائے تو کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔۔"

زرداد کی بات پر طارق بھا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"

طارق بھا کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"جو کہا ہے وہ تم سن چکے ہو۔۔۔ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو دوبارہ مجھے یہ بات کہنے کا موقع مت دینا۔۔۔۔"

زرداد اپنی پاکٹ سے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس رقاصہ کی جانب اچھالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی کھڑی منہ بنا کر رہ گئی تھی۔۔

"کہا تھا تمہیں ہاشم دادا بہت مغرور انسان ہے۔۔۔ اپنے قریب نہیں آنے دیتا کسی کو۔۔۔ تم اس کی نظر کرم کو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھی۔۔۔ تمہارا رقص دیکھنے کا معاوضہ بھی دے کر گیا ہے۔۔ تاکہ تمہارا کوئی ادھار نہ رہ جائے اس کے پاس۔۔۔۔"

دوسری لڑکی رقص کرتی لڑکی کے قریب آتے استہزایہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جو اس بیسٹ کو دیکھتی ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔

" جلدی سے آغا کو کال ملاؤ۔۔۔ مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔۔"

طارق بھا اپنے ہونٹوں سے نکلنے والے خون کو رومال سے صاف کرتے اپنے آدمی پر چلایا تھا۔۔۔

ان دونوں دوستوں نے مل کر ہاشم دادا پر جال پھینک کر اسے اپنی سازش کا شکار بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ تو انہیں ہی دھول چٹا گیا تھا۔۔۔

"فکر نہ کرو طارق۔۔۔ وہ ہمارے جال میں نہیں پھنسا۔۔۔ مگر ہمیں اپنی کمزوری ضرور دے گیا ہے۔۔۔۔"

آغا اس کی ساری بات سنتے آخر میں خوش ہوتے قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔ اس کا کام بہت حد تک ہو چکا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اکمل یوسف زئی طارق بھا کی آئے دن ملنے والی دھمکیوں سے بہت زیادہ پریشان تھے۔۔۔

جب انہیں دنوں ان کے محکمے میں ایس پی زردار خان نامی ایک بہت ہی قابل اور بہادر آفیسر نے شمولیت اختیار کی تھی۔۔۔ جسے جو بھی ٹاسک ملتا تھا۔۔۔ وہ اسے بہت ہی خوش اسلوبی سے سر انجام دیتا تھا۔۔۔

اکمل یوسف زئی کو وہ بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔ روشن پیشانی والا ایک بہت ہی خوبرو نوجوان۔۔۔ جس کا مضبوط چوڑا سینہ اور پختہ ارادوں سے سجی گہری مقناطیسی آنکھیں اس کے ہر طوفان سے ٹکرا جانے کے جذبے کا پتا دیتی تھیں۔۔۔

اکمل یوسف زئی جو ازنا کے معاملے میں بہت زیادہ پریشان رہتے تھے۔۔۔ ایس پی زرداد خان کی صورت انہیں امید کی ایک کرن نظر آئی تھی۔۔۔ یہ شخص ان کی بیٹی کے لیے ایک مضبوط پناہ گاہ ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

ازنا کے اٹھارہ سال کے ہونے میں صرف دو سال بچے تھے۔۔۔ جب اکمل یوسف زئی نے اپنے گھر والوں سے مشورہ کرتے زرداد کو اپنے گھر پر بلایا تھا۔۔۔

زرداد ان کی کافی عزت کرتا تھا۔۔۔ وہ ان کی دعوت قبول کرتے رحمت منزل آیا تھا۔۔۔ جہاں اس کا پہلا ٹکراؤ ہی ازنا یوسف زئی سے ہوا تھا۔۔۔۔

جو رات کے وقت شدید ٹھنڈ میں لان میں بیٹھی آئس کریم کھانے میں مشغول تھی۔۔۔ زرداد کو پہلی نظر میں ہی اس لڑکی کی نزاکت نے بہت زیادہ اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔

جو ٹھنڈ سے کانپنے کے باوجود آئس کریم کھانے میں مصروف تھی۔۔۔

ازنا نے زرداد کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مگر اندر چل کر اس کے گھر والوں نے زرداد پر جو انکشاف کیا تھا وہ سن کر زرداد پل بھر کے لیے ساکت رہ گیا تھا۔۔۔

جس لڑکی کو ابھی کچھ دیر پہلے اس نے پہلی بار دیکھا تھا وہ لوگ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی بات کررہے تھے۔۔۔

زرداد کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں آپ کے لیے یہ بات بہت زیادہ حیران کن ہے۔۔۔ مگر ہمارے پاس اسکے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔ ہم اپنی معصوم بیٹی کو اس درندے کے حوالے نہیں کرسکتے۔۔۔"

اکمل یوسف زئی تھکے تھکے لہجے میں بولے تھے۔۔۔

طارق بھا کی اس دھمکی کے بارے میں ان کے خاندان کے تمام لوگ ہی واقف تھے۔۔۔ اکمل یوسف زئی ازنا کو کسی ایسے انسان کے حوالے ہی کرسکتے تھے جو طارق بھا کے آگے کمزور نہ پڑے اور ان کی بیٹی کی اچھے سے حفاظت کرے۔۔۔

وہ کب سے ازنا کے لیے جس لڑکے کو تلاش کررہے تھے۔۔۔ زرداد میں انہیں وہ ساری خوبیاں نظر آئی تھیں۔۔۔

زرداد نے کچھ سیکنڈز کے لیے سوچا تھا اور پھر اس معصوم لڑکی کی زندگی بچانے کے لیے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔۔۔

اس کی زندگی پہلے ہی کوئی اتنی آسان نہیں تھی۔۔۔ وہ اس آزمائش کو بھی پورے حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار تھا۔۔۔۔

اگلے دن ہی نہایت خفیہ طریقے سے ازنا یوسف زئی کا نکاح زرداد خان سے کر دیا گیا تھا۔۔۔ جو دونوں ہی ایک دوسرے سے بالکل اجنبی تھے۔۔۔۔ ازنا کو زیادہ کھل کر کوئی بات نہیں بتائی گئی تھی۔۔۔۔ وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ازنا پریشان ہو۔۔۔

بس وہ ازنا کو کچھ حد تک سیکیور کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

یہ بات طارق بھا سے پوری طرح خفیہ رکھی گئی تھی۔۔۔

اس دن کے بعد زرداد ایک بار بھی رحمت منزل نہیں آیا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اس کی باضابطہ طریقے سے ازنا سے کوئی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ ازنا نے تو اسے دیکھا تک نہیں ہوا تھا۔۔۔ مگر اس نکاح کے ایک ہفتے بعد ہی رحمت منزل پر ایک اور قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔۔

اکمل یوسف زئی نے جس انسان کو اپنی بیٹی سونپی تھی وہ تو انہیں کے دشمنوں میں سے ایک نکلا تھا۔۔۔

وہ طارق بھا کے دوست اور اسی جیسے ایک بہت بڑے مافیہ آغا ہاشم خان کا بیٹا زرداد ہاشم خان نکلا تھا۔۔۔۔

اس خبر نے اکمل یوسف زئی کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان پر کسی قسم کا کوئی کیس نہیں تھا۔۔۔ اس کا کیریئر بالکل صاف و شفاف تھا۔۔۔

مگر وہ جن لوگوں سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ ان کا ہونا ہی اس کی وردی کو داغدار کر گیا تھا۔۔۔

زرداد نے اپنی بے گناہی کا یقین دلانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

مگر کسی نے اس کی ایک بھی نہیں سنی تھی۔۔۔ اس سے اس کا عہدہ چھین لیا گیا تھا۔۔۔ اور اسے گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

اور ایسا کروانے میں سب سے زیادہ ہاتھ رحمت منزل والوں کا رہا تھا۔۔۔ جس نے زرداد ہاشم خان جیسے انسان کے اندر سے اس کی ساری اچھائی ختم کردی تھی۔۔۔

وہ شخص جو اپنے ماضی کی سیاہی سے نکل کر اپنے روشن مستقبل کے ارادے لیے وہاں آیا تھا۔۔۔ وہ اس سے چھین لیے گئے تھے۔۔۔ اس کی ساری محنت کو مٹی میں ملا دیا گیا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان کو انسان سے واپس درندہ بنا دیا گیا تھا۔۔۔

اسے اپنے باپ سے پہلے ہی شدید نفرت تھی۔۔۔ مگر اب سی نفرت انتقام کی آگ میں بدل چکی تھی۔۔۔۔ اس کا باپ ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ان کے گندے دھندوں

میں شامل ہوکر ان کی طاقت کو کئی گنا بڑھا دے ۔۔ مگر وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے پولیس فورس جوائن کی تھی۔۔ تاکہ اپنے ملک کو اپنے باپ جیسے ضمیر فروشوں سے آزاد کرسکے۔۔۔ مگر دنیا والے اسے اس روپ میں بھی برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔ اس کے محکمے تک یہ خبر اس کے باپ نے ہی پہنچائی تھی۔۔۔ وہ یہی چاہتے تھے کہ زرداد کو پولیس فورس سے نکال دیا جائے۔۔۔ ہوا بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ اس کے باپ کے کیے کی سزا میں اسے سولی چڑھا دیا گیا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان جو اپنی زندگی کی تلخ یادوں اور دردناک ماضی سے نکل کر ایک بہترین انسان بننے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔

معاشرے کے بے رحم رویوں نے اس کے اندر سے جذبات اور انسانیت چھین کر آتے حیوان بنا دیا تھا۔۔۔

اب وہ ہر اس انسان کا خاتمہ چاہتا تھا جو اس کی بربادی کی وجہ بنے تھے۔۔۔

اس نے کچھ ہی عرصے میں انڈرورلڈ کی دنیا میں اپنا بہت بڑا نام اور مقام بنا لیا تھا۔۔۔ اسے لوگ ہاشم دادا کے نام سے جانتے تھے۔۔۔ اس نے سٹارٹ اپنے باپ کے گینگ سے ہی لیا تھا۔۔۔ مگر اب وہ اسی گینگ کا سربراہ بن کر اپنے باپ کی جگہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن اپنے بیٹے کو اس سب میں لانے کا خواہشمند آغا ہاشم خان اپنے بیٹے کی نفرت اور دہشت دیکھ اب خود ہی پچھتا رہا تھا۔۔ وہ زرداد کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر کئی بار کے حملوں کے بعد بھی وہ ناکام رہا تھا۔۔۔۔

ہاشم دادا کا آہستہ آہستہ سب سے اوپر جاتا مقام ان سب لوگوں کو خوفزدہ کررہی تھی۔۔۔

زرداد کا باپ ہی صرف اس کا واحد دشمن نہیں تھا۔۔۔ بلکہ اکمل یوسف زئی بھی کئی بار اس پر جان لیوا حملے کروا چکا تھا۔۔۔ مگر وہ سب ہی اب تک ناکام تھے۔۔

وہ سب لوگ ہی اپنی اپنی جگہ اپنی جنگیں لڑ رہے تھے۔۔ سب کا کہیں نہ کہیں قصور تھا۔۔۔

لیکن اس سب میں بری طرح پسنے والی تھی ازنا یوسف زئی۔۔۔ جس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

سوائے اس کے کہ پہلے وہ ثقلین یوسف زئی کی ہوتی تھی اور اب وہ زرداد ہاشم خان کی بیوی تھی۔۔۔۔

اکمل یوسف زئی بہت زیادہ پریشان ہو چکے تھے۔۔۔ انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اپنی بیٹی کو ایک مصیبت سے بچانے کے لیے دوسری میں دھکیل دیں گے۔۔۔

اپنے فیصلے پر پچھتانے کے ساتھ ساتھ انہیں زرداد ہاشم پر بھی شدید غصہ تھا۔۔۔ جس نے انہیں اپنی اصلیت نہیں بتائی تھی۔۔۔ اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیا تھا۔۔۔

جیل میں قید کرتے انہوں نے زرداد کو ازنا کو طلاق دینے کا کہا تھا۔۔۔ جس سے زرداد نے صاف انکار کردیا تھا۔۔ پہلے اس نے انہیں سب کے کہنے پر ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔۔۔ اب اسے آزاد کرنے میں وہ کسی صورت ان کی بات نہیں ماننے والا تھا۔۔۔ کیونکہ اب کی بار زرداد ہاشم خان کی انا اور ضد آڑے آچکی تھی۔۔۔۔ وہ اب دوسروں کے اشاروں پر چلنے والا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ سب کو اپنے اشاروں پر چلانے والا تھا۔۔۔

زرداد کو بہت زیادہ ٹارچر کیا گیا تھا اس بات کے لیے۔۔۔

وہ ہر اذیت برداشت کرتا رہا تھا مگر اس نے ان کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔

اکمل یوسف زئی کی کوششوں سے ہی زرداد کو بنا کسی قصور کے پھانسی کی سزا سنا دی گئی تھی۔۔۔

جو سن کر زرداد کے باپ نے بھی اسے بچانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ پوری دنیا میں کوئی ایک انسان بھی زرداد ہاشم خان کا مخلص نہیں تھا۔۔۔ جو اسے اس پر ہونے والے ظلم سے بچا پاتا۔۔ مگر اس غفور و رحیم پروردگار نے اپنے بندے کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

جس صبح زرداد کو پھانسی دی جانی تھی۔۔۔ اس سے پچھلی رات اچانک ان کی جیل میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔ تمام قیدیوں کو نکال کر دوسری جگہ شفٹ کیا جانے لگا تھا۔۔۔

آگ کی شدت بہت زیادہ تھی۔۔۔ ہر طرف ایک عجیب سی بھگدڑ مچ گئی تھی۔۔۔ جس کے بیچ زرداد کو وہاں سے بھاگنے کا موقع مل گیا تھا۔۔۔۔

مگر وہاں موجود باقی قیدیوں کی مدد لے کر اس نے اپنے فرار کو آگ میں جل کر مرنے کا کہلوا دیا تھا۔۔۔

جس بات پر اکمل یوسف زئی سمیت باقی سب نے بھی یقین کر لیا تھا۔۔۔۔

مگر ایک مہینے بعد کی اکمل یوسف زئی پر یہ حقیقت کھلی تھی کہ زرداد ہاشم خان مرا نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ان کی زندگی اجیرن کرنے کے لیے ابھی زندہ ہے۔۔۔۔

زرداد ہاشم خان جس نے اپنے ماضی کے تلخ ترین حالات سے نکل کر بہت مشکل سے اپنی پہچان بنائی تھی۔۔۔ دنیا والوں کی سفاکی نے اسے واپس سے اس کی پہلی جگہ پر پہنچا دیا تھا۔۔۔

زردار ہاشم خان انسان سے پھر پتھر بن گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے باپ کے چھوڑے گئے لوگوں کو اکٹھا کرتے انہیں اپنے گینگ میں شامل کیا تھا۔۔۔ اس پر جو جو الزام لگائے گئے تھے۔۔۔ وہ وہی بننا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے باپ کے ہی نام کو استعمال کرتے اپنی پہچان بنائی تھی۔۔۔۔ اس کا باپ اسے اپنے جیسا بنانا چاہتا تھا۔۔ مگر اب وہ اپنے باپ کو ان سے بھی زیادہ بڑا اور خطرناک درندہ بن کر دکھانا چاہتا تھا۔۔۔

اب وہ پوری دنیا میں ہاشم دادا کے نام سے جانا جاتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی عرصے میں وہ طارق بھا اور آغا ہاشم سے بھی زیادہ بڑا ڈان بن چکا تھا۔۔۔

اسے بہت گہری چوٹ پہنچی تھی۔۔۔ جس نے اس کی پوری زندگی برباد کردی تھی۔۔۔

وہ ہر انسان کو اپنا دشمن سمجھتا تھا۔۔۔

وہ ہر انسان سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

مگر رحمت منزل والوں سے تو اسے شدید نفرت ہوچکی تھی۔۔۔

جنہوں نے پہلے اسے ہی اپنے مفاد کی خاطر استعمال کرنا چاہا تھا۔۔۔ اور جب اس کے باپ کے حوالے سے اس کی اصلیت سامنے آئی تھی تو پھر اسی کے کیریئر کو داؤ پر لگا دیا تھا۔۔۔

طارق بھا نے رحمت منزل والوں کو جو وقت دیا تھا وہ اب ختم ہوچکا تھا۔۔۔

وہ اب اپنے سے تین گنا چھوٹی لڑکی سے شادی کا خواہشمند تھا۔۔۔ مگر پچھلے چار سال سے رحمت منزل والے ازنا کو اس سے بچا رہے تھے۔۔۔

ازنا پر کئی بار حملے ہو چکے تھے۔۔۔ مگر ہر بار وہ طارق بھا کے آدمیوں سے بچ جایا کرتی تھی۔۔۔ اکمل یوسف زئی یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ کمال ان کے گارڈز کا ہے۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ازنا یوسف زئی اب تک طارق بھا کا شکار بن چکی ہوتی اگر اس کے سر پر ہاشم دادا کا سایہ نہ ہوتا۔۔۔

زرداد ہر بار ازنا کے پاس پہنچ کر ان حملہ آوروں کو عبرت کا نشانہ بنا کر رکھ دیتا تھا۔۔ جو اس کی بیوی پر بری نگاہ ڈالنے کے ارادے سے اس کی جانب بڑھتے تھے۔۔۔

اب تو طارق بھا کو بھی شک پڑ چکا تھا نہ کوئی بہت بڑی طاقت اس معاملے میں انوالو تھی۔۔۔ جو اسے ثقلین یوسف زئی کی ہوتی تک نہیں پہنچنے دے رہی تھی۔۔۔

اس معاملے کو سلجھانے کے لیے اس نے اب کس کی مدد لینی تھی وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ ہاشم دادا کبھی اپنے کسی کام میں ناکام نہیں ٹھہرا تھا۔۔۔

طارق بھا اب اسی کو یہاں استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔۔

طارق بھا زرداد کے باپ کا بہت قریبی دوست تھا۔۔۔ وہ کئی بار زرداد سے ملنے کی خواہش ظاہر کر چکا تھا۔۔۔

مگر زرداد کو اس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا۔۔۔ اس لیے وہ ہمیشہ منع کر دیتا تھا۔۔۔

اپنے آپ کو دنیا والوں کے سامنے بدنام کرنے کے باوجود ہاشم دادا نے لوگوں کو نقصان پہنچانے یا ملک میں شر پھیلانے کے لیے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

بلکہ وہ اندر ہی اندر کالی بھیڑوں کا خاتمہ کر رہا تھا۔۔۔

جو شاید وہ پولیس محکمے میں رہ کر نہ کر سکتا۔۔۔

اس شخص نے اپنی زندگی برباد کر کے رکھ دی تھی۔۔۔ وہ ایک سفاک انسان بن چکا تھا۔۔۔۔

ازنا یوسف زئی اس کی منکوحہ تھی۔۔۔

مگر اس پتھر دل انسان کے دل میں اس نازک اور معصوم لڑکی کے لیے کوئی نرم جذبہ نہیں تھا۔۔۔ اگر اس کے دل میں اس لڑکی کی زرا سی اہمیت ہوتی تو اب تک وہ اسے اپنے پاس بلا چکا ہوتا۔۔۔

مگر اسے تو ازنا یوسف زئی کو استعمال کرکے اس کے خاندان والوں کو تڑپانے میں بہت مزا آتا تھا۔۔۔

وہ بے رحم تھا۔۔۔

اسی لیے اس لڑکی کی بے گناہی اور معصومیت بھی اس کے دل میں زرا سی جگہ بھی نہیں بنا پائی تھی۔۔۔ یا شاید وہ اس طرف دھیان دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ کسی کو بھی اپنی کمزوری نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔

نہ کسی کو بھی اپنے قریب لاکر کمزور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن ازنا یوسف زئی کے قریب جاکر اسے چھو کر،، اپنے لیے اس کا خوف دیکھ کر زرداد ہاشم خان کو مزا آتا تھا۔۔ اس کے تھکے اعصاب کو سکون مل جاتا تھا۔۔۔

جو شخص اپنے زہنی سکون کے لیے شراب کا عادی ہوچکا تھا۔۔۔ اب اسے شراب کے نشے سے زیادہ ازنا یوسف زئی کی لمس کا خمار چڑھنے لگا تھا۔۔۔

جو بات اسے اپنی کمزوری لگنے لگی تھی۔۔۔ اپنی اسی کمزوری کو ختم کرنے کے لیے اس نے شراب کی مقدار کئی گنا بڑھا دی تھی۔۔۔ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ نشہ کرنے لگا تھا۔۔۔

فائقہ اس کے ایک خاص آدمی کی بیٹی تھی۔۔۔ جس کا باپ پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا۔۔ تب سے فائقہ اسی کے ساتھ کام کررہی تھی۔۔۔ وہ لڑکی پہلے دن سے ہاشم دادا کی محبت میں گرفتار ہوچکی تھی۔۔۔

جس بات سے ہاشم دادا سمیت ان کے گینگ کا ہر بندہ واقف تھا۔ مگر ہاشم دادا نے آج تک اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔۔ بلکہ ہر بار اسے بری طرح دھتکار دیا تھا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ ہاشم دادا کی زندگی میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

فائقہ یہ بات اچھے سے سمجھ بھی چکی تھی۔۔۔ اور ازنا کے بارے میں بھی بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

مگر اس کا دل ہر بار کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا کرکے اسے اس شخص کے سامنے خوار کروا دیتا تھا۔۔۔

پہلے جب اسے ازنا کے بارے میں پتا چلا تھا تو اس نے ازنا پر قاتلانہ حملہ کروانے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔

جو خبر جیسے ہی ہاشم دادا تک پہنچی۔۔۔ اس نے فائقہ کو اپنے گینگ سے نکال دیا تھا۔۔۔ جو سن کر فائقہ مرنے کو آگئی تھی۔۔۔ اس کی پوری ایک سال کی معافیوں تلافیوں کے بعد

صرف اس کے باپ کی وجہ سے ہاشم دادا نے اسے واپس سے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔۔۔

مگر آج تک اس کے قصور کے لیے اسے معاف نہیں کیا تھا۔۔۔ اور نہ ہی شاید آگے کرنے والا تھا۔۔۔

ازنا یوسف زئی کو اس کے رب کی جانب سے بنا مانگے اسے سونپا گیا تھا۔۔۔ جس کی ہاشم دادا کے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں تھی۔۔۔۔ جسے رحمت منزل والے اس سے چھیننے کی کوشش کررہے تھے۔۔۔۔

اگر اس کی ضد ،انا ،نفرت اور انتقام آڑے نہ آتا تو وہ کب کا ازنا کو خود سے جدا کرچکا ہوتا۔۔۔

مگر اب وہ کسی قیمت پر اس لڑکی کو خود سے جدا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دشمنوں کو خوشی ملنی تھی۔۔۔ جو خوشی وہ ان سب کو کسی قیمت پر نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ نجانے کب سے ازنا کو اپنے پاس لے آتا۔۔ مگر اسے رحمت منزل والوں کی آنکھوں میں ازنا کے حوالے سے تیرتا خوف بہت مزا دیتا تھا۔۔۔ اکمل یوسف زئی کا بے بسی بھرا تھکا تھکا انداز۔۔۔ اور اپنی بیٹی کی حفاظت نہ کر پانے کی ناکامی۔۔۔ اسے بہت سکون دیتی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا اکمل یوسف زئی طارق بھا کے خوف سے خود اس سے فریاد کرے کہ وہ ازنا کو اپنے ساتھ کے جائے۔۔۔ وہ سارے

پولیس والے اپنی بیٹی کی حفاظت کرپانے میں ناکام ہوچکے ہیں۔۔۔ تب وہ اکمل یوسف زئی کے منہ پر اس کی بیٹی کو طلاق دے گا۔۔۔ ہاشم دادا کا سایہ اٹھتے ہی طارق بھا رحمت منزل کے ہر فرد کو ختم کردے گا۔۔۔

یہی ان سب کی سزا ہو گی۔۔۔ جو انہوں نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔ وہ ہاشم دادا تھا۔۔۔ جس کی سزائیں ہمیشہ ایسے ہی دردناک ہوا کرتی تھیں۔۔۔

زرداد خود کو سزا دیتا خود کو ہر برائی میں الجھا چکا تھا۔۔۔

وہ شراب پینے لگا تھا۔۔۔ سیگریٹ کے بغیر تو وہ ایک پل کے لیے بھی نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

اس کے ڈیرے پر رقص کی محفلیں عام تھیں۔۔۔

اکثر ملک کی ٹاپ سپر ماڈلز اس کی شاندار پرسنیلٹی دیکھ کر اس کے ساتھ رات گزارنے کی بھی خواہش کر چکی تھیں۔۔

مگر اس معاملے میں وہ خود کو روکے ہوئے تھا۔۔۔

جس کی وجہ ٹھیک سے وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

وہ جب بھی کسی لڑکی کے قریب ہونے لگتا تھا۔۔۔ اسے اس لڑکی کی صورت میں ازنا یوسف زئی نظر آجاتی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ ہر بار پیچھے ہٹ جایا کرتا تھا۔۔۔

کبھی کبھی ازنا کا معصومیت بھرا چہرا اسے شدید طیش میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔۔

جس کا کسی بھی معاملے میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ اسے بھی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ کیوں آئی تھی وہ اس کی زندگی میں۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پارہا تھا کہ اگر ازنا یوسف زئی نہ ہوتی تو وہ نجانے برائی کی کتنی گہری دلدل میں دھنس چکا ہوتا۔۔۔

جہاں سے اس کا نکل پانا ناممکن تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج شیخ قاسم شاہ کے گھر میں بہت بڑی پارٹی رکھی گئی تھی۔۔۔

جس میں ملک کے تمام نامور افراد سمیت زرداد ہاشم خان نے بھی شرکت کرنی تھی۔۔۔

شیخ قاسم کی زرداد سے بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔ زرداد اس کے مشکل وقت میں اس کی بہت زیادہ مدد کر چکا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اب شیخ قاسم شاہ بھی اسے بہت زیادہ اہمیت دیتا تھا۔۔۔۔

شیخ قاسم کوئی عام آدمی نہیں تھا۔۔۔ سیاست میں اس کا ایک نام تھا پہچان تھی۔۔ اس کی پارٹی کا شمار ملک کی تمام بڑی جماعتوں میں ہوتا تھا۔۔۔۔

لیکن کوئی بھی اس بات سے واقف نہیں تھا کہ وہ شیخ قاسم کا بہترین دوست ہے۔۔۔۔

رحمت منزل والوں کو تو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

جو خود بہت خوشگوار موڈ کے ساتھ شیخ قاسم کے بلاوے پر وہاں فیملی کے ساتھ آئے تھے۔۔۔

اکمل یوسف زئی کو یہی لگا تھا کہ شیخ قاسم کے گھر میں سیکورٹی کا پورا انتظام ہو گا۔۔۔ ہاشم دادا یا طارق بھا کے لوگ وہاں تک آنے کی کوشش نہیں کریں گے۔۔۔ اس لیے وہ ازنا کو اپنے ساتھ وہاں لے آئے تھے۔۔۔

سب مہمان آچکے تھے۔۔۔ اور اب شیخ قاسم کے مہمان خصوصی کے منتظر تھے۔۔۔

جب اسی لمحے جو شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر ان سب کے چہروں کے رنگ اڑ گئے تھے۔۔۔

"زرداد ہاشم خان۔۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی کے ہونٹ پھڑپھڑائے تھے۔۔۔۔

باقی سب نے بھی خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اکمل یوسف زئی مٹھیاں بھینچ گئے تھے۔۔۔

"دوستوں یہ ہیں ہمارے آج کے چیف گیسٹ۔۔۔ میرے بہت ہی بہترین دوست موسیٰ خان۔۔۔۔۔"

شیخ قاسم نے جان بوجھ کر اس کا یہ نام لیا تھا۔۔۔ تاکہ وہاں موجود لوگ کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ ہوں۔۔۔ زرداد ہاشم خان کا حلیہ اب پہلے کی نسبت کافی بدل چکا تھا۔۔۔

اس لیے کوئی بھی اسے پہچان نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر رحمت منزل والے بھلا اس انسان کو کیسے نہ پہچان پاتے۔۔ جس نے ان کا جینا حرام کرکے رکھا ہوا تھا۔۔۔

ان کا سکھ سکون سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔

زرداد نے شیخ قاسم سے بغل گیر ہوتے ایک استہزایہ مسکراہٹ اکمل یوسف زئی کی جانب اچھالی تھی۔۔۔ جو ان سب کو مزید خاک کر گئی تھی۔۔۔

ازنا روبینہ بیگم کے پیچھے بالکل چھپ گئی تھی۔۔۔۔ کیونکہ اکمل یوسف زئی کے بعد زرداد کی نگاہیں ازنا کی ہی متلاشی تھیں۔۔

زرداد کو اس ڈری سہمی ہرنی کو دیکھنے میں بہت مزا آتا تھا۔۔ جو اسے دیکھ کر ہی کانپنے لگتی تھی۔۔۔

"شیخ صاحب یہ کیسا مذاق ہے۔۔۔۔؟؟؟ آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ نے اپنی پارٹی میں جس کو مدعو کیا ہے۔۔۔ وہ ایک بہت ہی خطرناک کریمنل ہے۔۔۔۔ جسے آپ نے اپنی پارٹی کا چیف گیسٹ بنایا ہے۔۔۔"

اکمل یوسف زئی کا دماغ پوری طرح سے ماؤف ہوچکا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی مسٹر یوسف زئی۔۔۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ میرے گیسٹ کی انسلٹ کریں۔۔۔۔ وہ ایک بہت ہی معزز انسان ہیں۔۔۔ پاکستان

میں اپنا بزنس شروع کر چکے ہیں۔۔۔ میں انہیں بہت سالوں سے جانتا ہوں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔ یقیناً آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ پارٹی انجوائے کریں۔۔۔۔"

شیخ قاسم نے ایک دم انجان بنتے اکمل یوسف زئی کو خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

جو ایک جانب کھڑے زرداد ہاشم خان کو دیکھ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے تھے۔۔۔

وہ اس شخص کی وجہ سے شیخ قاسم سے اپنے تعلقات خراب نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ اس لیے انہیں سب کے ساتھ مجبوراً وہیں رکنا پڑا تھا۔۔۔

مگر ازنا کو ان سب نے ایسے اپنے پروں میں چھپا لیا تھا۔۔۔ جیسے زرداد اسے ان کے بیچ میں سے چھین کر لے جائے گا۔۔۔

"ارے سسر جی آپ کے تو پسینے نکل آئے۔۔۔ یہ لیں پونچھ لیں۔۔۔ اس عمر میں اتنا سٹریس صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد اس زرداد پوری دیدہ دلیری کے ساتھ ان کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ ازنا وہیں ان کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

زرداد کو قریب آتا دیکھ اس کے چہرے کا رنگ خوف سے زرد پڑا تھا۔۔۔

"میری بیٹی کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔ تم جو کہو گے میں وہ کروں گا۔۔۔ مگر میری معصوم بیٹی کو ہماری دشمنی میں استعمال مت کرو۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی اس کے سامنے تھکے تھکے لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"بیٹی۔۔۔۔ کیا یہ واقعی آپ کی بیٹی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

زرداد ان کے قریب جھکتے سرگوشی بھرے لہجے میں بولتا ان کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔ باقی لوگ زرداد کی بات نہیں سن پائے تھے۔۔۔۔

انہوں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

تو اس کا مطلب وہ ساری حقیقت جانتا تھا۔۔۔

"آپ طارق بھا کے بے وقوف بنا سکتے ہیں ہاشم دادا کو نہیں۔۔۔

"

زرداد کو اکمل یوسف زئی کی حالت بہت سکون پہنچا گئی تھی۔۔۔

جب اس کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑی ازنا پر پڑی تھی۔

سیاہ رنگ کے پیروں تک آتے فراک میں وہ اپنے نازک سراپے کے ساتھ بے پناہ دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

اس کے سیاہ گھنے بال اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ گداز لبوں پر ریڈ لپسٹک سجی تھی۔۔۔

زرداد نے اس کا حلیہ دیکھ کر مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔ اس کی بیوی ہوکر وہ یہاں باقی مردوں کے لیے نمائش کا ساماں بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

زرداد ہاشم خان کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔ ایک لمحہ لگا تھا اس کا بیسٹ موڈ آن ہونے میں۔۔۔

" میں اپنی بیوی سے کچھ دیر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

زرداد نے اکمل یوسف زئی سے پوچھا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ ان کو بتایا تھا۔۔۔۔

ازنا کانپ رہی تھی۔۔۔

جب وہ اس کا ہاتھ تھامے اتنے سارے لوگوں کے بیچ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"آپ نے اسے روکا کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟"

روبینہ بیگم آنسو بہاتی اکمل یوسف زئی کے قریب آئی تھیں۔۔۔

جو بالکل پتھر کے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

"چھ چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔"

ازنا اس سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس نے بھیگی آنکھوں سے پلٹ کر اپنے گھر والوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جن میں سے کوئی بھی اس کی مدد کو نہیں آیا تھا۔۔۔

"چھوڑنے ہی والا ہوں تمہیں۔۔۔۔ اتنی ضروری نہیں ہو تم میرے لیے کہ اپنے قریب رکھوں تمہیں۔۔۔۔"

وہ اسے باہر لان میں قدرے سنسان حصے کی جانب لاتا کرسی کی جانب دھکیلتے اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

ازنا کا ماتھا کرسی کے کونے سے ٹکرایا تھا۔۔۔ اس کے بالوں کی آبشار اس کی نازک کمر کے گرد بکھر گئی تھی۔۔۔۔

ازنا نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس خونخوار تیوروں سے اسے کی گھور رہا تھا۔۔۔

"اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا بہت شوق ہے۔۔۔ اپنے بالوں کو ایک منٹ کے اندر سمیٹوں ورنہ میں انہیں کاٹ دوں گا۔۔۔"

زرداد ہاشم خان کی بات سنتے ازنا کی حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔ اس کے خوف میں کئی گنا اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنی کلائی پر بندھا بینڈ نکال کر اپنے بالوں کو سمیٹنا چاہا تھا۔۔۔

مگر اس کے ہاتھ اس بری طرح سے کانپ رہے تھے کہ جب بھی وہ بالوں کو اکٹھا کرکے باندھنے لگتی وہ اس کے ہاتھ سے پھسل جاتے تھے۔۔۔۔

"مجھ سے نہیں ہورہا۔۔۔ پلیز میرے بالوں کو کاٹیئے گا مت۔۔۔"

زرداد جو خاموشی سے اسے مشقت کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے روہانسے لہجے میں منہ بسور کر کہنے پر اس کے شدید غصے میں تھوڑی سی کمی آئی تھی۔۔۔

آج تک اس نے اتنے غصے میں جو بھی حکم دیا تھا اس کی تعمیل ہوئی تھی۔۔۔ لیکن آج تک کسی نے اسے یوں نخرے نہیں دکھائے تھے۔۔۔

زرداد اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔ ازنا بالکل کرسی کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔ اسے خوف محسوس ہوا تھا کہ کہیں زرداد اس کے بال نہ کاٹ دے۔۔۔۔

اس شخص سے اسے کچھ بھی بعید نہیں تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں جب اسے اپنے بالوں اور گردن پر اس کی سرد انگلیوں کا احساس ہوا تھا۔۔

ازنا نے اپنے فراک کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ چکا تھا۔۔۔ جس کے بعد اب اس کی چمکتی دودھیا گردن پوری طرح سے واضح ہونے لگی تھی۔۔۔

زرداد کو اپنی گردن کی جانب دیکھتا پاکر ازنا جلدی سے کرسی سے اٹھی تھی۔۔۔

"آئندہ ایسے لباس اور حلیے میں نہ دیکھوں میں تمہیں۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زرداد اس کے کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کرتے بولا تھا۔۔۔ ازنا سے بولنا محال ہوا تھا۔۔

اس نے بمشکل اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

اس کی اس سعادت مندی پر زرداد کے ہونٹوں کا کونا باہر کو ابھرا تھا۔۔۔ جیسے وہ مسکرایا ہو۔۔۔

مگر اس بات پر صرف گمان ہی کیا جاسکتا تھا۔۔۔

کیونکہ آج تک کسی نے اسے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔

زرداد نے اپنی شال اتار کر اس کے گرد اچھے سے اوڑھ دی تھی۔۔۔ جس نے ازنا کے نازک وجود کو اپنے اندر اچھی طرح کور کرلیا تھا۔۔۔

ازنا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کیا یہ واقعی برا انسان تھا۔۔۔ اگر برا انسان تھا اور اس کے معاملے میں بری نیت رکھتا تھا۔۔۔ تو اسے یوں کبھی نہ ڈھکتا۔۔۔ وہ اسے اپنی عزت

مانتا تھا۔۔۔ اس لیے اتنے لوگوں کے بیچ اپنی بیوی کی بے حرمتی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اس کے اپنے بابا نے اسے خود کو کور کرنے کا نہیں کہا تھا۔۔۔

ازنا بے خود سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

زرداد کو اس لڑکی کی گہری اداس آنکھوں نے عجیب سے احساس سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔ ان آنکھوں میں سجے گلابی ڈورے اسے خود سے کوئی شکوہ کرتے معلوم ہوئے تھے۔۔۔

جس اس لمحے نظر انداز کرتا وہ خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ازنا کی نگاہیں نے اس کی چوڑی پشت کا دور تک پیچھا کیا تھا۔۔۔ وہ اس شخص سے ہوئی ہر ملاقات کے بعد عجیب سے احساسات میں گھر جایا کرتی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا روم میں بیٹھی بور ہورہی تھی۔۔ جب وہ اٹھ کر اپنے سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ رکھی الماری میں اسکی ڈھیروں بکس رکھی گئی تھیں۔۔۔ وہ کوئی ایسی بک پڑھنا چاہتی تھی جس سے اس کا موڈ فریش ہو جائے۔۔۔

مختلف بکس کو اوپر نیچے کرتے اچانک اس کا ہاتھ ایک بک کے اوپر آکر ٹھہر گیا تھا۔۔۔

جس کے کور پر ایک کپل کی تصویر تھی۔۔ جس میں فور ہیڈ پر کس کی جارہی تھی۔۔۔ اور اسے اوپر بک کا ٹائٹل لکھا گیا تھا۔۔۔

"لو اینڈ رو مینس"

اس بک کو دیکھتے ہی ازنا کے چہرے کی رنگت ایک دم لال ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اس دن کا منظر گھوم گیا تھا۔۔۔ جب وہ کلاسز لے کر لائبریری آگئی تھی۔۔۔

"ازنا کہاں ہو تم۔۔۔۔؟؟ "

ازنا کچھ بکس ایشو کروانے لائبریری آئی تھی جب اس کے بابا نے فکرمندی بھرے لہجے میں اسے کال کی تھی۔۔۔۔

ان کے لہجے میں ایک انجانا سا خوف تھا۔۔۔

"بابا میں لائبریری میں ہوں۔۔۔۔"

ازنا کو بولتے بولتے اچانک سے خیال آیا تھا کہ اس کے گارڈز تو اس کے آس پاس تھے ہی نہیں۔۔۔

اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑا تھا۔۔۔ کیونکہ لائبریری کی کھڑکیوں پر گولیوں کی برسات شروع ہوچکی تھی۔۔۔

وہ لوگ اس تک پہنچ چکے تھے۔۔۔ اور آج تو اسے بچانے کے لیے اس کے گارڈز بھی موجود نہیں تھے۔۔۔۔

لائبریری کے اندر موجود باقی سٹوڈنٹس بھاگتے ہوئے ادھر ادھر کرسیوں اور الماریوں کے پیچھے چھپنے لگے تھے۔۔۔ جبکہ ازنا کی

ٹانگوں میں اتنی سکت ہی نہیں بچی تھی کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے کہیں چھپ سکتی۔۔۔

وہ لوگ اسے ہی لینے آئے تھے۔۔۔ بہت جلد وہ اس درندے کے قبضے میں جانے والی تھی۔۔۔ اس سوچ کے ساتھ خوف کے عالم میں ازنا تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی اندھی گولی آکر اس کا کام تمام کرتی کسی نے پیچھے سے آکر اس کے پیٹ کے گرد اپنا مضبوط بازو حمائل کرتے اسے اوپر اٹھا لیا تھا۔۔۔

اور ایسے ہی کسی بے جان گڑیا کی طرح اٹھائے وہ اسے لیے لائبریری کے اندورنے حصے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

ازنا جس نے خوف کے عالم میں چیخنے کے لیے منہ کھولا تھا۔۔۔ مگر وہ شخص اپنی دوسری ہتھیلی ازنا کے ہونٹوں پر رکھتا اس کی چیخوں کا گلا بھی گھونٹ گیا تھا۔۔

ازنا سر پیر مارتی خود کو آزاد کروانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ جب اس کے کانوں میں گھمبیر خوبصورت آواز گونجی تھی۔۔۔

"اپنے ہاتھوں پیروں کو کنٹرول میں رکھو مسز اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میرے علاوہ تمہیں کبھی کوئی نہیں چھو سکتا اور نہ ہی میں ایسا کچھ ہونے دوں گا۔۔۔"

اس کے پیٹ پر اپنی انگلیوں کی گرفت مزید مضبوط کرتا وہ اس کی گردن کے گرد سے دوپٹہ ہٹا گیا تھا۔۔۔

ازنا کی سانسیں رکی تھیں۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ اس وقت کس شخص کے قبضے میں ہے۔۔۔

جو اسکے قریب آکر سب سے زیادہ خوفزدہ کر دیتا تھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اس وقت بھی ازنا کی گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

ازنا جو پہلے ہی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔ اب اس کی قربت سے کانپنے لگی تھی۔۔۔

باہر اب بھی فائرنگ زور دار طریقے سے جاری تھی۔۔ وہ دونوں جس جگہ کھڑے تھے۔۔۔۔ وہاں ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔

ازنا کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔

وہاں ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ زرداد سے فاصلہ برقرار نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

اس کے خوف کو دیکھتے زرداد نے اسے تھام کر الماری کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔ اور اپنی پاکٹ سے لائٹر نکال کر اسے جلایا تھا۔۔۔ جس کی مدھم مدھم روشنی میں ازنا کو اس کا چہرا اپنے چہرے کے بہت قریب نظر آیا تھا۔۔۔

اس شخص کی خوبصورتی دیکھ ازنا کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی تھیں۔۔۔ آج وہ اس کے سامنے بنا کسی ماسک کے موجود تھا۔۔۔ اس کے سختی سے پیوست سیاہی مائل اعنابی لبوں کے اوپر سجی مونچھیں اس کے خوف میں کہیں زیادہ اضافہ کر گئی تھیں۔۔۔

اس کے ماتھے پر دائیں جانب ایک ہلکے سے کٹ کا نشان تھا۔۔۔

جو ازنا کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

ازنا کی سہمی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھے وہ اس کو اردگرد کے ماحول سے بیگانہ کر گیا تھا۔۔۔

ازنا ہپنوٹائز سی یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"ان لوگوں میں کیوں رہ رہی ہو۔۔۔ جو تمہاری حفاظت بھی نہیں کر پا رہے۔۔۔ میری دسترس میں آجاؤ شہزادی بنا کر رکھوں گا۔۔۔"

اس کے ہونٹوں پر اٹکی بالوں کی لٹ کو انگلی سے پیچھے کرتے وہ اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو چھو گیا تھا۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا یہ لڑکی اس کے پاس آنے کی خواہشمند تھی یا نہیں۔۔۔

ازنا نے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

"آپ کیوں آتے ہیں ہر بار مجھے بچانے۔۔۔۔ دنیا والوں کے لیے برے بن کر میرے سامنے ایسے کیوں بن جاتے ہیں۔۔۔ میرے گھر والے مجھے مار دیں گے۔۔ مگر آپ کے پاس کبھی نہیں بھیجیں گے۔۔۔ اور نہ ہی میں آنا چاہوں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔

جب زرداد اس کی دونوں کلائیوں کو جکڑ کر اسکی کمر پر باندھتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"تمہارے گھر والے ایک دن تمہیں میرے پاس ضرور بھیجیں گے۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے۔۔۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ تم ضرور آؤ گی۔۔ مگر اس وقت میں کیا کروں گا۔۔۔ یہ نہ تک جانتی ہو اور نہ ہی تمہارے گھر والے۔۔۔۔۔"

اس کے بالوں میں چہرا چھپاتے وہ بوجھل سرگوشیانہ لہجے میں بولتا ازنا کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔۔

وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا ازنا سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عنقریب اس کا کہا سچ ہونے والا تھا۔۔۔۔

"میرے پاس آنے سے پہلے اپنے یہ سارے گریز ختم کر کے آنا۔۔۔ میں مہلت نہیں دوں گا۔۔۔ تم بہت حسین اور انمول ہو۔۔۔ اور مجھے انمول چیزوں سے کھیلنا بہت پسند ہے۔۔۔۔"

یہ شخص انتہائی بے باکی سے بنا کوئی لحاظ رکھے بولے جارہا تھا۔۔۔ جبکہ ازنا کو لگا رہا تھا ابھی اس کے چہرے سے خون چھلک پڑے گا۔۔۔

اس کے شرم سے لال پڑتے چہرے کو دیکھتے زرداد نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے الماری میں رکھی ایک بک نکال کر اس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔

جس پر لکھے الفاظ دیکھ ازنا کے گال مزید سرخ ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کی بے باک نگاہوں کی وجہ سے کانوں سے دھویں نکلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

ازنا اس شخص کے خیالوں میں کھوئی بک لیے بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی بک کھول کر پڑھنا شروع کی۔۔۔ پہلے ہی پیج پر رومانس کی جو تعریف لکھی گئی تھی۔۔۔ وہ پڑھ کر اس کا چہرا خون چھلکانے لگا تھا۔۔۔

"اف بے شرم انسان۔۔۔"

اس نے فوراً بک بند کرتے تکیے کے نیچے رکھی تھی۔۔۔

اس کے شوہر کو لوگ ہاشم دادا کے نام سے جانتے تھے۔۔۔ ظالموں کے لیے وہ بہت زیادہ سفاک تھا۔۔۔ اس کے اپنے گھر والے اس شخص کو نجانے کتنے برے ناموں سے پکارتے تھے۔۔ ہر وقت اسے سب کے منہ سے زرداد ہاشم خان کے لیے نجانے کتنی بددعائیں سننے کو ملتی تھیں۔۔۔۔

جو کبھی کبھی اس کا دل چیر کر رکھ دیتی تھیں۔۔۔ وہ خود سمجھ نہیں پاتی تھی کہ اس شخص کا قصور کیا تھا۔۔۔

زرداد نے اس سے زبردستی نکاح تو نہیں کیا تھا۔۔۔ اس کے گھر والوں کا فیصلہ تھا یہ۔۔۔

ازنا اس شخص کے حوالے سے اپنے دل میں کوئی فیلنگز نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جب بھی اس کا ذکر آتا تھا دل عجیب سی تال پر دھڑکنے لگا جاتا تھا۔۔۔ جو بات اسے خوفزدہ کر دیتی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رحمت منزل "کا ہر فرد بس یہی مانتا تھا کہ وہ ایک کریمنل ہے۔۔۔ جس کی سزا سزائے موت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتی۔۔۔

ازنا کو بھی ہمیشہ ہاشم دادا کے بارے میں ایک کریمنل کے طور پر ہی متعارف کروایا گیا تھا۔۔۔

ازنا کی زندگی کبھی بھی نارمل نہیں رہی تھی۔۔۔ اسے شروع دن سے لے کر اب تک سپیشل پروٹوکول میں ہی رکھا جاتا تھا۔۔۔

اور اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ہاشم دادا اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔۔ وہ اسے مارنا چاہتا ہے۔۔۔

مگر ازنا نے ہمیشہ ہاشم دادا کے روپ میں اس خوبرو شخص کو دیکھا تھا۔۔۔ جو پوری طرح اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر ازنا کو کافی حد تک اس کی پہچان ہوچکی تھی۔۔۔ وہ عمر میں اس سے چھ سات سال ہی بڑا لگتا تھا۔۔۔۔

تو پھر بھلا بچپن سے لے کر اب تک وہ شخص اس کا جانی دشمن کیسے ہوسکتا تھا۔۔۔

اگر وہ اس کا جانی دشمن تھا تو اس کے گھر والوں نے ایسے شخص سے اس کا نکاح کیوں کیا تھا۔۔۔

لیکن ایک بات جو اس کے لیے شدید حیرت کی باعث تھی وہ یہ تھی کہ جو شخص اس کا جانی دشمن تھا وہ ہمیشہ اسے بچانے کیوں آتا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب اٹھنے والے ہاتھوں کو توڑ کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

ازنا کو اس سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔

مگر آہستہ آہستہ وہ ڈر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک عجیب سے احساس میں تبدیل ہونے لگا تھا۔۔ جس احساس کو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ کیونکہ اسے اپنے گھر والوں کے منہ سے نکلتی اس شخص کے لیے بددعائیں بے چین سا کر دیتی تھیں۔۔۔۔۔۔

مگر ہمیشہ ہر ملاقات کے بعد اسے اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے عجیب سا تاثر نظر آتا تھا۔۔۔ جسے دیکھ وہ سمجھ نہیں پاتی تھی کہ وہ اس انسان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے۔۔۔

اس شخص سے اس کی تین سے چار ملاقاتیں ہوچکی تھیں۔۔ ہر ملاقات میں وہ اسے ایک نئی اذیت سے دوچار کردیتا تھا۔۔۔

ازنا کا دماغ ہر بار پہلے سے زیادہ الجھ جاتا تھا۔۔۔

اسے پہلی ملاقات میں ہی پتا چل چکا تھا کہ یہ شخص اس کا شوہر ہے۔۔۔۔

جو بات اس کے گھر والوں نے اس سے چھپائی تھی۔۔۔

لیکن وہ جب بھی اس شخص کے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔ اسے تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔۔۔ جو تحفظ اسے اپنے گھر میں بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کی قربت اسے فراہم کرتی تھی۔۔۔۔

ازنا یوسف زئی واپس رحمت منزل میں آچکی تھی۔۔۔ جہاں سب لوگ ہی اسے بہت محبت سے ملے تھے۔۔۔ مگر اس کے واپس لوٹنے پر گھر کے بہت سارے لوگوں کے چہروں پر خوف کی پرچھائیاں بھی چھا گئی تھیں۔۔

ازنا کے ساتھ رہنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔

گھر کے کچھ لوگوں کے بدلتے رویے ازنا کو ہرٹ کررہے تھے۔۔۔ اس کی چچی اپنے بیٹوں کو ازنا سے دور رکھے ہوئے

تھیں۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ازنا کے سر پر منڈلاتا خطرہ ان کے بیٹوں کو اپنی لپیٹ میں لے۔۔۔

جیسے عایان کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

ازنا کو وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک لگی تھیں۔۔۔

مگر اسے اپنی قسمت پر رونا آتا تھا۔۔ جس کی زندگی نارمل لوگوں کی طرح بالکل بھی نہیں لکھی گئی تھی۔۔۔

جسے بس سونے کے پنجرے میں ہی قید کر دیا جاتا تھا۔۔۔ جہاں اس کی ساری خواہشات حسرتیں بن کر اس کے سینے میں ہی دم توڑ جاتی تھیں۔۔۔

طارق بھا کے نام کا سایہ بچپن سے لے کر اب تک اس کے سر پر موت کی طرح منڈلاتا آرہا تھا۔۔۔ وہ اب تھک چکی تھی۔۔ کبھی کبھی اس کا دل چاہتا تھا خود کو ختم کرکے اس عذاب سے جان چھڑوا لے۔۔۔۔

"ارے آپ تیار نہیں ہوئیں۔۔۔ آپ نہیں چلیں گے ہمارے ساتھ۔۔۔۔؟"

ازنا کسملندی سے بیڈ پر پڑی تھی جب اسکی ماما نے اس کے پاس آتے پیار سے پچکارا تھا۔۔۔

وہ اس وقت پرپل کلر کی ساڑھی میں ملبوس اپنے بھانجے کی شادی میں جانے کے لیے بالکل تیار کھڑی تھیں۔۔۔

"نہیں ماما میرا بالکل بھی دل نہیں کر رہا ہے۔۔۔ آپ سب چلیں جائیں میں گھر پر ہی آرام کروں گی۔۔۔ اور پلیز سب سے کہیئے گا واپس آکر مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔۔۔۔"

ازنا نے جواب دینے کے ساتھ ہی کمبل سر تک تان لیا تھا۔۔۔ اس کا بہت دل تھا کہ وہ بھی سب کی طرح آزادی سے باہر نکلے۔۔۔ گھومے پھرے۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ باہر نکلتی تھی۔۔۔ اس کے چاروں جانب گارڈز کی پوری فوج موجود ہوتی تھی۔۔۔ لوگوں کی خود پر اٹھتی نگاہیں اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر دیتی تھیں۔۔۔ اس لیے اب اس نے باہر جانا اور لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ اب اپنے ہی گھر والوں کے بیچ ہی مشکوک ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ اس لیے وہ زیادہ تر خود کو کمرے میں بند رکھتی تھی۔۔۔

روبینہ بیگم نے اذیت بھرے انداز میں اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر خاموشی سے روم سے نکل آئی تھیں۔۔۔

وہ لوگ چاہ کر بھی ازنا کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ازنا کو گاڑیوں کے گیٹ سے نکلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ ازنا کی آنکھ سے آنسو گر کر تکیے میں جذب ہوا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج بہت دنوں بعد رحمت منزل میں رونق اتری تھی۔۔۔ سالک یوسف زئی کے بڑے بیٹے روحان کی شادی تھی۔۔۔۔ سیکورٹی کے تحت سارے انتظامات گھر کے اندر ہی کیے تھے۔۔۔۔

آج بہت دنوں کے بعد ازنا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

روبینہ بیگم نے اس کی پسند کو دھیان میں رکھتے پرپل اور ییلو کلر کا انتہائی خوبصورت لہنگا تیار کروایا تھا اس کے لیے۔۔۔

جس میں وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

بالوں میں پھولوں کی مدد سے چٹیا بنا کر آگے کی جانب ڈال رکھا تھا۔۔۔

ساتھ ہی پھولوں کا زیور پہنے۔۔۔ ہلکے سے میک اپ میں ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ مگر اس کے ہیوی دوپٹے نے اس نازک جان کو ضرور مشکل میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

وہ بار بار دوپٹہ درست کرتی۔۔۔ اور وہ پھر سے پھسل جاتا۔۔۔

ازنا آخر کار زچ ہوتی ایک کرسی پر ٹک کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

روبینہ بیگم کتنی بار اس کی نظر اتار چکی تھیں۔۔۔ مگر اس کی یہ دلفریب مسکراہٹ دیکھ کر کسی کا دل نہیں بھر رہا تھا۔۔۔

وہ سب چاہتے تھے ازنا ایسے ہی ہنستی مسکراتی رہے۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے اس کی یہ مسکراہٹ آج بھی اسے راس نہیں آنے والی تھی۔۔۔

رحمت منزل میں جہاں اندر شہنائیاں بج رہی تھیں۔۔۔ وہیں باہر آغا کے آدمی چاروں جانب سے گھیرا تنگ کر چکے تھے۔۔۔

اکمل یوسف زئی کے کھڑے کیے گئے گارڈز کو آہستہ آہستہ ختم کیا جارہا تھا۔۔۔

"ازنا تم بھی ڈانس کرو۔۔۔ اتنا پیارا ڈانس کرتی ہو تم۔۔۔۔"

ازنا دلہن کے ساتھ پھولوں سجے جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔ جب اسی کی کزنز نے اسے کھینچ کر اٹھایا تھا۔۔

وہاں مہندی کی رسومات میں اس وقت صرف خواتین ہی موجود تھیں۔۔۔ گھر کے تمام مرد اس وقت الگ کمرے میں موجود خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

احتیاط کے پیش نظر شادی بہت سادگی سے رکھی گئی تھی۔۔۔

سب کے اصرار پر ازنا اپنے دوپٹے کو کمر پر باندھے درمیان میں آئی تھی۔۔۔ جہاں باقی سب کزنز ڈانس کر رہی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے اس ہال نما کمرے کی کھڑکی کے باہر ایک نقاب پوش آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

پردہ ہٹانے پر سامنے کا منظر دیکھ اس کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ جہاں سامنے ہی وہ حسین دوشیزہ سر سے پیر تک سجی سنوری۔۔۔ جھومنے میں مصروف تھی۔۔۔

اس شخص نے فوراً چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ کہیں کوئی اس کی بیوی کو اس روپ میں دیکھ تو نہیں رہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی نظر ہال کمرے کے دروازے میں سے پردے کے پیچھے سے سر نکالے کھڑے ملازم پر پڑی تھی۔۔۔

جو دیکھ اس بیسٹ نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اور وہیں کھڑے کھڑے نشانہ داغ دیا گا۔۔۔

جو سیدھا اس شخص کے وجود میں پیوست ہوا تھا۔۔۔ اس کی سلنسر لگی گن کی آواز کسی کو نہیں آئی تھی۔۔۔

مگر عین دروازے میں گرتے خون میں لت پت شخص کو دیکھ وہ سب خواتین چیخ اٹھی تھیں۔۔۔

جبکہ وہاں موجود ازنا کی نگاہوں نے بے اختیار چاروں جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور فوراً سے بھی پہلے دوپٹہ اتار کر اپنے وجود کو لپٹ لیا تھا۔۔۔۔

زرداد نے بہت غور سے اس کی یہ حرکت ملاحظہ کی تھی۔۔۔

تمام مرد حضرات بھی اپنی بندوقیں اٹھائے بھاگتے ہوئے وہاں آئے تھے۔۔۔

اس ملازم کو اٹھا کر ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔۔

زرداد وہاں سے پلٹا تھا۔۔۔ اسے شاید جو خبر ملی تھی وہ جھوٹی خبر تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ زرا آگے ہوا۔۔۔ اس کے کانوں میں ازنا یوسف زئی کی دلخراش چیخ سنائی دی تھی۔۔۔

وہ فوراً واپس پلٹا تھا۔۔۔ جہاں سامنے ہی اس کا باپ ازنا کے سر پر بندوق رکھے۔۔۔ اس کے بالوں کو جکڑے کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

زرداد نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"اگر اپنے باقی خاندان والوں کی سلامتی چاہتے ہو تو اپنی اس بیٹی کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔"

آغا اکمل یوسف زئی سے مخاطب تھا۔۔۔

جو اپنی جگہ ساکت سے کھڑے ازنا کو ایک بار پھر سے خطرے کے منہ میں جاتے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ازنا نے بھیگتی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا۔۔۔

اس کے دل نے شدت سے ایک شخص کو پکارا تھا۔۔۔

وہی اس کے بابا کو اس اذیت سے نکال سکتا تھا۔۔۔

اتنی سی دیر تھی جب وہ شخص اپنے مخصوص انداز میں گولیاں برساتا اندر داخل ہوا تھا۔۔ اور آغا کے وہاں موجود لوگوں کی گردنیں اڑاتا چلا گیا تھا۔۔۔

آغا نے خوفزدہ نگاہوں سے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی بندوق کا رخ اب اس کی جانب تھا۔۔۔

رحمت منزل میں خون کی ندیاں بہتے دیکھ وہاں موجود لوگوں کی روحیں کانپ گئی تھیں۔۔۔ وہ سب آج پہلی بار اپنی آنکھوں کے سامنے ایسے انسانوں کا خون بہتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

ازنا تو بالکل بے ہوش ہونے کو آگئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ زرداد آغا پر گولی چلاتا۔۔۔ نوریز پتا نہیں کہاں سے آکر اپنے باپ کی ڈھال بن کر کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔ شاید اب اسے بھی یقین ہوچکا تھا کہ اس کا بڑا بھائی اس پر کسی صورت گولی نہیں چلائے گا۔۔۔۔

"آگے سے ہٹ جاؤ نوریز۔۔۔۔"

زرداد غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔

جبکہ اکمل یوسف زئی حیرت زدہ سے کھڑے زرداد کو اپنے باپ اور بھائی کا مقابلہ کرتے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"آغا لڑکی کو زرداد کے حوالے کردو۔۔۔"

نوریز نے زرداد پر بندوق تانے اپنے باپ کو پکارا تھا۔۔۔ جس کی خود جان پر بن آئی تھی۔۔۔

وہاں موجود تمام لوگ سانسیں روکے یہ خونی منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

جب آغا نے اپنی جان بچاتے ازنا کو زرداد کی جانب دھکیل دیا تھا۔۔۔

زرداد نے بازو وا کرتے۔۔۔ فوراً سے ازنا کو اپنی گرفت میں لیتے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ وہ سہمی خوفزدہ سی اس کے سینے میں سما گئی تھی۔۔۔

اس کے آنسوؤں کی نمی اور بھیگی سانسیں اپنے سینے پر محسوس کرتے زرداد کی نظریں پل بھر کے لیے بھٹک گئی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے آغا نے اس پر فائر کر دیا تھا۔۔۔ جو زرداد پر نہیں بلکہ اس کی گرفت میں قید ازنا پر تھا۔۔۔

مگر زرداد نے بروقت الرٹ ہوتے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ گولی ازنا کے بجائے اس کے محافظ بنے کھڑے زرداد کا کندھا چیرتی نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ اپنے ماتھے پر خون کی بوندیں محسوس کرتے ازنا کے ہونٹوں سے چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ اپنے حواس کھوتی زرداد کے سینے پر ہی لڑھک گئی تھی۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ ہی جانتے تھے کہ ازنا یوسف زئی کی جان خطرے میں تھی۔۔۔ مگر ان میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا اسے بچانے کے لیے۔۔۔۔

جن لوگوں کو بچپن سے لے کر اب تک ماما بابا کہتی آئی تھی۔۔ وہ بھی آج اجنبیوں کی طرح ایک کونے میں کھڑے اپنی جان بچانے کی فکر میں تھے۔۔۔

یہ بات اس کے دل کو بہت بڑی طرح سے زخمی کر گئی تھی۔۔۔

آغا اور نوریز زرداد کو گولی لگتی دیکھ وہاں سے بھاگ نکلے تھے۔۔۔

جبکہ اکمل یوسف زئی نے آگے بڑھ کر زرداد کی گرفت سے ازنا کو تھام لیا تھا۔۔۔

زرداد نے قہر بار نگاہوں سے اکمل یوسف زئی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اکمل یوسف زئی فوراً سے اس کی جانب سے نگاہیں چرا گئے تھے۔۔۔

جبکہ وہ ایک آخری نظر ازنا کے وجود پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ زرداد کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جس کے بعد رحمت منزل کا ہر فرد اپنی جگہ چور سا بن گیا تھا۔۔۔

ازنا کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ سہم چکی تھی۔۔۔ اس کی حالت دیکھ رحمت منزل کا ہر فرد آنسوؤں میں

بھیگ گیا تھا۔۔۔ یہ لڑکی انہیں ہمیشہ سے عزیز تھی۔۔ لیکن اب آہستہ آہستہ بوجھ لگنے لگی تھی۔۔۔

ازنا اندر بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ جبکہ باہر سب لوگ اکمل یوسف زئی اور روبینہ بیگم کو گھیرے بیٹھے تھے۔۔۔

وہ چاہتے تھے کہ ازنا کو زرداد کے حوالے کر دیا جائے۔۔۔

ان سے زیادہ بہتر تو وہ اس کی حفاظت کر سکتا تھا۔۔ تو پھر اپنے پاس رکھ کر وہ اپنے ساتھ ساتھ ازنا کی زندگی بھی خطرے میں کیوں ڈالتے۔۔۔

آج پہلی بار اکمل یوسف زئی کو بھی ان سب کی باتیں کافی حد تک بہتر لگی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاشم دادا کا بنگلہ چھ منزلوں پر مشتمل انتہائی خوبصورت اور سب سے منفرد عمارت کی صورت بنایا گیا تھا۔۔۔ جس کی چھٹی منزل پر آگے کی جانب شیر کا دھاڑتا ہوا فیس بنایا گیا تھا۔۔۔

ہاشم دادا کی طرح اس کے بنگلے کی جانب دیکھنے سے بھی ایک دفع کے لیے خوف پورے وجود میں سرایت کر جاتا تھا۔۔۔

ایک فلور سے دوسرے میں جانے کے لیے لفٹ کا استعمال کیا جاتا تھا۔۔۔ ہر طرف سیکورٹی کیمرے لگائے تھے۔۔۔

اس نے اپنے گھر کے اندر بہت ہی جدید طریقے کی سیکیورٹی کا استعمال کیا تھا۔۔۔

کوئی بھی اجنبی شخص بنا شناخت کے اندر نہیں آسکتا تھا۔۔۔

اسی بنگلے کے گراؤنڈ فلور پر زندان خانہ بنایا گیا تھا۔۔۔ جس میں پچھلے ایک مہینے سے فائقہ کو قید کیا گیا تھا۔۔۔

زرداد نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں پوچھا تھا کہ وہ اب تک زندہ بھی ہے یا نہیں۔۔۔ وہ شخص بہت زیادہ سفاک تھا۔۔۔

جس سے دل لگا کر فائقہ نے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیا تھا۔۔۔

تھرڈ فلور پر زرداد کا پرسنل بیڈ روم تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی ایک خاص کمرہ۔۔۔ جسے وہ سب بلیک روم کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔

وہاں زرداد کے سوا کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

اس میں زرداد کی ساری حساس معلومات موجود تھی۔۔۔

جسے وہ کسی کے ہاتھ لگنے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اس لیے وہ وہاں کسی کو نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔

بلیک روم کے بالکل سامنے ایک اور کمرہ تھا۔۔۔ جہاں شراب کی بوتلوں کا ڈھیر جمع کیا گیا تھا۔۔۔ وہ ایریا کسی بار یا کلب کی طرح لگتا تھا۔۔۔۔

مگر زرداد جب بھی شدید زہنی اذیت کا شکار ہوتا تھا۔۔۔ تو وہ وہیں جاتا تھا۔۔۔ پوری پوری رات وہ شراب پیتے گزار دیتا تھا۔۔ مگر سکون اسے پھر بھی نہیں مل پاتا تھا۔۔۔

"سر فائقہ کی سزا آج ختم ہوجانی ہے۔۔۔۔ اسے باہر نکال لیں۔۔۔"

صفدر باقی سب کے کہنے پر ڈرتا ڈرتا اس سے پوچھنے آیا تھا۔۔۔

"ہمم نکال دو اسے۔۔۔۔ اسے کہنا کوشش کرے وہ میرے سامنے نہ آئے۔۔۔۔"

ریوالونگ چیئر پر جھولتے وہ اسکی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔

اس کے مان جانے پر صفدر نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔

"سر وہ اکمل یوسف زئی کی کال آئی تھی۔۔۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

صفدر کی بات پر منہ کی جانب لے جاتی شراب کی بوتل ہوا میں ہی معلق ہوئی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ ہونٹوں سے لگاتے تلخی سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

"تو آخر اکمل یوسف زئی نے ہار مان لی۔۔۔۔"

زرداد کی نگاہوں کے سامنے ازنا کا وہ آنسوؤں میں بھیگا سراپا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر صفدر کو فون ملانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی آج بہت ہی عزت و احترام کے ساتھ اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

"بولیں سسر جی میں سن رہا ہوں۔۔۔۔"

زرداد نے وافر مقدار میں شراب پی رکھی تھی۔۔۔ مگر وہ چاہے جتنی بھی شراب پی لے پھر بھی اپنے حواسوں میں ہی رہتا تھا۔۔۔۔

"میں چاہتا ہوں تم ازنا کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی کو اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنے باقی خاندان والوں کی زندگی کی خاطر یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔۔۔

"ارے آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔؟؟ اپنی بیٹی کو ایک درندے کو سونپنا چاہتے ہیں۔۔۔ کیا یہ سارے باپ ہی ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔۔ مجھے لگا تھا صرف میرا باپ ہی بے ضمیر اور بے غیرت ہے۔۔۔ مگر آج تو آپ نے بھی ثابت کردیا کہ آپ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔۔۔"

زرداد ہاشم خان نے آج تک اپنے باپ کا لحاظ نہیں رکھا تھا۔۔۔ اس انسان کا کیسے رکھتا۔۔۔

اسے دوغلے لوگوں سے شدید نفرت تھی۔۔۔

اکمل یوسف زئی سے اسے پہلے سے بھی کئی زیادہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر اکمل یوسف زئی کا چہرا احساس توہین سے لال ہوا تھا۔۔ مگر وہ اس فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم ازنا کو اس طرح یہاں سے لے کر جاؤ کہ اسے لگے کہ تم اسے ہماری مرضی کے بغیر زبردستی لے کر جارہے ہو۔۔۔ اگر اسے پتا چل گیا کہ ہماری رضامندی اس میں شامل ہے تو میری بیٹی ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔ وہ بہت نازک ہے یہ بات برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی نے ڈرتے ڈرتے ایک اور شرط بھی رکھی تھی۔۔۔

جو زرداد کو مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔

"تمہیں کس نے کہا میں تمہاری بیٹی کو لینے آؤں گا اکمل یوسف زئی۔۔۔؟؟ مجھے اس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ نہ میں اسے اپنے ساتھ رکھنے کا خواہشمند ہوں۔۔۔ میں صرف تم سے انتقام لینے کی خاطر تمہیں اور تمہارے خاندان کو ٹارچر کر رہا تھا۔۔۔ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم جیسا خود غرض انسان کب اپنی خودغرضی دکھائے گا۔۔۔ ویسے ایک بات سچ سچ بتانا۔۔۔ اگر ازنا یوسف زئی تمہاری سگی بیٹی ہوتی تو کیا اسے بھی ایسے ہی مجھ جیسے درندے کے آگے پیش کر دیتے۔۔۔

جو کب اپنے مقابل انسان کو کاٹ کر پھینک دے اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔ اتنا وحشی حیوان ہوں میں۔۔ پھر بھی اس لڑکی

کو میرے حوالے کرنے کا فیصلہ کر دیا۔۔۔ جسے اپنی سگی بیٹی کہتے ہو تم۔۔۔ تف ہے تم پر۔۔۔۔"

زرداد ہاشم خان نے اکمل یوسف زئی سے اپنا انتقام پورا کر لیا تھا۔۔۔۔

اب وہ ازنا یوسف زئی کو طلاق دے کر اپنی زندگی سے نکال پھینکنے والا تھا۔۔۔ اسے کسی بھی انسان کو اپنی زندگی سے وابستہ نہیں کرنا تھا۔۔۔

مگر نجانے کیوں بار بار وہ دو روئی روئی گلابی آنکھیں اس کے سامنے آتیں اس کا سکون غارت کر دیتی تھیں۔۔۔

"کیا تکلیف ہے اس لڑکی کو۔۔۔ ؟؟؟"

زرداد نے وحشت کے عالم میں شراب کی بوتل دیوار پر دے ماری تھی۔۔۔

وہ اپنی گن نکالتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کے روبرو جاکر اسے اپنے زندگی سے نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ تاکہ آئیندہ وہ لڑکی اس کے زہن میں کبھی نہیں آئے۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ وہاں جاکر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرنے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا نے اس واقع کے بعد سے خود کو کمرے میں ہی بند کرلیا تھا۔۔۔ اسے سب گھر والے خود سے کھنچے کھنچے سے معلوم ہوئے

تھے۔۔۔ وہ خود کو ان سب کی خوشیوں کا قاتل سمجھنے لگی تھی۔۔۔ جب بھی اس گھر میں کوئی خوشحالی آتی تھی۔۔

وہ ان سب کی خوشیوں کو اداسی میں بدل دیتی تھی۔۔ اگر اس کی وجہ سے اس گھر میں کسی کو نقصان پہنچا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پائے گی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ان سب لوگوں کی مجرم نہیں بلکہ یہ سب اس کے مجرم تھے۔۔۔ وہ تو ان سب کی ڈھال بن کر کسی مہرے کی طرف استعمال کی جارہی تھی۔۔

ازنا اس وقت سادہ سے سیاہ رنگ کے شیفون کے جوڑے میں دوپٹے کو نماز کے سٹائل میں لپیٹے جائے نماز پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے زرداد ہاشم خان نے اس کے ٹیرس پر قدم رکھا تھا۔۔۔ بنا آہٹ پیدا کیے وہ ٹیرس کا دروازہ کھولتا۔۔۔ اس کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جب سامنے ہی ازنا اسے جائے نماز پر کھڑی پورے خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتی دکھائی دی تھی۔۔۔

اس کا پورا دھیان نماز کی جانب تھا۔۔۔

اسے کمرے میں زرداد کی موجود کا احساس نہیں ہوسکا تھا۔۔

جو اسے نماز پڑھتا دیکھ عجیب سے احساس کا شکار ہوا تھا۔۔۔ بہت عرصے بعد وہ اپنے سامنے کسی کو نماز پڑھتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سالوں پہلے اس نے اپنی ماں کو ایسے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔۔۔۔

حیرت انگیز طور پر وہ بیسٹ نما انسان اس لڑکی کو ڈسٹرب کیے بغیر بیڈ پر آن لیٹا تھا۔۔۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے۔۔۔ دونوں بازوں سینے پر باندھے وہ اسے تکے جارہا تھا۔۔۔

ازنا پوری طرح سے اس کے سامنے تھی۔۔۔ زرداد کی نظریں جائے نماز میں دھنسے اس کے گلابی نرم و گداز پیروں پر پڑی تھی۔۔

ازنا کا باقی وجود اس کے بڑے سے دوپٹے میں ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

زرداد کو اسے نماز پڑھتے دیکھ ایک عجیب سا سکون محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ سکون جو شراب کی نجانے کتنی بوتلیں پہ جانے کے بعد بھی اس کے دماغ کو نہیں مل پاتا تھا۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد ازنا اپنے رب کی بارگاہ میں دونوں ہاتھ اٹھائے اس سے نجانے کیا مانگنے لگی تھی۔۔۔ بے اختیار زرداد کا دل چاہا تھا کہ کاش اس کی دعاؤں میں وہ بھی شریک ہو۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنی سوچ پر مسکرا دیا تھا۔۔۔ وہ اتنا خوش قسمت کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔ اور نہ اس نے اس لڑکی کے ساتھ

کبھی اتنا اچھا سلوک رواں رکھا تھا کہ وہ اس کے لیے دعائیں مانگتی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ دونوں ہاتھوں میں چہرا چھپائے پھوٹ پھوٹ کر روتی زرداد کے دل کو بے چین سا کر گئی تھی۔۔ وہ اس بری طرح سے کیوں رو رہی تھی۔۔۔

ایک پل کے لیے زرداد کا دل چاہا تھا کہ وہ اٹھ کر اسے چپ کروائے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے خود پر بے حسی کی چادر چڑھا گیا تھا۔۔۔

بہت دیر رونے کے بعد اپنا دل ہلکا کرتی ازنا جیسے ہی جائے نماز فولڈ کرتے۔۔۔ اپنے دوپٹے کو گردن سے ڈھیلا کرتے اٹھی۔۔۔

اپنے بیڈ پر براجمان شخص کو دیکھ۔۔۔ اس کی سانسیں حلق میں اٹکی تھیں۔۔۔

دوپٹے سے ہاتھ ہٹ کر اس کے پہلو میں آن گرا تھا۔۔۔

وہ دور کھڑی تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

اس کا آنسوؤں سے بھیگا گلابی چہرا، کپکپاتے ہونٹ اور لرزتی پلکیں قیامت خیز منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔

زرداد اپنی جگہ سے اٹھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ ازنا کا دوپٹہ اس کے سلکی بالوں سے پھسلتا کندھوں پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"کیا ہوا جو دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی۔۔۔۔ ؟؟"

زرداد اس کی آنکھوں میں پوشیدہ خوف دیکھ اس کے بالکل سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا نے اس کے مقابل آنے پر فوراً اپنی نگاہیں اس کے خوبرو چہرے سے پھیر لی تھیں۔۔ وہ اسے کیا بتاتی کہ اس نے اپنے رب سے کیا مانگا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان یہاں اس لڑکی کو طلاق دینے کے ارادے سے آیا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اس کے پرنور چہرے کے حصار میں جکڑا سب کچھ بھول چکا تھا۔۔۔

کیا اس لڑکی کو اپنی زندگی سے نکال کر وہ ٹھیک فیصلہ کرنے والا تھا۔۔۔ اچانک سے اس کے دل نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"میرے روم میں کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔؟ پلیز چلیں جائیں یہاں سے۔۔۔ مجھے آپ کی صورت سے بھی نفرت محسوس ہورہی ہے۔۔۔"

ازنا نے اس کی جانب سے رخ موڑتے شدید بے بسی کے عالم میں کہا تھا۔۔۔وہ ایسا بولتے اندر ہی اندر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کی وحشت سے وہ بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔

ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جب زرداد نے اس کی کلائی دبوچ کر اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

زرداد کے منہ سے آتی شراب کی سمیل سے ازنا نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔۔

یہ شخص شراب بھی پیتا تھا۔۔

ازنا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسل آیا تھا۔۔۔

اس نے آج تک کبھی کسی چیونٹی تک کو تکلیف نہیں پہنچائی تھی۔۔۔ کوئی ناپاک کام نہیں کیا تھا۔۔۔ پھر اس کی قسمت میں ایسا درندہ صفت شخص کیوں لکھا تھا اس کے رب نے۔۔۔

ازنا کے دل سے شکوہ نکلا تھا۔۔۔

"تم بیوی ہو میری۔۔۔ میں یہاں آسکتا ہوں۔۔۔ تمہیں دیکھ سکتا ہوں۔۔ چھو سکتا ہوں۔۔۔ تم سمیت کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ مجھے روک کر دکھائے۔۔۔"

اس کی گردن سے چپکے بالوں کو ہٹاتے وہ اسے اپنے سے بالکل قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ازنا خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

ازنا کا سوال پوچھنا اس شخص کو ضد سی دلا گیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے وجود پر اس کی ملکیت تھی۔۔۔ یہ احساس اسے عجیب سے سرور سے روشناس کروا دیتا تھا۔۔۔

وہ اسے طلاق دے کر اس ملکیت سے دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔

ایک سیکنڈ لگا تھا اسے اپنا ارادہ بدلنے میں۔۔۔ اس لڑکی میں اسے ایک عجیب سی کشش محسوس ہوتی تھی۔۔۔ جو اسے اپنی جانب کھینچتی تھی۔۔۔۔ وہ خود ہی اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

"مجھے دوغلے اور منافق لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔ اس لیے میں بھی تم سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گا۔۔۔ میں یہاں تمہیں طلاق دینے آیا تھا۔۔۔۔"

اس کے ہونٹوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھوتے اس زرداد نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

اس نے بے یقینی کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم حیران ہورہی ہوگی کہ تمہاری دعا اتنی جلدی کیسے قبول ہوگئی۔۔۔ ابھی اپنے رب سے یہی مانگ رہی تھی نا۔۔ کہ تمہاری جان مجھ سے چھوٹ جائے۔۔۔۔"

اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں جھانکتے وہ اس کو گڑگڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ وہ جب بھی اپنی سیاہ مقناطیسی آنکھوں کو

اس کی آنکھوں میں گاڑھتا تھا ازنا کو اپنا آپ اس کے سحر میں جکڑتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

ازنا اب بھی کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ وہ اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس شخص کے آگے کچھ بولنا اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔۔۔ مگر وہ اسے طلاق دے رہا تھا۔۔۔ یہ بات ازنا یوسف زئی کے دل کو ایک نئے درد سے روشناس کروا گئی تھی۔۔۔

اس نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو اس حیوان کے سامنے بہنے سے روکا تھا۔۔۔ وہ اپنی ذات کا اب مزید تماشہ بنتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"مگر اب میرا ارادہ بدل چکا ہے۔۔۔ اب میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔۔۔ کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری چھوڑی گئی شے کو کوئی اور استعمال کرے۔۔۔ تم اب پوری زندگی میری قید میں رہو گی۔۔۔۔"

زرداد ہاشم خان نے انتہائی سفاکی کے ساتھ اسے انسان سے بے جان شے بنا دیا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے والا تھا۔۔۔ اس کی بات سن کر ازنا کی آنکھوں میں خوف سا ابھرا تھا۔۔۔ اس شخص کی چند سیکنڈز کی موجودگی برداشت سے باہر ہوتی تھی۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس درندے کے ساتھ رہنا کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اس کا وحشت ناک لمس ایک بار برداشت کرچکی تھی۔۔ اس کی نازک جان میں اس شخص کی درندگی سہنے کا حوصلہ نہیں تھا۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں آنا۔۔۔"

ازنا اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔ یہ شخص نجانے اسے کہاں پر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ اس سے اپنی کلائی آزاد کروانے کے لیے مزاحمت کرتی بری طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔ مگر زرداد نے اسے کی گردن کی ایک مخصوص نس دباتے اسے مزید مزاحمت کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے حواس کھوتی اس کی بانہوں میں ڈھے گئی تھی۔۔۔

زرداد اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے دروازے کے راستے روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔

جہاں باہر اس کے خاندان کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔ اکمل صاحب ازنا سے ملنے کی خاطر آگے بڑھے تھے۔۔ مگر زرداد نے ان میں سے کسی کو بھی یہ موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ ازنا کے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھائے رحمت منزل سے نکل آیا تھا۔۔۔

اچھا تھا کہ وہ لڑکی بے ہوش تھی۔۔۔ اگر ہوش میں ہوتی تو اپنے گھر والوں کا یہ سفاکی بھرا روپ نہ دیکھ پاتی۔۔۔۔

زرداد ہاشم خان اس لڑکی کو یوں ہی بانہوں میں اٹھائے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی اسے لٹانے کے لیے بیڈ کی

جانب جھکا اس کی نظر اپنے گریبان پر پڑی تھی۔۔ جسے ازنا نے اپنی مضبوط گرفت میں پکڑ رکھا تھا۔۔۔

زرداد کے چہرے کے زاویے غصے کے عالم میں فوراً تبدیل ہوئے تھے۔۔۔ اس نے کافی سختی سے ازنا کا ہاتھ پکڑ کر دور جھٹک دیا تھا۔۔۔

اگر یہ حرکت اس لڑکی نے اپنے پورے ہوش و حواس میں کی ہوتی تو اس وقت اس کا ٹھکانہ زندان خانہ ہوتا۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر بنا مزید ایک نظر ڈالے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جیسے اگر پلٹ کر اس کے حسین سراپے کو دیکھ لیا تو پتھر کا ہو جائے گا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فائقہ کو زندان خانے سے نکال لیا گیا تھا۔۔۔ مگر پوری طرح ہوش و حواس میں لوٹتے جو خبر اسے ملی تھی اس نے فائقہ کا سکون پوری طرح سے چھین لیا تھا۔۔۔

زرداد اپنی بیوی کو یہاں لے آیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت زرداد کے بیڈ روم میں تھی۔۔۔ یہ خبر سن کر فائقہ کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔۔

"فائقہ اب کی بار کچھ غلط مت کرنا۔۔۔۔ معافی نہیں ملے گی۔۔۔ تم خود کو سر کی نظروں میں مزید گرا دو گی۔۔۔۔"

نسیمہ بی بی نے سر پکڑ کر روتی فائقہ کو دیکھ اسے سمجھایا تھا۔۔۔

جو ہر بار جذبات میں آکر کوئی الٹی سیدھی حرکت ضرور کر جاتی تھی۔۔۔

نسیمہ بیگم زرداد کی بہت پرانی ملازمہ تھیں۔۔۔ وہ انہیں کافی عزت دیتا تھا۔۔۔ اس کی ماں کے بعد نسیمہ بیگم نے ہی اسے پالا تھا۔۔۔ نسیمہ بیگم اسے بالکل اپنے سگے بیٹوں کی طرح محبت کرتی تھیں۔۔

انہیں زرداد سمیت وہاں سب ہی اماں کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔۔

وہ سب کا ہی بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں۔۔۔

مگر وہ زرداد کو ہمیشہ سے سر کہہ کر کی پکارتی تھیں۔۔۔

"اماں کیا سر کو ایک بار بھی مجھ سے محبت محسوس نہیں ہوئی۔۔ کیا میری محبت اتنی کمزور ہے جو سر کے دل تک نہیں پہنچ پائی۔۔۔ وہ اس پرائی لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر اپنے کمرے میں لے آئے۔۔۔ جو ان کے دشمنوں کی بیٹی ہے۔۔۔"

فائقہ اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتی ان سے سوال کرتے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری محبت ان کے دل تک اس صورت میں پہنچ پاتی نا جب ان کا دل اس احساس سے خالی ہوتا۔۔۔ جب ان کے دل میں کسی اور کے لیے محبت ہے تو وہ تمہاری محبت کو کیسے قبول کرسکتے تھے۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم کی بات پر فائقہ نے بے یقینی بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ سر اس لڑکی سے محبت نہیں کرتے۔۔۔۔ آپ بے شک پوچھ لیں ان سے۔۔ میں اپنی محبت کی قسم کھا کر کہتی ہوں۔۔ وہ اس محبت سے انکاری ہونگے۔۔۔"

فائقہ ایک دم جذباتی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کا یہ دیوانوں جیسا انداز دیکھ نسیمہ بیگم دھیرے سے مسکرا دی تھیں۔۔۔

"میں جانتی ہوں سر اس بات پر فوری انکار کریں گے۔۔۔ بے شک میں ان کی سگی ماں نہیں ہوں۔۔۔ مگر پالنے والی ماں ضرور ہوں۔۔۔ ان کو بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔ اگر وہ لڑکی ان کی محبت نہ ہوتی تو اس وقت ان کے بیڈروم میں نہ ہوتی۔۔۔ وہ لڑکی ان کے لیے خاص ہے۔۔۔ چاہے وہ پوری زندگی اس بات کا اقرار نہ کریں۔۔ مگر وہ کبھی اسے اپنی زندگی سے جدا نہیں کریں گے۔۔۔ آج تک ہاشم دادا اپنے کسی پلان سے پیچھے نہیں ہٹا۔۔ ان کے پلان میں ازنا کو رخصت کروانا تو تھا ہی نہیں۔۔۔ وہ اسے طلاق دینا چاہتے تھے۔۔۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔۔ پہلی بار وہ اپنے ہی اصولوں کی خلاف گئے ہیں۔۔۔ تو پھر سوچو کوئی خاص بات تو ہو گی ہی۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم نے بہت ہی اچھے سے فائقہ کی ساری امیدیں توڑ دی تھیں۔۔۔

"تم سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہو فائقہ جہاں تمہیں اپنی بربادی کے سوا کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔ اس کے پیچھے مت بھاگو جس کے لیے تم ایک تنکے کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔ بلکہ اسے اپنا لو جو تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم کا اشارہ کس جانب تھا۔۔۔ فائقہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔

مگر وہ ان سب باتوں کو سمجھ کر بھی نہیں سمجھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے سر پر زرداد ہاشم خان کی محبت کا ایسا بھوت چڑھا ہوا تھا۔۔۔ جو اس سے کوئی نقصان کروا کر ہی دم لینے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا پچھلے ایک ہفتے سے اس شخص کے عالیشان روم میں قید تھی۔۔۔۔ صرف ملازمین آکر اسے کھانا دے جاتے تھے۔۔۔

ایک دو بار نسیمہ بیگم اس کے پاس آئی تھیں۔۔۔

مگر وہ شخص تو اسے لاکر شاید بھول ہی چکا تھا۔۔۔

ایک تو بت ہوشی کے عالم میں اسے زبردستی اٹھا کر لایا تھا۔۔۔

دوسرا اب اسے یہاں قید کر دیا تھا۔۔۔

ازنا کو اپنے گھر والوں کی بہت زیادہ یاد آرہی تھی۔۔۔ مگر یہاں کوئی اتنا رحم دل نہیں تھا جو اس کی گھر والوں سے بات کروا سکے۔۔۔ وہاں انسان نہیں بلکہ زرداد ہاشم خان کے اشاروں پر چلنے والے روبوٹ تھے۔۔۔

جو بس وہی کرتے تھے جو ان کا مالک کرنے کا کہتا تھا۔۔۔

اپنے باس کی طرح دل نامی شے ان میں سے کسی کے سینے میں نہیں تھی۔۔۔

"لے جاؤ اسے واپس۔۔۔ مجھے نہیں کھانا یہ۔۔۔ مجھے میرے گھر واپس جانا ہے۔۔۔"

ازنا نے صبح سے نہ تو ناشتہ کیا تھا۔۔ نہ لنچ اور اب ڈنر پر بھی اس کا وہی ایک ہی جواب تھا کہ اسے کھانا نہیں کھانا۔۔۔۔

اس کے بلند آواز میں چلانے پر ملازمہ نے ترحم آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

زرداد باہر ہی تھا۔۔۔ اور شاید اس کا یہ چلانا سن بھی چکا تھا۔۔

وہ آج پہلے ہی شدید غصے میں گھر لوٹا تھا۔۔۔ طارق بھا نے ازنا کی رخصتی کروانے کے بدلے کے طور پر اس کے دو اڈوں پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے زرداد کو بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔۔۔

اس نقصان کا ریزن ازنا یوسف زئی تھی۔۔۔۔

ازنا کا چلانا سن کر زرداد روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا اس کا آنا نوٹ کیے بغیر رخ دوسری جانب موڑے اپنے ہی دھیان میں بولی جارہی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔ اب میں ایک نوالہ بھی نہیں لوں گی۔۔۔ تاکہ میں بھوک سے یہیں مرجاؤں۔۔۔ ویسے بھی میرے مرنے سے یہاں کسی کو کونسا کوئی فرق پڑے گا۔۔۔ اس درندے کو تو بس اپنی درندگی دکھانی ہی آتی ہے۔۔۔ وہ وہی کرے گا۔۔۔۔"

ازنا اپنے کی دھیان میں بولتی پلٹی تھی۔۔۔ جب ملازمہ کی جگہ اسی درندے کو کھڑا دیکھ اس کا کچھ بولنے کے لیے کھلا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔؟؟"

ازنا کے الفاظ ہونٹوں میں ہی دم توڑ گئے تھے۔۔۔

کیونکہ زرداد کے تیور انتہائی خطرناک تھے۔۔۔

"مرنا چاہتی ہو۔۔۔۔؟؟"

زرداد اپنا کوٹ اتارتا شرٹ کے بٹن کھولتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

ازنا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ اسے شرٹ اتارتے دیکھ ازنا کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"مگر ابھی تو تم ایسی ہی کسی خواہش کا اظہار کررہی تھی۔۔۔"

زرداد اس وقت صرف بنیان اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں گن موجود تھی۔۔۔۔

جسے ازنا کی ٹھوڑی پر رکھتے اس نے ازنا کا چہرا اوپر کیا تھا۔۔۔ اس کی ہرنی سی خوفزدہ آنکھوں میں اپنا خوف دیکھ زرداد کو اچھا لگا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔ مگر اس وقت اسے اپنا سارا غصہ زائل ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کہیں یہ لڑکی اس کے سکون کا باعث تو نہیں بننے لگی تھی۔۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔ پلیز میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

ازنا نے بہت ہی نرم آواز میں اس سے فریاد کی تھی۔۔۔

اس شخص کی قربت اسے خوف میں مبتلا کر دیتی تھی۔۔۔اس کے سحر میں جکڑے جانے کا خوف۔۔

"تمہیں اب ہمیشہ کے لیے یہیں پر رہنا ہو گا۔۔۔ اس بات کو جتنی جلدی اپنے دماغ میں بیٹھا لو تمہارے لیے اتنا زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ میری اجازت کے بغیر یہاں سے نکلنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ معاف نہیں کی جائے گی۔۔۔ اور میری دی گئی سزا

برداشت کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہوگی۔۔۔ تم اب یہاں میری غلام ہو۔۔۔ یہ کبھی مت سمجھنا کہ تمہارا شوہر ایک عام انسان ہے۔۔۔ جو تمہارے ساتھ رشتہ نبھائے گا۔۔۔ مجھے لوگ بیسٹ کہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ میں انسانی روپ میں ایک حیوان ہوں۔۔۔ جو کب کاٹ پر پھینک دے۔۔ اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔ تمہاری میرے نزدیک رتی بھر اہمیت نہیں ہے۔۔۔ اس لیے آئندہ میرے سامنے سوال کرنے کی جرأت بھی مت کرنا۔۔۔"

زرداد کو اپنی کیفیت سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے آگے کیونکر پگھل رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ ہاشم دادا تھا۔۔۔ جسے دنیا کے ہر فرد سے نفرت تھی۔۔۔ جس کا اس پوری دنیا میں کوئی اپنا

نہیں تھا۔۔۔ جسے نہ تو اپنی زندگی سے پیار تھا اور نہ ہی دوسروں سے کسی قسم کی ہمدردی۔۔۔

اس لڑکی کو وہ یہاں کیوں لے آیا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے اپنی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں دینے والا تھا۔۔۔

اسے کہیں نہ کہیں خوف تھا کہ یہ لڑکی اسے بدل نہ دے۔۔ اس لڑکی کی اچھائی اور پاکیزگی اس پر حاوی نہ ہو جائے۔۔۔

ازنا کو اس لمحے اس کی سرخ آنکھوں سے بے پناہ خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اپنی پوری زندگی اس قید میں کیسے کاٹ سکتی تھی۔۔۔

"آپ مجھے آزاد مت کریں۔۔۔ مگر میرے گھر والے مجھے ایک دن یہاں سے ضرور نکال لیں گے۔۔۔۔"

ازنا نے بہت ہی ہلکی آواز میں خود کو تسلی دی تھی۔۔۔

بہت آہستہ ہونے کے باوجود اس کی آواز زرداد کی سماعتوں تک پہنچنے سے نہیں رک پائی تھی۔۔۔

"میری ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔۔۔۔ تم اس پوری دنیا میں کسی کے لیے بھی ضروری نہیں ہو۔۔۔ اگر تم اپنے گھر والوں کے لیے اہمیت کی حامل ہوتی تو آج یہاں قید نہ ہوتی۔۔۔۔"

زرداد کو اس کا اب بھی اپنے خاندان والوں سے امید وابستہ رکھنا کوفت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

ازنا نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا اور خاموشی سے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

زرداد نے بھی پلٹ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔وہ صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔جہاں کچھ دیر بعد ملازمہ ٹرے میں گلاس اور شراب کی بوتلیں سجا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

اسے ابھی ایک گھنٹے تک اپنے دشمنوں کو ابدی نیند سلانے کے لیے نکلنا تھا۔۔مگر اس سے پہلے وہ اپنے دماغ کو ریلکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس لڑکی سے الجھ کر وہ خود کو اچھا خاصہ تھکا چکا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی شراب کی بوتل اٹھا کر ہونٹوں سے لگائی اس کی نظر کچھ فاصلے پر جائے نماز بچھا کر نیت کرتی ازنا پر پڑی تھی۔۔۔

اس کا ہاتھ ایک پل کے لیے وہیں رک گیا تھا۔۔۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر ہی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

زرداد نے شراب کی بوتل واپس پٹختے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

وہ اسے شراب پینے سے تو منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ مگر جان بوجھ کر اس کے انتہائی قریب نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس انسان میں کتنی انسانیت باقی ہے۔۔۔ کیا وہ نماز کا زرا سا بھی احترام کرے گا۔۔۔

لیکن کچھ دیر بعد اسے شراب کی بوتل واپس ٹیبل پر پٹختے دیکھ ازنا کے لب مسکرائے تھے۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ ضدی شخص یہاں سے اٹھ کر تو کہیں نہیں جائے گا۔۔۔

زرداد بے چینی کے ساتھ اس کے نماز ختم کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ اس کی عقل ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

ازنا نے دھڑکتے دل کے ساتھ دعا کے لیے دونوں ہتھیلیاں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔ وہ اس شخص سے پنگا تو لے چکی تھی۔۔۔ مگر اب اندر سے بری طرح خوفزدہ تھی۔۔۔

دعا مانگتے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔۔۔

آج تک اس کی دعا اتنی لمبی کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ مختلف وظیفے کرتے ازنا نے اس جانب رخ موڑے کھڑے زرداد پر پھونک ماری تھی۔۔۔

اس کی یہ حرکت مرر پر نظر آتے اس کے عکس پر نظریں گاڑھے کھڑے زرداد ہاشم خان سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

ازنا جیسے ہی جائے نماز فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھتے پلٹی تو اپنے بالکل پیچھے کھڑے زرداد سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

ازنا نے فوراً دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر زرداد اس کا بازو دبوچتے اسے واپس سے اپنے مقابل کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا حرکت تھی۔۔۔؟؟؟"

زرداد نے ہاتھ بڑھا کر اس کا نماز کے سٹائل میں کیا دوپٹہ کھول دیا تھا۔۔۔

ازنا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ یہ شخص کیا کرنے جا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"کک کونسی۔۔۔۔؟؟"

ازنا کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

وہ اس کا دوپٹہ اتار کر صوفے پر اچھال چکا تھا۔۔۔

بنا دوپٹے کے اس کا دلکش وجود اپنی تمام تر رعنائیوں اور دلفریبی کے ساتھ اس کی آنکھوں کے بالکل سامنے تھا۔۔

"جو ابھی کی ہے تم نے۔۔۔۔"

زرداد نے اس کے بالوں سے کیچر نکالا تھا۔۔۔ جس کے بعد اس کی سیاہ گھنی زلفیں پوری طرح سے اس کی نازک کمر کے گرد بکھر گئی تھیں۔۔۔

"میں تو صرف نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔"

ازنا نے نہایت سی سادگی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

اگر اس وقت اس کے سامنے زرداد ہاشم خان کے علاوہ کوئی بھی ہوتا تو

اس سادگی پر مر مٹتا۔۔۔۔

"تم نے جان بوجھ کر یہاں آکر نماز پڑھی ہے۔۔۔۔"

زرداد آج پہلی بار کسی کے آگے اس بری طرح سے الجھ رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کے سامنے اپنا غصہ کیسے نکالے۔۔۔

"آپ کو ایسا کیوں لگا۔۔۔۔؟؟"

ازنا نے بنا جھوٹ بولے۔۔۔جواب میں اسی پر سوال داغ دیا تھا۔۔۔

"کیونکہ تم مجھے شراب۔۔۔۔۔"

زرداد نے بے اختیار اپنے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے ازنا کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔۔

"میرے ساتھ الجھنے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔ نقصان اٹھاؤ گی۔۔۔۔"

زرداد کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جلا رہی تھیں۔۔۔ وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ ازنا کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی۔۔۔

"میرا جتنا نقصان ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔۔۔ اب تک جتنی بدتر زندگی میں نے گزاری ہے۔۔۔ اس نے میرے اندر سے ہر طرح کے نفع نقصان کا خوف نکال دیا ہے۔۔۔ میں تمہیں ڈرتی آپ سے۔۔ نہ ہی آپ کی کسی سزا سے۔۔۔ مجھے میرے گھر والوں کے پاس واپس چھوڑ کر آئیں۔۔ ورنہ میں آپ کو برباد کر دوں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اس کا کالر مٹھی میں دبوچتے دوسرے ہاتھ اپنی بالوں کو اس وحشی کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس کی گرفت اتنی بے رحم تھی کہ ازنا کو اپنے بال ٹوٹتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔

"تم مجھے برباد کرو گی۔۔۔میرے آگے زبان چلاؤ گی۔۔۔میں تمہیں اس قابل رہنے ہی نہیں دوں گا۔۔۔۔"

زرداد نے اسے کلائی سے دبوچ کر بیڈ کی جانب پھینکا تھا۔۔۔۔

ازنا کسی بے جان گڑیا کی طرح اوندھے منہ بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔

اپنی جانب بڑھتے زرداد ہاشم خان کو دیکھ اس کے رگ وپے میں ایک خوف سا سرایت کر گیا تھا۔۔۔

"میرے قریب مت آنا۔۔۔میں جان سے مار دوں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اپنے لباس میں چھپایا چاقو نکلا کر اس کی جانب کیا تھا۔۔۔یہ چھری اس نے کچھ دن پہلے کی فروٹ کاٹنے کے بہانے ملازمہ سے منگوائی تھی۔۔۔۔

وہ کہنیوں کے بل اوپر ہوتی آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب کھسک رہی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں وارننگ دی تھی۔۔۔مجھے انسان سمجھ کر ڈیل مت کرنا۔۔۔میں جانور ہوں۔۔۔اور اب تمہیں بتاؤں گا کہ انسانی روپ میں چھپا درندہ کیسا ہوتا ہے۔۔۔"

زرداد نے دور کھسکتی ازنا کے گلابی پیروں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اسے واپس سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔وہ اس کے دائیں بائیں دونوں ہتھیلیاں جمائے اس کے اوپر پوری طرح سے حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے ازنا کے کپکپاتے ہاتھ سے وہ چھری پکڑ لی تھی۔۔۔جو اس کے کپکپاتے ہاتھ سے چھوٹ کر اسے ہی لگنے والی تھی۔۔۔۔

"تم مجھے میری اجازت کے بغیر نہیں چھو سکتے۔۔۔۔"

ازنا نے اپنے کان کی لوح پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔

اس لمحے وہ واقعی اسے کوئی بھیڑیا معلوم ہوا تھا۔۔۔۔جس میں انسانیت بالکل ناپید ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب زردادہاشم خان تو جیسے اس کے وجود کی مسحور کن مہک میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔

اتنی خوبصورت مہک اس نے آج تک محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پر بڑی طرح حاوی ہو رہی تھی۔۔۔

اپنے حصار میں موجود اس کا نرم و گداز وجود زردادہاشم خان کو اپنا حق استعمال کرنے پر اکسا رہا تھا۔۔۔۔

ازنا اس کے آگے بے بس ہوتی آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔گلابی کٹاؤ دار لب بری طرح لرز رہے تھے۔۔۔

جبکہ چہرا اس حد تک لال ہو چکا تھا جیسے جسم کا سارا خون وہیں سمٹ آیا ہو۔۔۔۔

"تمہیں خدا کا واسطہ میرے قریب مت آنا۔۔۔۔اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کی تو میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لوں گی۔۔۔۔"

ازنا اپنی گردن اور کندھوں پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس کرتی بے اختیار اسے اپنے رب کا واسطہ دے گئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص اس کا شوہر تھا۔۔۔اس سے اپنا حق بنا اجازت لے سکتا تھا۔۔۔۔ مگر نجانے ایسا کونسا خوف تھا جس کے زیر اثر ازنا نے اسے اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر زردادہاشم خان جسے اس کی مسحور کن مہک آہستہ آہستہ اپنے حصار میں جکڑ رہی تھی۔۔۔وہ ایک بار پھر سے وحشی بن گیا تھا۔۔۔۔

آج تک ہر لڑکی اس سے ملنے کے بعد اس کے قریب آنے جس تڑپتی تھی۔۔۔۔اس کی بھرپور مردانہ وجاہت اور دلکشی پر مرتی تھیں۔۔۔۔ وہ آج تک ہر لڑکی کو اپنے قریب آنے پر دھتکارتا آیا تھا۔۔۔۔ مگر آج اس کی اپنی بیوی نے اسے دھتکار دیا تھا۔۔۔۔

زردادہاشم خان کی انا پر یہ بہت کاری ضرب تھی۔۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا کہ ابھی اس لڑکی کو اس کی اوقات یاد کروادے۔۔۔۔ مگر وہ اپنا حق ایسے چھین کر حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اب وہ اسی لڑکی کو اپنے لیے تڑپانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

زرداد اس کی شہہ رگ پر اپنے دانتوں سے گہرا نشان چھوڑتا ازنا کی چیخیں نکال گیا تھا۔۔۔۔

"ایک جانب نماز پڑھ کر بہت نیک بنتی ہو۔۔۔اور دوسری جانب اپنے ہی شوہر کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی۔۔۔اپنے دین کے ساتھ بھی ایسا دوغلہ پن۔۔۔۔کیسے کر لیتے ہو تم دنیا والے یہ منافقت۔۔۔۔۔"

زرداد اس کے چہرے پر اپنی سلگتی سانسوں کا لمس چھوڑتا اپنے طنزیہ الفاظ سے اسے بھی بری طرح سلگھا گیا تھا۔۔۔

ایک نظر اس کی بکھری حالت پر ڈالتا اگلے ہی لمحے وہ روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ازنا کتنے ہی لمحے ویسے ہی ساکت لیٹی اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔اس شخص کی چند لمحوں کی قربت نے اس کی حالت غیر کر دی تھی۔۔

مگر جاتے جاتے جو الفاظ وہ بول کر گیا تھا۔۔۔اس کے بعد ازنا خود سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو سمیٹتی اٹھی تھی۔۔۔۔

مرد کے سامنے سے گزرتے اس کی نظر اپنے کندھے پر پڑی تھی۔۔۔وہ جگہ ابھی بھی جل رہی تھی۔۔۔وہاں واضح نشان بن چکا تھا۔۔۔۔

"جانور بھی اتنے بے رحم نہیں ہوتے زردادہاشم خان۔۔۔جتنے بے رحم تم ہو۔۔۔۔"

ازنا نے دل ہی دل میں اس شخص سے شکوہ کیا تھا۔۔۔جسے میں نجانے کون کون سی برائیاں تھیں۔۔۔اور اس کے پروردگار نے اسی شخص کو اسے سونپ دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس دن کے بعد سے زردادسے واپس اس کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔زردادنے اپنے ہی بیڈروم میں آنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

ازنا بھی یہاں بند رہ رہ کر بالکل بور ہو چکی تھی۔۔۔

اس لیے تنگ آکر روم سے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ لفٹ سے نیچے والے پورشن پر آئی تھیں۔۔۔ یہاں موجود باقی سب خواتین تھرڈ فلور پر ہی رہتی تھیں۔۔۔ ازنا کو بھی صرف اسی فلور پر آنے کی اجازت تھی۔۔۔

اس کا رخ نسیمہ بیگم کے کمرے کی جانب تھا جہاں سے اسے رونے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

وہ گھبرا کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ جب سامنے ہی اسے نسیمہ بیگم تسبیح پڑھتی نظر آئی تھیں۔۔۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ مگر وہ پورے صبر و تحمل کے ساتھ دعا مانگ رہی تھیں۔۔ جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھی فائقہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔ اس کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔

ازنا کو عجیب سے تجسس نے آن گھیرا تھا۔۔۔ آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ یہ لوگ اتنی پریشان تھیں۔۔۔۔

کہیں وہ شخص مر تو نہیں گیا تھا۔۔۔۔

ازنا کو سب سے پہلے یہی خیال آیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ یہاں کے لوگوں کے لیے اس شخص کی اہمیت سے واقف تھی۔۔۔ سب کے دلوں میں اس درندے کے لیے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔۔۔ اور خاص کر فائقہ تو اس کے پیچھے پاگل تھی۔۔۔۔

ازنا خاموشی کے ساتھ وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔

"یہ سب لوگ اتنے پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟؟"

ازنا نے اپنی ملازمہ کو روک کر پوچھا تھا۔۔۔جو اس کے کاموں کے لیے معمور کی گئی تھی۔۔۔

"وہ ہاشم دادا پر ان کے دشمنوں نے حملہ کر دیا ہے۔۔۔ان کا ابھی تک کچھ نہیں پتا چل رہا۔۔۔دشمنوں نے تو ان کے مرنے کی خبر ہر طرف مشہور کر دی ہے۔۔۔دعا کریں انہیں کچھ نہ ہو۔۔۔ورنہ سب کچھ برباد ہو جائے گا۔۔۔۔"

ردا کی آنکھیں بھی روئی روئی لگی تھیں۔۔۔وہاں ان خواتین نے بالکل صفہ ماتم بچھا رکھا تھا۔۔۔اس کی بات سن کر ازنا کے دل کے کسی ایک کونے میں ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔

کیاواقعی اس شخص کے مرنے سے اسے زرا سا بھی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔۔۔؟؟

ازنانے اپنے دل سے سوال کیا تھا۔۔۔ مگر جو جواب اسے ملا تھا اس کی جانب سے وہ اپنے کان بند کر گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

طارق بھا اور آغا ایک ساتھ مل کر زرداد کے خلاف ہو چکے تھے۔۔۔ آغا زرداد کو مار کر ازنا کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ آغا نے نوریز کی مدد لیتے زرداد کے بہت قریبی آدمی کے خاندان کو اغوا کر کے اسے زرداد کے خلاف استعمال کیا تھا۔۔۔

زرداد آغا کے اڈوں پر حملہ کرنے کی پوری پلاننگ کے ساتھ اپنے آدمیوں کو لیے وہاں پہنچا تھا۔۔۔ مگر اس کے آدمی نے پہلے ہی اس کی مخبری کر دی تھی۔۔۔

طارق بھانے وہ دونوں اڈے زرداد کے پہنچنے سے پہلے ہی خالی کروا دیئے تھے۔۔۔ اور زرداد کی موت کی پوری پلاننگ کر دی گئی تھی۔۔۔

زرداد جیسے ہی وہاں پہنچا تھا۔۔۔ ان لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔ مگر اس کے دشمنوں کی بہت بری غلط فہمی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے ہاشم دادا کو ختم کر سکیں گے۔۔۔

زرداد کو دو گولیاں لگی تھیں۔۔۔ اس کے سارے آدمی مارے گئے تھے۔۔۔ اس نے زخمی حالت میں ان سب لوگوں کا مقابلہ کیا تھا۔۔۔

ان سب کو ختم کرنے کے بعد زرداد وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔

اس کی گمشدگی کی خبر سے سب یہی سمجھے تھے کہ وہ مر چکا ہے۔۔۔۔

اس اڈے پر پولیس کی ریڈ کروائی گئی تھی۔۔۔ مگر زرداد کا کہیں اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

وہ بالکل اکیلا تھا۔۔۔ مگر اس کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔۔۔ لیکن وہ سب مل کر بھی ہاشم دادا کا بال بھی بیکار نہیں کر پائے تھے۔۔۔

زرداد اپنی مدد خود کرتا گھر واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔ اس کے بازو اور کمر میں گولی تھی۔۔۔۔ جس کے بعد بھی وہ پوری طرح ہوش میں تھا۔۔۔

اسے واپس زندہ سلامت دیکھ اس کے بنگلے میں موجود تمام لوگ خوشی سے جھوم اٹھے تھے۔۔۔

زرداد شدید تکلیف میں تھا۔۔۔

اس کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔۔۔ جبکہ بہت زیادہ چلنے کی وجہ سے اس کے زخم مزید خراب ہو گئے تھے۔۔۔

ازنا زرداد کے بارے میں سن پر کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ وہ اس وقت سے جائے نماز پر بیٹھی اس شخص کی سلامتی کی دعا کرنے لگی تھی۔۔۔

جس نے آج تک اس کے ساتھ بظاہر کچھ برا نہیں کیا تھا۔۔۔

جب اچانک دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اس نے چہرا موڑ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔

زرداد کی بھی روم میں جاتے ہی سب سے پہلے اسی پر نظر پڑی تھی۔۔۔

نگاہوں کا تصادم ہوا تھا۔۔۔ ازنا گھبرا کر فوراً نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔

زرداد چلتا ہوا بیڈ پر آ کر خاموشی سے لیٹ گیا تھا۔۔۔

ازناجائے نماز فولڈ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اور خاموشی کے ساتھ روم سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

جب روم کے باہر ہی اسے نسیمہ بیگم، فائقہ اور صفدر سمیت اتنے سارے لوگ کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

وہ حیران ہوتی ان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"وہ سر کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔انہیں دو گولیاں لگی ہیں۔۔۔ مگر وہ میڈیسن نہیں لے رہے۔۔۔انہوں نے پین کلر تک نہیں لی۔۔۔"

نسیمہ بیگم نے آگے آتے اسے اپنی پریشانی بتائی تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں لے رہے وہ۔۔۔۔؟؟؟"

ازنا کی حیرت میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔اسے دو گولیاں لگی تھیں۔۔۔اور وہ اتنے آرام سے سو رہا تھا وہاں۔۔۔

اس نے پین کلر تک نہیں لی تھی۔۔۔وہ اپنا درد کم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"انہوں نے آج تک کبھی میڈیسن نہیں لی۔۔۔۔وہ کبھی بھی اپنے زخموں کو بھرنے نہیں دیتے۔۔۔۔"

یہ جواب فائقہ کی جانب سے آیا تھا۔۔۔

"تو پھر۔۔۔۔؟؟"

ازنا نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو سب امید بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"آپ کہیں انہیں۔۔۔کیا پتا وہ آپ کی بات مان جائیں۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم کو ایک امید تھی۔۔۔

انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے ازنا کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔جس میں میڈیسن کے ساتھ ہلدی ملا دودھ بھی تھا۔۔۔

ازنا انہیں انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ بھلا اس شخص کی پرواہ کیوں کرتی۔۔۔جو اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔۔

مگر گزرے دنوں میں نسیمہ بیگم نے اس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔وہ ان کی بہت زیادہ عزت کرتی تھی۔۔۔۔انہیں انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

ازناٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔جہاں وہ اسے آنکھیں موندے کروٹ کے بل لیٹا نظر آیا تھا۔۔۔ازنا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس نے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ جاگ رہا ہے یا سو رہا ہے۔۔۔

وہ کتنے ہی لمحے اس کے نہایت قریب کھڑی اسے تکے گئی تھی۔۔۔۔اس کے خوبرو چہرا اس وقت پوری طرح ازنا کے سامنے تھا۔۔۔سوتے ہوئے اس کے چہرے کا کرخت پن بالکل ناپید تھا۔۔۔

جو اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

ازنا مبہوت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

جب اچانک اس کی نظر زرداد کے بازو پر پڑی تھی۔۔۔

بازو موو کرنے کی وجہ سے اس کے زخم سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

اسے زرا سا کانٹا بھی چبھ جاتا تھا تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی۔۔۔اور یہ شخص دو گولیاں کھانے کے بعد بھی اتنے سکون سے سو رہا تھا۔۔۔

ازنا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔۔

زرداد کو اس نام سے کوئی نہیں پکارتا تھا۔۔۔سب اسے ہاشم دادا ہی کہتے تھے۔۔۔۔

اس کی یہ نرم پکار اس شخص کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے آنکھیں کھول دی تھی۔۔۔زرداد ہاشم خان کبھی بھی اتنا بے خبر ہو کر نہیں سویا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

اور نہ ہی کبھی یہ بھروسہ کرنا اسے راس آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھ ایک بار بھی نہیں لگی تھی۔۔۔جتنی دیر سے ازنا اس کے پاس کھڑی تھی وہ جاگتا رہا تھا۔۔۔

اس کو یوں آنکھیں کھولتا دیکھ ازنا گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

اس کا چہرا بالکل زرد ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے درد کا احساس کرتے ازنا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"یہ میڈیسن لے لیں آپ۔۔۔پھر میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کروں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اس کی تکلیف کے پیش نظر بہت ہی نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی اتنی ہمدرد نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔زرداد اس کے لب و لہجے پر کافی حیران ہوا تھا۔۔۔

"لے جاؤ یہ سب یہاں سے۔۔۔اگر دوبارہ مجھے ڈسٹرب کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

زرداد نے اسکو خونخوار نگاہوں سے وارن کیا تھا۔۔۔

ازنا اس کی جانب دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔یہ شخص اس حال میں بھی اپنی اکڑ دکھانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

"میں اس وقت آپ سے لڑنا نہیں چاہتی۔۔۔پلیز میڈیسن لے کر یہ دودھ پی لیں۔۔۔پھر بے شک ساری عمر سوتے رہیے گا۔۔۔"

اسے زخمی بیڈ پر پڑا دیکھ ازنا کے منہ میں بھی زبان آچکی تھی۔۔۔

اس کے بولنے کے انداز پر زردار نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔

"تم جا رہی ہو یا میں اٹھ کر تمہیں اپنے ہاتھوں سے باہر پھینک دوں۔۔۔"

زردار نے دانت پیسے تھے۔۔۔وہ اس وقت صرف سونا چاہتا تھا۔۔مگر یہ لڑکی اس کی جان کا عذاب بن رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر ازنا نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس میں ابھی بھی اتنی سکت ضرور تھی کہ وہ اسے اٹھا کر باہر پھینک سکتا تھا۔۔۔۔

"مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ خون کی ہولی کھیلنے والا بیسٹ میڈیسن لینے سے ڈرتا ہے۔۔۔۔"

ازنا کو بھی ضد ہو چکی تھی کہ وہ اسے میڈیسن کھلا کر رہے گی۔۔۔

اس کی بات پر زردار نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کے نرم رویے کی وجہ سے کچھ زیادہ فری ہو رہی تھی۔۔۔

زردار نے اپنی جلتی آنکھیں پوری طرح وا کرتے اس کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ جو اس وقت سرخ رنگ کے ساتھ سے لباس میں بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔روم میں ہیٹر آن ہونے کے باوجود شاید اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ گرم شال اپنے شانوں کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔۔

زرداد کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ جز بز سی ہوئی تھی۔۔۔

"جہاں تک میرا خیال ہے تم تو جائے نماز پر بیٹھ کر میرے مرنے کی دعائیں کر رہی تھی۔۔ پھر اچانک سے ابھی میرے لیے اتنی فکر کیوں پیدا ہو گئی۔۔۔ کہیں مارنا تو نہیں چاہتی ہو مجھے۔۔۔"

زرداد تکیے کے سہارے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے بازو سے خون نکل کر اس کی شرٹ کو داغدار کر رہا تھا۔۔۔

ازنا کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

"میں کبھی کسی کو بد دعا نہیں دیتی۔۔۔"

ازنا کو اپنے بارے میں اس کے اتنے منفی خیالات برے لگے تھے۔۔۔

"تو پھر مجھ پر کیا دم درود کرتی رہتی ہو۔۔۔"

زرداد کو اس وقت اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنے میں سکون مل رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر ازنا نے اسے گھورا تھا۔۔ مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔ صرف وہی نہیں بلکہ یہ شخص بھی اس کے بارے میں اچھی سوچ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"اتنے سارے لوگوں سے دشمنی مول لے رکھی ہے۔۔۔ ان سے مقابلہ کیے بغیر مرنے کا ارادہ ہے۔۔۔ جانتی ہوں بہت بہادر ہیں۔۔۔ یہ درد برداشت کرنا معمولی بات ہو گی آپ کے لیے۔۔۔ مگر خود کو جان بوجھ کر اذیت اور تکلیف میں دھکیلنا۔۔۔ پاگل پن ہے۔۔۔۔ اپنی نہیں تو باہر کھڑے لوگوں کی ہی پرواہ کر لیں۔۔۔ جو آپ کی فکر میں مرے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔"

ازنا نے آج پہلی بار اس کے سامنے اتنی لمبی بات کہی تھی۔۔۔

زرداد پر آہستہ آہستہ غنودگی طاری ہو رہی تھی۔۔۔وہ بنا ازنا کی کسی بات کا جواب دیئے اس کی جانب ہاتھ بڑھا گیا تھا۔۔۔

ازنا کو لگا تھا شاید وہ اس سے میڈیسن مانگ رہا ہے۔۔۔

ازنا نے میڈیسن والا ہاتھ جیسے کی اس کی جانب بڑھایا۔۔۔زرداد نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

ازنا سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

اس نے دور ہونا چاہا تھا مگر زرداد کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

"مجھے کس نام سے پکارا تھا ابھی۔۔۔۔"

زردادنے اس کی گردن کو اپنے ہاتھ میں شکنجے میں لیتے اس کا چہرا اپنے سے قریب کیا تھا۔۔۔

ازناکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔ مگر آج اس وحشی کی گرفت میں پہلے جیسی سختی اور غصہ مفقود تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔ کیا نام لیا تھا میرا۔۔۔؟؟"

زردادنے اس کے گداز لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے دیوانگی بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔ ازناکو اس کا یہ بے خود انداز سہا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا اس کی نرماہٹوں کا محسوس کرتا مبہوت ہو رہا تھا۔۔۔ جسم اور روح پر لگے زخم اس وقت فراموش کر چکا تھا وہ۔۔۔

ایسا آج پہلی بار ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

خود کو زرداد پکارنے والے کی زبان کاٹ دیتا تھا وہ۔۔۔۔ مگر آج وہ اس کے حسین لبوں سے دوبارہ یہی نام سننے کا خواہشمند تھا۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔"

ازنا نے بمشکل کپکپاتے لبوں کے ساتھ یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

اسے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے یہ شخص اسے اس بات کی بھی سزا سنا دے گا۔۔۔

مگر اس نے زرداد کی اذیت میں ڈوبی آنکھوں کو ہولے سے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

"جانتی ہو مجھے اس نام سے پکارنے کا حق صرف اور صرف میری ماں کے پاس تھا۔۔۔ مگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔ اس کے بعد میں نے یہ حق کسی کو نہیں دیا۔۔۔ لیکن آج میں تمہیں یہ حق دیتا ہوں۔۔۔ اب سے تم مجھے زرداد کہہ کر پکارو گی۔۔۔ مجھے اچھا لگا تمہارے ہونٹوں سے یہ نام سن کر۔۔۔"

یہ سب بولتا وہ اسے کوئی اور کی انسان معلوم ہوا تھا۔۔ اپنی ماں کا ذکر کرتے اس کے چہرے پر ایک الوہی سی چمک ابھری تھی۔۔۔

وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔۔۔ مگر اسکے سب گھر والے کہاں تھے۔۔۔ وہ اکیلا کیوں تھا۔۔۔ کیا وہ شروع سے ہی ایسا انسان تھا۔۔۔ ازنا کے دماغ میں بہت سارے سوالوں نے سر اٹھایا تھا۔۔۔

جس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔

اپنی بات پوری کرتا وہ ازنا کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔اور اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کرتا وہ ازنا کی جان مشکل میں ڈال گیا تھا۔۔۔

ازنا نے ایک بار پھر سے گھبرا کر اس کا کالر اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔یہ شخص خود تو پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔مگر اب اسے بھی اپنے لمس سے پاگل کر رہا تھا۔۔۔اسے شاید بخار تھا۔۔۔

اس کے تپش زدہ لمس سے ازنا کو اپنا آپ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہ شخص اس وقت اپنے آپے میں نہیں تھا۔۔۔اگر وہ حواسوں میں ہوتا تو شاید یہ گستاخی نہ کرتا۔۔۔

یہ لڑکی ایک بار اسے دھتکار چکی تھی۔۔۔وہ پھر اس کے قریب نہ آتا۔۔۔مگر ازنا کے گداز لمس نے کچھ پل کے لیے اس کے سارے درد بھلا دیئے تھے۔۔۔

اس سے زیادہ پر اثر دوا اسے کوئی اور نہیں مل سکتی تھی۔۔۔

کچھ لمحوں بعد زردار نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔مگر ازنا میں سکت نہیں بچی تھی وہاں سے اٹھنے کی۔۔۔

یہ شخص اس کی بات نہیں مانا تھا۔۔۔وہ میڈیسن واپس رکھتی اسے غصے سے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"انسان کو اتنا خود سر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

ازنا نے اس کے پاس سے اٹھتے زچ ہوتے کہا تھا۔۔۔اتنے نخرے تو میڈیسن لینے میں وہ نہیں کرتی تھی۔۔۔جتنے یہ شخص اسے دکھا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی آواز بہت آہستہ تھی۔۔۔زرداد تک نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔

پورا بیڈ آج اس شخص کے قبضے میں تھا۔۔۔ازنا خاموشی سے جا کر صوفے پر نیم دراز ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس کا دھیان بار بار بھٹک کر زرداد کے خون آلود بازو کی جانب جا رہا تھا۔۔۔نجانے کتنی تکلیف میں ہو گا یہ شخص۔۔۔

ازنا سوتے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اس شخص کے لیے اسے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی تھی۔۔۔۔

ازنا ایسے ہی بیٹھی تھی جب اسے زرداد کی کراہ سنائی دی تھی۔۔۔۔

"ماں۔۔۔۔۔"

اس کے ہونٹوں سے بے اختیار یہ لفظ نکلا تھا۔۔۔

ازنا لائٹ آن کرتی اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔زرداد کا پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

وہ درد کے ساتھ ساتھ نجانے کس تکلیف کے زیرِ اثر تڑپ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر اذیت بھرے تاثرات تھے۔۔۔

ازنا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ اتنی سنگدل نہیں تھی کہ اپنے سامنے کسی انسان کو یوں تڑپتے دیکھتی۔۔۔انسان بھی وہ جو کئی بار اس کی جانب بچا کر اس پر احسان کر چکا تھا۔۔۔

ازنا میڈیسن تھامے اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

"زرداد۔۔۔پلیز میڈیسن لے لیں۔۔۔پلیز..."

ازنا نے اس کی کمر کے گرد اپنی نازک بانہیں پھیلاتے اپنی پوری ہمت مجتمع کرتے اسے زرا سا اوپر کیا تھا۔۔۔

اس نے آج تک کسی انسان کو یوں اپنا دشمن بنے نہیں دیکھا تھا۔۔۔جیسا ظلم یہ شخص خود پر کر رہا تھا۔۔۔

ازنا نے خود ہی اسے میڈیسن کھلائی تھی۔۔۔اور اس کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے غنودگی میں تھا۔۔۔

ازنا اسے واپس بیڈ پر لٹاتے پوری طرح سے ہانپ گئی تھی۔۔۔

اس لمبے چوڑے شخص کے آگے اس کا دھان پان وجود چیونٹی کے برابر ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

ازنا کی فکر مند نگاہیں اس کے بازو پر تھیں۔۔۔جہاں سے اچھا خاصہ خون بہہ گیا تھا۔۔۔شاید اسی کمزوری اور شدید درد کے باعث زرداد غنودگی میں تھا۔۔۔

وہ کسی کو روم میں بلا کر زرداد کا قہر برداشت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔اس لیے خود ہی پٹی اور گرم پانی لاتے وہ زرداد کے قریب بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

زرداد نے وائٹ کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔جو بازو سے اب بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔ازنا میں اب اتنا حوصلہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔کہ وہ اس کی شرٹ اتارتی۔۔۔

اس لیے اس نے کینچی نکال کر زرداد کی شرٹ کاٹ دی تھی۔۔۔اس کی شرٹ پوری طرح سے کاٹ کر اس نے زرداد کے وجود سے جدا کیا تھا۔۔

جس کے بعد اس کا کسرتی وجود بالکل نمایاں ہو چکا تھا۔۔۔اس کی سیاہ بنیان سے جھانکتے مضبوط کندھے ازنا کے چہرے کا کو لال کر گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ زرداد کی پٹی کھولنے پر اس کا زخم دیکھ ازنا کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔۔۔

یہ شخص کس قدر اذیت برداشت کر رہا تھا۔۔۔

ازنا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے تھے۔۔۔

وہ پوری احتیاط سے زرداد کا زخم صاف کرتی دوبارہ سے اس کی بینڈ یج کر گئی تھی۔۔۔

لیکن اگر زردار دوبارہ ہلتا تو اس کا زخم پھر سے خراب ہو جانا تھا۔۔۔اس لیے ازنا ایک پل کے لیے بھی اسکے پاس سے اٹھی نہیں تھی۔۔۔

وہ پوری رات اس کے پاس بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔ صبح کہیں جا کر اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرداد نے آنکھیں کھولی تھیں جب اسے اپنے سینے پر کسی کی نرم گرم سانسوں کو گمان گزرا تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی سیدھا ہوا۔۔۔ ازنا کو اپنے نہایت قریب بیٹھا دیکھ اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے اتنے قریب نہایت ہی بے آرامی کی حالت میں سو رہی تھی۔۔۔ تو کیا وہ ساری رات اس کے کیے جاگتی رہی تھی۔۔۔ زرداد کے لیے یہ بات بہت ہی زیادہ حیران کن تھی۔۔۔

اس کے زخموں کا درد اب پہلے سے کافی کم تھا۔۔۔

زردادنے اسے تھام کر اپنے قریب کرتے بیڈ پر لیٹا دیا تھا۔۔۔تاکہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔۔۔

وہ اس لڑکی کی کیئر کر رہا تھا۔۔۔صرف اس واسطے کہ ازنانے اس کا خیال رکھا تھا۔۔۔وہ صرف احسان اتار رہا تھا۔۔۔زردادنے اپنے دل کو تسلی دی تھی۔۔۔۔

زردادبیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔جب اس کی نظر مرر پر نظر آتے اپنے حلیے پر پڑی تھی۔۔۔اس کی بینڈیج بالکل چینج کر دی گئی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے اس کی انسلٹ اور سخت رویے کے باوجود اس کا خیال رکھا تھا۔۔۔اس زرداد ہاشم خان کے دل میں اس کے لیے گنجائش پیدا ہو رہی تھی۔۔۔

جو وہ کبھی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے جلدی سے سر جھٹکتا وہ بنا اس پر نظر ڈالے واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

فرش ہو کر کپڑے چینج کرتا وہ بیڈ روم میں آیا تھا۔۔۔جب اس کی غیر ارادی نظر ازنا پر پڑی تھی۔۔۔وہ سکڑی سمٹی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

زرداد کے قدم خود بخود ہی اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

ازنا کے بالوں نے اس کے چہرے کو بالکل چھپا رکھا تھا۔۔۔زرداد جھکا تھا اور انگلی کی پوروں سے اس کے بال ہٹاتا اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔

بظاہر سونے کا ناٹک کرتی ازنا کا دل زور و شور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس نے بیڈ شیٹ کو مزید سختی کے ساتھ اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی بے رحم سانسیں ابھی بھی وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔جو اس کے کان کی لوح کو لبوں سے چھوتا سرگوشیانہ انداز میں اس کی جانب جھک آیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی مہک ہر بار اسے پاگل کر دیتی تھی۔۔۔

وہ اس کا عادی ہو رہا تھا۔۔۔

مگر یہ سب اس جیسے انسان کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ خونی جانور تھا۔۔۔ جسے صرف دوسروں کا خون پینا آتا تھا۔۔۔ وہ پیار کا جانور نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا کہ مجھ سے دور رہو۔۔۔ پھر میرے اتنے قریب کیوں آئی۔۔۔؟ ہر بار میں تمہیں بخش دوں سے ممکن نہیں ہے۔۔۔"

زرداد اسے خود سے دور رہنے کی وارننگ دیتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ لڑکی اس کے دل تک رسائی پانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔ وہ اس کے آگے کمزور پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ اسی خاطر اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔وہ کسی کو بھی اپنی کمزوری نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔لیکن اب آہستہ آہستہ یہ لڑکی اس کی کمزوری بن رہی تھی۔۔۔

یہ نازک گڑیا اس بیسٹ کے لیے خطرے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔اگر اس کے دشمنوں کو اس بات کا علم ہو جاتا تو وہ ازنا کا استعمال کر کے بہت ہی آسانی کے ساتھ اسے ختم کر سکتے تھے۔۔۔۔

زرداد کے جاتے ہی ازنا نے آنکھیں کھول دی تھی۔۔۔۔

اس کا چہرا خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے تم جیسے درندے کے قریب آنے کا۔۔۔ میں تو جیسے مری جا رہی ہوں نا۔۔۔"

ازنا کو لگا تھا شاید رات کی وجہ سے وہ اس کا شکریہ ادا کرے گا۔۔۔یا کم از کم اس سے نرمی سے تو پیش ضرور آئے گا۔۔۔مگر اس شخص نے تو واقعی انسانوں والے آداب سیکھے ہی نہیں تھے۔۔۔۔

ازنا منہ بسور کر رہ گئی تھی۔۔۔

اصل مسئلہ یہی تھا کہ وہ خود حیران تھی کہ رات کو اس شخص کی اذیت دیکھ وہ اتنی تکلیف میں کیوں آگئی تھی۔۔۔اس نے اس شخص کے آرام کے خیال سے اپنی پوری رات بے آرامی کی حالت میں کیوں گزار دی تھی۔۔۔

اسے ایک خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔اگر واقعی اسے اس بے رحم انسان سے محبت ہو گئی تو وہ کیا کرے گی۔۔۔جس شخص میں احساس و جذبات نام کی شے سرے سے موجود ہی نہیں تھی۔۔۔

جو صرف لوگوں کو اذیت دینا جانتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرداد پر کیے جانے والے حملے کے بعد پوری آرگنائزیشن میں ہلچل سے مچی ہوئی تھی۔۔۔سب لوگ اب خوفزدہ سے زرداد کے اگلے قدم کے منتظر تھے۔۔۔۔

طارق بھا اور آغا بھی اندر سے سہمے ہوئے تھے۔۔۔انہیں یہی لگا تھا کہ وہ مل کر پوری پلاننگ کے ساتھ زرداد کو ختم کر کے ہر طرف خود ہی راج کریں گے۔۔۔انہیں بالکل بھی امید نہیں تھی کہ زرداد بچ جائے گا۔۔۔

آغا سے بھی اوپر اس آرگنائزیشن کو دیکھنے والا شخص جسے سب چیف کہہ کر پکارتے تھے۔۔اس تک یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔وہ پاکستان میں کم ہی رہتا تھا۔۔۔زیادہ تر قطر، ایران اور عراق میں پایا جاتا تھا۔۔۔

جہاں سے وہ پاکستان میں اسلحہ سمگل کرتا تھا۔۔۔اور یہاں کے ہر چھوٹے بڑے مافیہ کو آگے بڑھانے میں اسی کا ہاتھ تھا۔۔۔اگر چیف کو ختم کر دیا جاتا تو بہت سی برائی خود بخود ہی ختم ہو جانی تھیں۔۔۔مگر چیف تک ہاتھ ڈالنا آسان نہیں تھا۔۔۔

اب تک چیف کے لیے ہاشم دادا اپنے کام میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیات میں سے ایک تھا۔۔۔جیسے ہی چیف کو زرداد پر قاتلانہ حملے کی خبر ملی تھی۔۔۔وہ سارے کام چھوڑ کر سیدھا پاکستان پہنچا تھا۔۔۔

آج اس نے طارق بھا، آغا اور ہاشم دادا سمیت آرگنائزیشن کے سارے لوگوں کو بلوایا تھا۔۔۔وہ زرداد کے بنگلے پر ہی قیام کیے ہوئے تھا۔۔۔اس لیے زرداد کی صحت اور اپنی سیکیورٹی کے پیش نظر اس نے سب لوگوں کو یہیں بلوالیا تھا۔۔۔

زرداد نے نسیمہ بیگم اور باقی سب کو سختی سے ہدایت کی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ازنا کسی قیمت پر نیچے نہیں آنی چاہئے۔۔۔

وہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی ان گھٹیا لوگوں کے سامنے آئے۔۔۔

رات گیارہ کے قریب وہ سب لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔چیف کے آدمیوں نے ہی ان کا استقبال کیا تھا۔۔۔زرداد ابھی تک نیچے نہیں آیا تھا۔۔۔

سب اسی کے منتظر تھے۔۔۔۔

زرداد نے بہت مشکل سے شرٹ پہنی تھی۔۔۔وہ پہلے ہی اپنا زخم اچھا خاصہ خراب کر چکا تھا۔۔۔ابھی مزید لاپرواہی برت کر وہ خود کو مزید کمزور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ازنا ایک کونے میں صوفے پر دبکی بیٹھی بظاہر بک سامنے کیے کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔اس بات سے انجان کے زرداد مر رسے اس کی یہ چوری پکڑ چکا ہے۔۔۔

وہ واپس مڑا تھا۔۔۔

"یہاں آؤ۔۔۔۔"

اس نے سرد آواز کے ساتھ ازنا کو پکارا تھا۔۔۔

ازنا کے ہاتھ سے بچ چھوٹتے چھوٹتے بچی تھی۔۔۔اب پھر اس نے کیا کر دیا تھا جو یہ شخص اتنے خطرناک تیوروں کے ساتھ اسے بلا رہا تھا۔۔۔

انکار کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

ازنا اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

اور اس سے کچھ فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میری شرٹ کے بٹن بند کرو۔۔۔۔اور یہ کوٹ پہناؤ مجھے۔۔۔"

زرداد نے اسے حکم جاری کیا تھا۔۔

"دی گریٹ ہاشم دادا کو آج میری ضرورت کیسے پڑ گئی۔۔۔؟؟ کیا ہوا کہیں میرے آگے کمزور تو نہیں پڑ گیا یہ بیسٹ۔۔۔۔"

ازناہو صبح سے ہی اس پر بہت غصہ تھا۔۔۔اب اس کے حکم پر وہ مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔اس شخص کے ساتھ رہتے وہ بھی غصہ کرنا سیکھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر زردادنے اپنی بھنویں سکیڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم کل سے کچھ زیادہ زبان نہیں چلا رہی۔۔۔۔؟؟"

زردادنے اسے فرار ہونے کی کوششوں میں دیکھ اس کی کلائی تھام لی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔۔۔"

اس کے گالوں کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوتے زردادنے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

اس کی اپنے وجود پر اٹھتی بے باک نگاہیں ازنا کا دل دھڑکا رہی تھیں۔۔۔

"میں نے آپ کا کچھ نہیں بگاڑا۔۔۔ پھر آپ مجھے یہاں قید رکھ کر کس بات کی سزا دے رہے ہیں۔۔۔ میں نے آپ کو اپنا خیر خواہ سمجھا تھا۔۔۔ مگر آپ تو میرے ہی سب سے بڑے دشمن نکلے۔۔۔ مردوں پر زور نہیں چلتا آپ کا۔۔۔ جو عورت کو کمزور سمجھ کر اسے یرغمال بنا رکھا ہے آپ نے۔۔۔۔"

ازنا آج بولنے پر آئی تھی تو بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتا زردار تلخی سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

اسکے مسکرانے پر اس کی ٹھوڑی کا تل مزید اداس ہوا تھا۔۔۔ازنا یک ٹک اس کی جانب ہی تکے جا رہی تھی۔۔۔

جب اس نے ازنا کی ٹھوڑی کو اپنے شکنجے میں لیتے اس کا چہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔۔۔

"میں نے ایسا کبھی نہیں کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔۔۔میں تمہیں دوسروں سے صرف اس لیے بچا رہا تھا کیونکہ ہاشم دادا کی غیرت کو یہ بات کسی قیمت پر گوارہ نہیں کہ اس کے شکار پر کوئی اور بری نظر ڈالے۔۔۔۔تم میرا شکار تھی۔۔۔پھر تمہیں کسی اور کے ہاتھ کیونکر لگنے دیتا۔۔۔۔میرے معاملے میں اپنا دل نرم مت کرنا۔۔۔بہت برا انسان

ہوں۔۔۔میرے ساتھ کی جانے والی ہمدردی راس نہیں آئے گی تمہیں۔۔۔۔"

زرداد نے اس کے ٹھوڑی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔اس کے لمس میں موجود شدت اور دیوانگی اس کے ابھی بولے جانے والے الفاظ کی شدت سے نفی کر گئی تھی۔۔۔

ازنا یک ٹک اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

جو سب خود ہی اپنے بٹن بند کر رہا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان آج تک کسی کی بھی ایسی گستاخی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔مگر نجانے کیوں اسے اس لڑکی سے سختی برتنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"میرے گھر والے مجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔؟ کیا وہ میرے لیے پریشان ہیں۔۔۔؟"

ازنا نے کسی امید کے تحت اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"جو لوگ اپنی آنکھوں کے سامنے تمہیں گولی لگتا دیکھتے رہے۔۔ جن کے سروں پر تمہاری وجہ سے موت کا خطرہ منڈلاتا رہا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔ اپنی زندگی بچ جانے کا جشن منا رہے ہونگے وہ لوگ۔۔۔"

زرداد کو نجانے کیوں آج اس لڑکی کی یہ امید ختم کرنے کا دل چاہا تھا۔۔۔ جو آج بھی ان لوگوں کو اپنا سگا مان رہی تھی۔۔۔

جنہوں نے خود غرضی کی انتہا کرتے اسے ایک درندے کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے معاملے میں اس کے رب نے نجانے کیوں نرمی ڈال دی تھی اس کے دل میں۔۔۔ورنہ وہ اتنے اچھے سے کبھی کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر انتہائی دردناک سزائیں سنا دیتا تھا۔۔۔

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟وہ سب مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔وہ لوگ ضرور مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہونگے۔۔۔اور ضرور آپ نے ہی ان کو خوفزدہ کیا ہو گا۔۔۔"

ازنا آنکھوں میں آنسو بھرے اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

زردادنے مڑ کر اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کا دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔۔اتنا کہ اس کے اپنے زخم میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔اس کی انگلیوں کے پنجے ازنا کی نرم جلد میں بالکل کھب گئے تھے۔۔۔

تکلیف کے مارے ازنا کے ہونٹوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

"اگر اس آئندہ تمہارے گھر والوں کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسو آئے تو پہلے انہیں ماروں گا۔۔۔اور پھر تمہیں اس غلطی کی دردناک سزا دوں گا۔۔۔وہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ تم ان کی خاطر آنسو بہاؤ۔۔۔ہاشم دادا کی بیوی اتنی بے وقوف اور ناسمجھ لڑکی ہو سکتی ہے۔۔مجھے بالکل

بھی اندازہ نہیں تھا۔۔اگر رونے کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو اس عمل کے لیے سوگ مناؤ جو اب میں کرنے والا ہوں۔۔۔۔"

زرداد اپنی بات کہتا اس کی گردن سے بال ہٹاتا اس کی نرم و گداز جلد پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا تپش زدہ لمس چھوڑتا۔۔۔ازنا کی جان حلق میں اٹکا گیا تھا۔۔۔

اس کی مونچھوں کی چبھن ازنا کو کسمسانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔اس شخص کا یہ وحشیانہ لمس برداشت نہ کر پاتے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے۔۔جو محسوس کرتے زرداد اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔ان آنسوؤں کی وجہ صرف میں ہونا چاہیے ہوں۔۔۔وہ فراڈی اور دھوکے باز لوگ نہیں۔۔۔۔۔"

ازنا کے چہرے پر بکھرے آنسو اور اس کے لرزتے کانپتے وجود کو پسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

نیچے موجود لوگ کا سن کر وہ صبح سے بہت غصے میں تھا۔۔ مگر اب اس کا موڈ ایک دم فریش ہو چکا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے روم سے نکلتے ہی ازنا نے ٹیبل پر رکھا ڈیکوریشن پیس اٹھا کر دروازے پر سے مارا تھا۔۔۔

"جانور کہیں کا۔۔۔"

ازنا شدید غصے سے چلائی تھی۔۔۔جب اس کی نظر سامنے مرر پر نظر آتے اپنے عکس پر پڑی تھی۔۔۔ایک دم اس کا چہرا ٹماٹر کی طرح لال ہوا تھا۔۔۔وہ شخص چند سیکنڈز میں اس پر اپنے رنگ چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اسے غصہ بھی آیا تھا تو صرف زرداد کی کہیں جانے والے باتوں پر۔۔۔

اس کا یوں چھونا ازنا کو برا نہیں لگا تھا۔۔

ازنا اپنی کیفیت پر بے یقین سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ تو کیا اس شخص کا یوں حق جتانا مجھے برا نہیں لگ رہا۔۔۔۔

ازنا نے بے اختیار سوچا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کے دل نے جو جواب اسے دیا تھا۔۔۔۔

وہ استغفر اللہ پڑھتی دل تھام کر رہ گئی تھی۔۔۔

نہیں کسی بھی انسان کے لیے اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو سکتا تھا۔۔۔ سوائے اس جنگلی جانور کے۔۔۔ جس میں احساسات نام کو نہیں تھے۔۔۔۔

ازنا اپنے دل کو تسلی دیتی۔۔۔اپنی سوچوں سے گھبرا کر باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرداد اپنے مخصوص مغرور اور کروفر سے بھرے انداز کے ساتھ شاہانہ چال چلتا وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔اس کی بارعب سحر انگیز شخصیت جو دیکھ ان کی آرگنائزیشن میں موجود تمام خواتین کے ساتھ ساتھ وہاں موجود باقی لوگ بھی مرعوب ہوئے تھے۔۔۔

کوئی اسے دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ دو دن پہلے اس پر کتنا بڑا قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔۔اس کے چہرے پر ایک عجیب سی اکڑ اور غرور سا چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھوں میں چھایا سرد اور وحشت ناک پن دیکھنے والوں پر ایک عجیب سا خوف طاری کر گیا تھا۔۔۔

"کیسے ہو میرے شیر۔۔۔۔۔؟؟"

زرداد کو دیکھتے ہی چیف اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ چیف کے اٹھنے پر باقی سب کو بھی مجبوراً اپنی جگہ سے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔

طارق بھا کا دل چاہا تھا یہاں کھڑے کھڑے اس مغرور انسان کو گولیوں سے بھون دے۔۔۔ جس نے بہت بڑی چال چل کر ان دونوں کو کٹہرے میں لا کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

آغا کی سوچ بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔۔۔ مگر نوریز خاموشی سے ایک جانب بے تاثر چہرا لیے کھڑا زرداد کو اپنے سامنے زندہ سلامت مسکراتا دیکھ رہا تھا۔۔

ہاشم دادا کی یہ مسکراہٹ وہاں موجود تمام لوگوں نے نوٹ کی تھی۔۔۔ جو ان سب کے لیے انتہائی غیر متوقع تھی۔۔۔ ہاشم دادا کو آج تک کسی نے یوں مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سنجیدہ ہی رہتا تھا۔۔۔ ان سب کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔ کسی نے بھی اس بات کو معمولی نہیں لیا تھا۔۔۔

"تم دونوں نے جو غلطی سرزد کی ہے۔۔۔ اس کے بعد تم لوگوں کو اس آرگنائزیشن کے ساتھ منسلک رکھنے کا کوئی جواز نہیں بچتا۔۔۔ تم نے ہمارے بہت اہم بندے پر قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔۔۔ جس کی سزا سے تم

لوگ واقف ہو۔۔۔ لیکن میں ایک بار تم لوگوں کو وضاحت دینے کا موقع ضرور دوں گا۔۔۔

یہاں تمام لوگوں کو بلانے کا مقصد ہی یہی ہے۔۔۔ دونوں طرف سے بیانات سن کر۔۔۔ صلح صفائی سے فیصلہ کیا جائے۔۔۔"

چیف کی بات پر زردادبالکل خاموش رہا تھا۔۔۔ جبکہ طارق بھا کے چہرے پر چمک نمایاں ہوئی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا چیف ان کو یہ موقع ضرور دے گا۔۔

"میں مانتا ہوں ہم نے جو کیا وہ اس آرگنائزیشن کے اصولوں کے سخت خلاف ہے۔۔۔ مگر جو حرکت ہاشم دادا کی جانب سے کی گئی ہے وہ بھی کسی قیمت پر قابلے قبول نہیں ہے۔۔۔۔ اس نے میری ہونے والی بیوی کو

اس کے گھر سے اغوا کر کے اس سے شادی رچالی ہے۔۔۔اسے یہاں اپنے اس بنگلے میں قید کر رکھا ہے۔۔۔۔وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ میں اتنے سالوں سے اس لڑکی پر اپنا حق مان چکا ہوں۔۔۔اسے کہیں اس لڑکی کو میرے حوالے کر دے۔۔۔میں ان سب لوگوں کے سامنے اس کے پیروں میں گر کر معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔"

طارق بھا کی بات پر پورے ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔سب کی نگاہیں ہاشم دادا پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جو دانت پر دانت چڑھائے۔۔۔صوفے کے ہینڈل کو سختی سے تھامے اپنے آپ پر ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔۔

"تم اس بارے میں کیا کہنا چاہو گے۔۔۔؟ کیا طارق بھا ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔۔؟؟"

چیف نے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ خود طارق بھا کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا تھا۔۔۔زرداد نے کسی لڑکی کی خاطر اپنے لیے ایسا خطرہ مول لیا تھا۔۔۔ان میں سے کسی کو بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہاں ایک جانب رقص کرنے کو آئی لڑکیاں بھی بہت ہی دلچسپی سے یہ بات سن رہی تھیں۔۔۔شراب اور شباب ان کی ہر محفل کا حصہ رہتے تھے۔۔۔اس کے بغیر ان کی کوئی محفل مکمل نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"میں بس اتنا جانتا ہوں کہ اگر اس کے بعد دوبارہ اس کتے نے اپنے غلیظ زبان سے میری بیوی کا نام لیا تو میں یہاں سب کے سامنے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔۔"

زردادشدید غصے کے عالم میں اپنا ہوش کھوتا اتنے سارے لوگوں کے سامنے اپنی کمزوری عیاں کر گیا تھا۔۔۔

وہاں کھڑے صفدر نے بے چارگی کے عالم میں اپنے باس کو دیکھا تھا۔۔۔ کیونکہ زردادکی بات پر چیف کی آنکھیں بھی چمک اٹھی تھیں۔۔

آخر ایسی کونسی لڑکی تھی جس کی خاطر ہاشم دادا پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اس آرگنائزیشن کے سبھی لوگ کہیں نہ کہیں زردادسے خوف کھاتے تھے۔۔یہاں تک کے چیف بھی اس کی دہشت اور خوف کی وجہ سے اسے اہمیت دیتا تھا۔۔۔

مگر آج ملنے والی یہ نئی خبر ان سب کے لیے بہت خوشی کی خبر تھی۔۔۔ آج پہلی بار ہاشم دادا کی کوئی کمزوری ان کے سامنے آرہی تھی۔۔۔

"اب آپ خود ہی دیکھ لیں چیف۔۔۔ہاشم دادا نے اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر دیا ہے۔۔۔۔اب بتائیں میرا قصور کہاں نکلتا ہے۔۔۔۔"

طارق بھا کے لیے بھی زرداد کا یہ ری ایکشن انتہائی غیر متوقع تھا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں اس لڑکی کو یہاں پیش کیا جائے۔۔۔جس کی وجہ سے ہماری آرگنائزیشن کے دو اہم لیڈر کے درمیان دشمنی کا آغاز ہوا ہے۔۔۔۔"

چیف نے حکم جاری کیا تھا۔۔۔

جو زرداد ہاشم خان کا خون کھولا گیا تھا۔۔۔

زرداد کے تمام لوگ وہاں بنتی اس نئ سچویشن سے خوفزدہ ہو کے تھے۔۔۔زرداد کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ کسی قیمت پر ازنا کو ان لوگوں

کے سامنے نہیں لائے گا۔۔۔بلکہ اگر مزید ایسی کوئی ڈیمانڈ کی گئی تو عنقریب یہاں خون خرابہ ہو جانا تھا۔۔۔

لیکن ایک فائقہ تھی جسے یہ ساری صورتحال مزادے گئی تھی۔وہ زرداد کے خلاف کسی قیمت پر نہیں تھی۔۔۔وہ بس یہی چاہتی تھی کہ ازنا کسی طرح زرداد کی زندگی سے نکل جائے۔۔۔

وہاں موجود صورتحال کو دیکھ فائقہ خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"خبردار!۔۔۔میں تم سب کی طرح بے غیرت نہیں ہوں کہ اپنی بیوی کو یہاں نمائش میں پیش کروں۔۔۔وہ میری عزت ہے۔۔۔جسے تم سب

کی طرح بھرے بازار میں رسوا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔اور ایسی خواہش رکھنے والوں کو ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔۔"

زرداد کے لہجے میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔۔وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ وہاں موجود لوگوں کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔۔؟تم مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔میں چیف ہوں تم سب کا۔۔۔یہ سب کر کے تم اپنے لیے مشکل پیدا کر دو گے۔۔۔۔اس لڑکی کو یہاں سب کے سامنے لانے میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔"

چیف نے بہت تحمل کا مظاہرہ کرتے اسے آخری وارننگ دی تھی۔۔۔

جس کی زرداد کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"تم لوگوں کو میرا جو بگاڑنا ہے بگاڑ لو۔۔۔ مگر ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ نہیں ڈرتا میں تم میں سے کسی سے بھی۔۔۔۔"

زرداد اپنی بات کہتا پلٹا تھا۔۔۔ مگر دروازے سے اندر داخل ہوتی ازنا کو دیکھ وہ ایک پل کے لیے اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔ جس لڑکی کی خاطر وہ اتنے سارے لوگوں سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی بنا اجازت یہاں آن پہنچی تھی۔۔۔

زردار نے اپنی جبڑے سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں باہر ہوا ابھر آئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ازنا پر نظر پڑتے ہی وہاں موجود تمام لوگوں کی لال ٹپک پڑی تھی۔۔۔طارق بھا آج پہلی بار اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اوہ تو اس وجہ سے تم اسے ہم سب سے چھپا رہے تھے۔۔۔چیز تو یہ واقعی چھپانے والی ہے۔۔۔۔"

طارق بھا نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ازنا پر اپنی غلیظ نگاہیں گاڑھی تھی۔۔۔مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہو پاتی زرداد نے اپنی گن نکالتے سیدھا اس کے جبڑے پر فائر کیا تھا۔۔۔

سب لوگ اپنی جگہ سے بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔آج پہلی بار کوئی چیف کے سامنے یہ سب کر رہا تھا۔۔۔زرداد ہاشم خان یہ سب

ایک لڑکی کے لیے ہر رہا تھا کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔جبکہ ازنا اس شخص کا بگڑا چہرا دیکھ خوف سے چیخ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"ہاشم دادا۔۔۔۔۔۔"

طارق بھا کی حالت دیکھ چیف کی بھی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔۔وہ بے یقینی کے عالم میں زرداد کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"اپنے ان سارے پالتو کتوں کو لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ورنہ تم سب کے بھیجے اڑانے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔۔"

زرداد ان سب پر ایک قہر آلود نگاہ ڈالتا غضبناکی کی آخری انتہا پر پہنچتا دروازے میں کھڑی ازنا کی کلائی اپنی سخت گرفت میں دبوچے وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا باہر نکل آیا تھا۔۔۔

ازنا کو اس کی گرفت میں اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر زرداد کا سفید چہرا شدید غصے کے عالم میں بالکل ریڈ ہو چکا تھا۔۔۔۔

ازنا اس کا یہ غصہ دیکھ کر اندر تک سہم گئی تھی۔۔۔

وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ اسے اس وقت اندر نہیں جانا تھا۔۔ وہاں جا کر اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔

لیکن وہاں کیا ہو رہا تھا ازنا ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

"میں منع کر کے گیا تھا۔۔۔ پھر کیوں آئی تم وہاں۔۔۔۔"

زرداد ازنا کو صوفے کی جانب دھکیلتا اس کے ارد گرد ہتھیلیاں جماتا اس پر جھکا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں اس وقت آگ اگل رہی تھیں۔۔۔۔ازنا کو اس سے شدید خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔۔مجھے وہاں جانے کو کہا گیا تھا۔۔اس لیے گئی میں وہاں۔۔۔۔مگر آپ نے اس شخص کو اتنی بے دردی سے کیوں مارا۔۔۔۔اس نے ایسا کیا کہا تھا۔۔۔۔؟"

ازنا کی آنکھوں سے اس شخص کا چہرا نہیں ہٹ رہا تھا۔۔اسے اس وقت زرداد واقعی کوئی خونی درندہ لگا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس پوری دنیا میں اگر اس کے لیے کوئی سوچ رہا تھا تو وہ یہی شخص تھا۔۔۔جو اس لڑکی کی خاطر پوری دنیا کو اپنا دشمن بنانے نکل پڑا تھا۔۔۔

زرداد پوری آرگنائزیشن کو اپنا دشمن بنا چکا تھا۔۔۔جو آگے چل کر اس پر کتنا بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔یہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔لیکن اسے تو اب بھی اپنے نفع نقصان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ خود بھی ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں پایا تھا کہ یہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہم ہو گئی تھی۔۔۔

"اگر آئیندہ میری بات نہ مانی تو میں تمہارا جو حشر بگاڑوں گا تم وہ سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔اور آج جو غلطی کی ہے تم نے۔۔۔اس کی سزا تو ملے گی تمہیں۔۔۔"

زرداد اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے قریب تر کرتا اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلسا گیا تھا۔۔۔

ازنا اس کے لہجے میں چھپی دیوانگی محسوس کرتی ساکت رہ گئی تھی۔۔

جب وہ اسے خود سے دور دھکیلتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ازنا کو محسوس ہو رہا تھا کہ شاید وہ اس شخص کو پہنچاننے میں غلطی کر رہی ہے۔۔۔

کچھ تو ایسا ہے جو وہ نہیں جانتی۔۔۔۔۔

لیکن وہ اصل بات کا پتا کہاں سے لگوائے گی۔۔۔۔

ازنا جو اچانک نسیمہ بیگم کا خیال آیا تھا۔۔۔۔

وہی تھیں جو اسے کچھ بتا سکتی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں منع کر کے گیا تھا کہ اس کو وہاں نہیں بھیجنا۔۔۔پھر آپ سب لوگوں کے ہوتے ہوئے یہ سب کیسے ہوا۔۔۔۔"

زرداد ازنا کو بیڈ روم میں چھوڑ تا واپس ان کے پاس آیا تھا۔۔

جہاں سب لوگ ہی ایک لائن میں مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔

وہ سب زرداد ہاشم خان کی دہشت سے کانپ رہے تھے۔۔۔سب سے زیادہ برا حال فائقہ کا تھا۔۔۔وہ تو ازنا کو وہاں کسی اور ہی نیت سے لے کر گئی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ آگے سے ایسا ہو جائے گا۔۔۔۔

"کون لے کر گیا تھا اسے وہاں۔۔۔۔"

زرداد ایک بار پھر سے دھاڑا تھا۔۔۔

جب فائقہ خاموشی سے آگے آئی تھی۔۔۔۔

"میں نے کیا یہ سب۔۔۔۔؟؟؟ مگر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔"

فائقہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔۔۔جب زرداد کی جانب سے پڑنے والا زناٹے دار تھپڑ اسے اوندھے منہ زمین پر پھینک گیا تھا۔۔۔

"مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ میں اپنے گھر میں آستین کا سانپ پال رہا ہوں۔۔جو ہر بار میرے خلاف چال چل کر مجھے ہی گرانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔جو اندر ہی اندر میری جڑیں کاٹ رہا ہے۔۔۔"

زرداد نے زمین پر گری فائقہ کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اسے اوپر اٹھایا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فائقہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔۔۔

زرداد کا دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر تھا۔۔۔

وہاں موجود تمام لوگوں کو اس وقت فائقہ سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔جو اپنے جنون میں اس شخص کا نقصان کر رہی تھی۔۔۔جس نے اسے سہارا دے کر ایک نئی زندگی بخشی تھی۔۔۔

نسیمہ بیگم بھی آج فائقہ کی جانب سے نگاہیں پھیر گئی تھیں۔۔گردن پر پڑنے والے دباؤ کی وجہ سے فائقہ کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔وہ بری طرح کھانس رہی تھی۔۔۔مگر نہ ہی اس نے زرداد کے

آگے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔نہ ہی وہاں موجود کسی اور فرد میں اتنی جرآت تھی کہ آکر زرداد سے ٹکرا سکیں۔۔۔

"چھوڑیں اسے۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟"

ازناجو زرداد کا چلانا سن کر روم سے باہر آئی تھی۔۔۔فائقہ کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ وہاں کھڑی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔اس نے زرداد کا ہاتھ ہٹاتے فائقہ کو اس سے بچایا تھا۔۔۔

سب لوگوں نے آنکھیں پھاڑے یہ ایک نیا حیرت انگیز منظر دیکھا تھا۔۔۔جہاں ازنا یوسف زئی زرداد ہاشم خان پر چلائی تھی۔۔۔اور وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ بھی گیا تھا۔۔۔

اس نے اس گستاخی پر ازنا کو کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی آج کے بعد مجھے یہاں نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔اس کا حساب کتاب کلیئر کریں۔۔۔اور نکال باہر پھینکیں اسے۔۔۔"

زرداد فائقہ کی جانب حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ فائقہ نے تڑپ کر اس بے رحم انسان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جسے آج بھی اس کی محبت نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

ازناساکت سی کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ فائقہ نے ہی اسے وہاں بھیجا تھا۔۔۔وہ صرف زرداد کا غصہ دیکھ اس کے آگے جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔مگر فائقہ نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔

ازنا کو یہ بات اب سمجھ آ رہی تھی۔۔۔

فائقہ زرداد سے محبت کرتی تھی۔۔۔ مگر زرداد کے نزدیک اس لڑکی کی کوئی اوقات نہیں تھی۔۔۔ اوقات تو اس کی بھی اس شخص کے نزدیک کوئی نہیں تھی۔۔۔ پھر وہ اس کے لیے یہ سب کیوں کر رہا تھا۔۔۔

ازنا نے نسیمہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے کی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

"آج تک اس بیسٹ کی نفرت ہی دیکھی ہے سب نے۔۔۔ مگر اب سب لوگ اس بیسٹ کی محبت دیکھیں گے۔۔۔ جس کی شدت کیا ہونے والی ہے۔۔ اور کتنے لوگ اس میں جل کر راکھ ہونے والے ہیں۔۔۔۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم ازنا کو گہری نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔۔

مگر ازنا کتنے ہی لمحے ان کے لفظوں میں الجھی رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا نے ڈرتے ڈرتے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔

وہ آج پہلی بار اس کمرے میں آ رہی تھی۔۔

جہاں ہر طرف لگے شراب کے ڈھیر دیکھ ازنا کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

اس کی متلاشی نگاہوں نے زرداد کو ڈھونڈا تھا۔۔۔جب وہ اسے سامنے ہی کرسی پر جھولتا نظر آیا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔۔۔جبکہ اس کے دونوں پیر اضطراری کیفیت میں ہل رہے تھے۔۔۔پورے کمرے میں نیم تاریکی کا راج تھا۔۔۔

ازنا کو نجانے کیوں مگر اب اس شخص سے خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔جو شخص اتنے سارے خطرناک لوگوں کے بیچ کھڑا ان سب سے اس کی خاطر لڑ سکتا تھا۔۔۔وہ بھلا اسے نقصان کیسے پہنچا سکتا تھا۔۔۔

ازناوہ نسیمہ بیگم سے ہی پتا چلا تھا کہ زردار نے جس شخص کو گولی ماری تھی وہ طارق بھا تھا۔۔۔وہ لوگ اسے یہاں سے لے کر جانا چاہتے تھے۔۔۔ مگر زردار نے ان سب کو ہی بہت اچھا سبق سکھا دیا تھا۔۔۔۔

یہ بات سننے کے بعد سے ہی ازنا کا دل اس شخص کے والے سے الگ ہی انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔۔

زرداد اس وقت شدید زہنی کشیدگی کا شکار تھا۔۔اس لیے ازنا نے آج خود سے اس کی جانب پہل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس روم میں زرداد کے کہے بغیر کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔ مگر وہ بنا اس سے پوچھے دھیرے دھیرے چلتی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا شاید زرداد ابھی اس کی موجودگی سے بے خبر ہے۔۔۔مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔ازنا کے روم میں پہلا قدم رکھتے ہی زرداد اس کی آمد سے باخبر ہو چکا تھا۔۔۔

ازنا اسی خاموشی کے ساتھ اس کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔زرداد کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی پیشانی کو بار بار مسل رہا تھا۔۔۔

ازنا کو نجانے کیوں آج اس شخص پر رحم سا آگیا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور اسی خاموشی کے ساتھ زرداد کی پیشانی پر اپنی گداز انگلیاں رکھ دی تھیں۔۔۔

زرداد نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔۔۔بلکہ آرام سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔۔۔وہ اپنی گداز انگلیوں سے دھیرے دھیرے اس کے سر کا مساج کرتی زرداد کو ایک انوکھا سا سرور بخش گئی تھی۔۔۔

وہ سکون جو آج تک اسے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اسے لگا تھا اس لڑکی کے ہاتھ میں کوئی جادو ہے۔۔۔جو آہستہ آہستہ اسے اپنے حصار میں جکڑ رہا تھا۔۔۔

زرداد نے شراب کی بوتل وہیں ٹیبل پر رکھ دی تھی۔۔۔

اس کو جو سکون اس شراب سے چاہیے تھا۔۔۔وہ آج یہ لڑکی دے رہی تھی اسے۔۔۔

ازنا نجانے کتنی ہی دیر اس کے سر کا مساج کرتی اپنی نرم انگلیوں سے اسے راحت مہیا کرتی رہی تھی۔۔۔ازنا کی نگاہیں اس کے خوبرو چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔اس شخص کے چہرے پر پھیلتا سکون ازنا کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر جگمگاتا تل بھی آج ازنا کو پر سکون سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

ازنا کو اپنا دل اس شخص کے لیے پگھلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اگر مزید وہاں کھڑی رہتی تو اس کی شخصیت کے سحر میں پوری طرح سے کھو جاتی۔۔۔

ازنا اپنی دھڑکنوں کی بدلتی لے پر جلدی سے پیچھے ہٹی تھی۔۔۔وہ وہاں سے چلے جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر جیسے ہی اس نے چند قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔اسے اپنے دوپٹے پر کھینچاؤ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ازنا کا دل پوری شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جب زرداد اس کے دوپٹے کے پلو کو اپنی مٹھی میں دبوچے آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ازنا کی رنگت لال ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کی یہ گہری نگاہیں برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔اس کی قربت سہنا تو اس سے بھی کہیں زیادہ بڑا امتحان تھا۔۔۔اسے ڈر لگتا تھا کہ کہیں وہ اس کے سحر میں مقید ہو کر اپنے دل کا نقصان نہ کروا بیٹھے۔۔۔۔

یہ شخص اس کی عزت اور جان کا محافظ تھا۔۔۔جو صحیح معنوں مین حفاظت کرنا جانتا تھا۔۔۔اسے سمجھ آچکی تھی کہ وہ اب تک اگر محفوظ تھی تو صرف زرداد ہاشم خان کی وجہ سے۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

زرداد نے اس کا دوپٹہ آزاد نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

ازنا میں ہمت نہیں تھی نگاہیں پھیر کر اس کی جانب دیکھنے کی۔۔۔

جب زرداد خود ہی اس کے مقابل آتا اسے دونوں کندھوں سے تھام کر ٹیبل پر بیٹھاتا خود اس کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

ازنا کو اس کی لال بوجھل آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔وہاں آج ایک الگ ہی تاثر جگمگاتا نظر آرہا تھا۔۔۔

"تمہاری ایک امانت تھی میرے پاس۔۔۔۔۔"

زرداد نے اپنی پاکٹ سے کچھ نکالتے ازنا کے سامنے کیا تھا۔۔۔جو دیکھ ازنا کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے کھل گئی تھیں۔۔۔یہ وہیں پائل تھی

جو اس دن عالیان کے ساتھ اس ویلی پر اس کے پیر سے ٹوٹ کر گری تھی۔۔۔

یہ پائل اس شخص نے کب اٹھائی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی یاد نہیں تھا۔۔۔لیکن اس نے اب تک یہ پائل سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔ازنا کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کے لیے اتنی اہم تھی۔۔۔کہ وہ اس کی پائل کی بھی حفاظت کیے ہوئے تھا۔۔۔

ازنا نے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اب اسکے دودھیا پیر کو کھسے سے آزاد کرتا اس کی گداز پنڈلیوں سے ٹراؤزر اوپر سرکاتے اسے پائل پہنا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ازناکا پیر اپنے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔اپنی پنڈلیوں پر محسوس ہوتی اس کی انگلیوں کی گردش ازنا کو شرم سے لال کر گئی تھی۔۔۔یہ شخص کتنے آرام سے اس پر اپنا استحقاق جما رہا تھا۔۔۔وہ اس لمحے اسے کہیں سے بھی وہ وحشی درندہ معلوم نہیں ہوا تھا۔۔۔جسے درندگی پھیلانے کے سوا کچھ نہیں آتا تھا۔۔۔

بلکہ اس لمحے تو وہ ازنا کو اتنی نرمی سے چھو رہا تھا جیسے زرا سی سختی کرنے وہ وہ کانچ کی گڑیا ٹوٹ جائے گی۔۔۔

وہ خود کو وہاں کا بیسٹ کہنے والا اس کے قدموں میں جھکا ہوا تھا۔۔۔یہ بات عام بات بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

ازنا نے ایک بار بھی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔اسے اس شخص کی توجہ پانا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

لیکن زرداد ہاشم خان کی سرزد کی گئی اگلی گستاخی ازنا کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگو گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے پنڈلیوں کو ہونٹوں سے چھوتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔اس شخص کا پر تپش لمس ازنا کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے گھبرا کر اپنا پیر زرداد کی گرفت سے کھینچ لیا تھا۔۔۔

زرداد نے اپنی خمار آلود نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس کی گردن میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے اوپر جھکا لیا تھا۔۔۔

"میں سمجھ نہیں پارہا پوری دنیا تمہیں مجھ سے چھیننے پر کیوں لگی ہے۔۔۔؟ میں نے تو کبھی تمہیں پانے کی خواہش ہی نہیں کی تھی۔۔۔پہلے بھی میرے بنا مانگے تمہیں میری جھولی میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔اور آج ہر کوئی تمہیں مجھ سے چھیننے کی سازشوں میں لگا ہوا ہے۔۔۔ مگر اب میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ تم کیا چاہتی ہو مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔ مگر جب تک میں زندہ ہوں۔۔۔ تمہیں کوئی مجھ سے نہیں چھین سکتا۔۔۔۔تم خود بھی نہیں۔۔۔"

زرداد کا چہرا اس کے چہرے کے بالکل قریب تھا۔۔۔اتنا کہ زرداد کے بولنے پر اسکے ہونٹ ازنا کے ہونٹوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔۔ مگر زرداد کے بولے جانے والے الفاظ ازنا کو ایک عجیب سی تڑپ میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔۔

یہ ایک لمحہ تھا آگاہی کا جس میں ان دونوں کو محسوس ہوا تھا کہ ان دونوں کی یہ چلتی سانسیں ایک دوسرے کے لیے کتنی ضروری تھیں۔۔۔

اس کے مرنے کے خیال سے ہی ازنا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر زرداد کے ہونٹوں پر پھسلے تھے۔۔۔۔

"جب میری آپ کے نزدیک کوئی اوقات نہیں ہے تو کیوں رکھنا چاہتے ہیں اپنے پاس۔۔۔۔"

ازنا کے دل میں اس کی اس دن والی بات آج بھی خنجر کی طرح چبھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے شکوے پر زرداد اسے ایک دم خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے اس کے گلابی دلفریب چہرے سر نگاہیں چرا گیا تھا۔۔۔

"اوقات تو تمہاری اب بھی نہیں ہے میرے نزدیک۔۔۔۔"

زرداد نے اس کی جانب سے رخ پھیر لیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ ازنا کو اچھا خاصہ تپا گئے تھے۔۔۔۔بہت زیادہ اکڑ تھی اس شخص میں۔۔۔۔

وہ اس کے گریز کو سمجھے بغیر اس کے مقابل آتے اس سے پہلے کہ کچھ بولتی۔۔۔۔

زرداد اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے آدھ کھلے شیریں لبوں کو اپنے ہونٹوں میں جکڑتا اس کے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا۔۔۔

ازنا کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک سکڑ آئی تھیں۔۔

وہ پوری طرح کانپ اٹھی تھی۔۔اس نے اپنے ناخنوں کو زرداد کی گردن میں گاڑھ دیا تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا ابھی اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔مگر زرداد نے اس کے وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتے اس کی سانسوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔

ازنا گہرے گہرے سانس لیتی اسی ستمگر کے سینے پر اپنا سر ٹکا گئی تھی۔۔۔

"میں سب تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گا کہ میرے نزدیک تمہاری کیا اوقات ہے۔۔۔۔پوری دنیا جان چکی ہے کہ ازنا یوسف زئی کی زرداد ہاشم کی زندگی میں کیا اوقات ہے۔۔۔۔اتنا بے خبر اور نا سمجھ بننا بھی اچھی

بات نہیں ہے۔۔۔کسی دن تمہاری یہ بے خبری بہت بھاری پڑ سکتی ہے تم پر۔۔۔۔۔"

زرداد اس کو اپنے سینے میں بھینچ کر آزاد کرتا بنا پلٹ کر اس کی جانب دیکھے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا اپنی جگہ سن سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کے لیے کسی پہیلی سے کم نہیں تھا۔۔۔جو ہر بار اسے ایک نئی کشمکش میں ڈال جاتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں جو کب سے چاہتا تھا بالکل ویسا ہی ہوا ہے۔۔۔تم سب کہتے تھے نا کہ میں اس ہاشم دادا کو اتنی اہمیت کیوں دیتا ہوں۔۔۔تو اسکی یہی وجہ تھی کہ

وہ بہت طاقتور تھا۔۔۔اس کی وجہ سے ہمارے بہت سارے کالے دھندے بالکل ٹھپ ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔اسے پولیس فورس سے تو نکال دیا گیا تھا۔۔۔مگر وہ اس عوام کے ساتھ اپنی ایمانداری اب بھی نبھا رہا تھا۔۔۔اس کا افسری پنا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔۔۔ہم سب مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔کیونکہ تب اس کی کوئی کمزوری نہیں تھی۔۔۔

مگر اب ایسا نہیں ہے۔۔۔اب ہم اس کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔اور اسے توڑ کر گرا بھی سکتے ہیں۔۔۔کیونکہ اب ہمارے ہاتھ ہاشم دادا کی کمزوری لگ چکی ہے۔۔۔جس لڑکی کی خاطر اس نے ہمیں اپنے گھر سے بے عزت کر کے نکالا ہے۔۔اب وہی لڑکی اس کی بربادی کا سبب بنے گی۔۔۔وہی اسے ہم تک لائے گی۔۔۔۔

زردادہاشم خان کو اس کی محبت ہی برباد کرے گی۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سب سے۔۔۔بس اب وہی کرتے جاؤ جو میں کہوں گا۔۔۔میں اس کے گرد ایسے جال بن دوں گا کہ وہ کسی صورت بچ کر نہیں نکل پائے گا۔۔۔

"

چیف زہر خند لہجے میں بولتا اپنے سامنے بیٹھے آغا اور طارق بھا سے مخاطب تھا۔۔۔طارق بھا کے جبڑے کا آپریشن ہوا تھا۔۔۔وہ کافی حد تک بہتر تھا۔۔مگر اب وہ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

لیکن چیف کی باتیں سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

اس کا چہرا کافی بگڑ گیا تھا۔۔۔جو سرجریز کے بعد ہی کچھ بہتر ہو سکتا تھا۔۔۔

ان سب لوگوں میں ہاشم دادا کے خلاف انتقام کی آگ بھڑکی ہوئی تھی۔۔۔ان سب کا سب بس ایک ہی مقصد تھا۔۔۔ہاشم دادا کو ختم کرنا۔۔۔

اور اس سب میں وہ اپنا مہرا بنانے والے تھے ازنا یوسف زئی اور اس کے خاندان کو۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج صفدر اور ردا کا نکاح تھا۔۔۔۔

زرداد کے لیے وہ دونوں ہی اس کے بہت ہی وفادار اور اہم لوگ تھے۔۔۔وہ ان کو بالکل اپنی فیملی مانتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے بنگلے کے اندر ہی بڑے پیمانے پر ان کے نکاح کی تقریب کا اہتمام کروایا تھا۔۔۔

لیکن اسے خود آج ایک بہت اہم کام کے لیے نکلنا تھا۔۔۔اس کا ارادہ نکاح سے پہلے پہنچ جانے کا تھا۔۔۔

ازنا اتنے دنوں کے بعد کسی تقریب میں شرکت کرنے والی تھی اس لیے وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

نسیمہ بیگم نے اس کے لیے مہرون رنگ کی ایک بہت ہی خوبصورت سی ساڑھی آرڈر کی تھی۔۔۔جو ازنا کو بھی بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔اسے ہمیشہ سے ساڑھی پہننے کا بہت شوق تھا۔۔۔مگر اس کے باقی تمام خواہشات کی طرح یہ بھی پوری نہیں ہو سکی تھی۔۔۔۔

لیکن آج اسے یہاں کے باس کی بیوی کی حیثیت سے اس پارٹی میں شرکت کرنی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے معیار کے مطابق خود کو تیار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے اپنا آپ ہمیشہ اس وجاہت کے شاہکار سے تھوڑا کم لگا تھا۔۔۔اس بات سے انجان کے وہ زرداد ہاشم خان کے لیے کتنی اہم اور قیمتی بن چکی تھی۔۔۔

ازنامہرون رنگ کی ساڑھی زیب تن کیے جیسے ہی مرر کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔۔۔اس سے اپنا آپ پہنچاننا مشکل ہوا تھا۔۔۔اس کے سیاہ گھنے بالوں کی آبشار اس کی نازک سی کمر کو ڈھانپے ہوئے تھی۔۔۔

جبکہ لائٹ سے میک اپ نے اس کے نقوش کی دلکشی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔اس نے گردن میں ڈائمنڈ کا خوبصورت سا نیکلس پہنا تھا۔۔۔جو اس کی صراحی دار گردن کو مزید حسین بنا گئی تھی۔۔۔

زردادہاشم خان کا اسے دیکھ کر کیا ری ایکشن ہونے والا تھا۔۔۔یہ سوچ کر ہی ازنا کو اپنی سانسیں رکھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

ازنا اپنے سینڈلز کو ہاتھوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھی تھی تاکہ آرام سے بیٹھ کر پہن سکے۔۔۔جب اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

ازنا جیسے ہی پلٹی سامنے کا منظر دیکھ اس کی رنگت بالکل زرد پڑی تھی۔۔۔ خوف کے عالم میں اس کے ہاتھوں سے سینڈلز چھوٹ کر نیچے جا گرے تھے۔۔۔

اس کا پورا وجود تھر تھر کانپنے لگا تھا۔۔۔ اور اگلے کی لمحے وہ اپنے حواس کھوتی پیچھے پڑے بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔۔

دروازے کے سامنے کھڑے زرداد نے اپنی نازک سی بیوی کی یہ حالت دیکھ اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

ازنا کی اس حالت کی وجہ اس کا خون میں لت پت لباس تھا۔۔۔ وہ آج اپنے دشمنوں کو سبق سکھانے نکلا ہوا تھا۔۔۔ کل انہوں نے اس کے گھر پر آ کر جو تماشہ لگایا تھا۔۔۔ آج اسی کا جواب دینے گیا تھا وہ انہیں۔۔۔۔

زردادنے ان کے بہت سارے اڈوں کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ۔۔ان کے بیرون ملک سے آئے اسلحہ سمگلرز کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔

وہ کپڑے بدلے بغیر سیدھا اپنے بیڈ روم میں آگیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا کہ ازنا نیچے فنکشن میں ہی ہو گی۔۔۔

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے اس حالت میں دیکھ لے گی۔۔۔وہ جس بے دردی کے ساتھ ان لوگوں کو مار کر آیا تھا۔۔اس کے کپڑے اور گردن پوری طرح سے خون آلود تھے۔۔۔جو دیکھ ازنا خوف کے عالم میں اپنے حواس برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

زردادا اس حلیے میں اس کے قریب جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک بے چین نظر اس کے بیڈ پر بے سدھ پڑے دلنشین وجود پر ڈالتے وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جلدی سے فریش ہو کر باہر نکلتے وہ اب بلیک پینٹ اور بنیان میں ملبوس اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے ازنا کے قریب آتا اسے اٹھا کر بیڈ پر آرام دہ حالت میں لٹا گیا تھا۔۔۔

ازنا کے کندھے سے اس کی ساڑھی کا پلو زرا سا نیچے کھسکا تھا۔۔۔زرداد نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پر پہلے ہی بہت بری طرح سے اثر انداز ہو چکی تھی۔۔۔

وہ خود کو اس کی دلفریب مہک اور گداز لمس کا عادی کر کے اپنے آپ کو مزید پاگل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مہرون رنگ کی ساڑھی میں اس کے نازک وجود کے نشیب و فراز بالکل نمایاں ہوتے زرداد ہاشم خان کو بہکنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔اس کی دودھیا رنگت اس کلر میں دھمک رہی تھی۔۔۔جبکہ گردن پر جگمگاتا ہیروں کا نیکلیس بار بار زرداد کی توجہ کھینچ رہا تھا۔۔۔

اگر یہ لڑکی مزید اسی طرح اس کے سامنے رہتی تو اس نے ضرور کوئی گستاخی کر جانی تھی۔۔۔

اس لیے احتیاط کے پیش نظر زرداد نے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار نہیں کیا تھا۔۔۔بلکہ گلاس میں پانی لیتا دھیرے سے اس کے چہرے پر چھڑکاؤ کرتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کی ایک دوبار کی کوششوں کے بعد ازنا نے کسمساتے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔مگر خود پر جھکے زرداد کو دیکھ وہ خوفزدہ سی پیچھے کی جانب کھسکتی بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی۔۔۔

زرداد جو کب سے خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے تھا۔۔۔اس سہمی ہرنی کو خود سے ڈرتے دیکھ وہ خود کو اسکے قریب جانے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

"تم ایک خونی درندے ہو۔۔۔۔میرے قریب مت آؤ۔۔۔مجھ ڈر لگ رہا ہے تم سے۔۔۔۔"

ازنا بیڈ کراؤن سے بالکل چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔جبکہ زرداد اس کے ارد گرد دونوں بازو رکھے اسے پوری طرح اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔۔

آج اسے ازنا کا خود کو یہ سب کہا جانا بھی برا نہیں لگا تھا۔۔۔

ازنا یوسف زئی کی دلفریب مہک اس پر ایک عجیب سی خماری طاری کر دیتی تھی۔۔۔

"اور مجھے اس وقت تم سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔۔۔میں تو ہر احساس سے عاری ایک حیوان تھا۔۔۔میرے دل کو دھڑکنا کیوں سکھا دیا تم نے۔۔۔میرے اندر یہ کیسے احساسات

پیدا کر دیے ہیں تم نے۔۔۔۔اچھی بھلی زندگی بسر کر رہا تھا۔۔۔۔

شراب پی کر اپنا ہر غم فراموش کر جاتا تھا۔۔۔ مگر اب تو وہ شراب کا نشہ بھی کوئی اثر نہیں کر پا رہا۔۔۔۔ صرف تمہارا طلبگار بن گیا ہے یہ دل۔۔۔ تمہاری اس مہک نے پاگل کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔۔"

زرداد نے اس کے بالوں میں چہرا چھپاتے ان کی مہک سے اپنی سانسوں کو معتر کرتے خمار آلود لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے تم سے۔۔۔ کیوں خون کرتے ہو تم دوسروں کا۔۔۔۔ تمہیں زرا رحم نہیں آتا۔۔۔۔"

ازناب بھی دھیرے دھیرے لرز رہی تھی۔۔۔۔

اس کی ساڑھی کا پلو نیچے کو سرکا تھا۔۔۔ازنا نے شرم سے لال پڑتے خوفزدہ نگاہوں سے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھ زرداد کی گرفت میں قید تھے۔۔۔

زرداد کو اس کا یہ خوف مزا دے گیا تھا۔۔۔وہ پہلے کوئی بھی گستاخی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔مگر ازنا کی ہرنی آنکھیں اسے مجبور کر گئی تھیں۔۔۔

وہ جھکا تھا اور ایک شوخ سی جسارت کرتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔۔

ازنا کانوں کی لوح سے پیر تک لال ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارے شوہر نے آج تک کبھی کسی کا ناحق خون نہیں بہایا۔۔۔بس اس بات پر یقین رکھنا۔۔۔"

زرداد اس کے ماتھے پر اپنی مہر محبت ثبت کرتا اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔جبکہ ازنا خاموشی سے اس کی چوری پشت کو گھورے گئی تھی۔۔۔۔

"ویسے اچھی لگ رہی ہو اس میں۔۔۔میں کتنا شریف انسان ہوں اس بات کا اندازہ تو تمہیں ہو ہی گیا ہو گا۔۔۔دوبارہ مجھ سے ایسی کسی شرافت کی امید مت کرنا۔۔۔"

زرداد جاتے جاتے بھی اسے تپانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا اسے بس دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس شخص کا تعریف کرنے کا انداز بھی اسی جیسا ٹیڑھا ہو گا اسے بالکل انداز نہیں تھا۔۔۔

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ باہر سب کے سامنے انگارے چبھانے والا۔۔۔ ایک ہی دن میں اپنی پوری آرگنائزیشن کو گھما کر رکھ دینے والا شخص اپنے بیڈ روم میں کتنا مختلف انسان بن جایا کرتا تھا۔۔۔

جسے اپنی نازک سی بیوی کو غصہ دلا کر سکون محسوس کرتا تھا۔۔۔وہ ازنا کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ چکا تھا۔۔۔اس کے اپنے دل میں اس لڑکی کے لیے کیا تھا وہ یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

مگر اسے اپنی زندگی پر اب بالکل کوئی بھروسہ نہیں رہا تھا۔۔۔اس کے دشمن ہر طرف اس کی تاک میں چھ بیٹھے تھے۔۔۔موقع ملتے ہی وہ اسے

ختم کر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔اس لیے وہ ازنا کے سامنے اپنی محبت کے وہ دعوے کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔جسے پورا کرنے کی مہلت نہیں ملنے والی تھی اسے۔۔۔

پہلے وہ ہر لمحہ مرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔مگر اب اسے مرنے سے بھی ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔وہ ازنا کے ساتھ زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر آج تک اسے وہ سب کہاں ملا تھا جس کی اس نے خواہش کی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا نے نسیمہ بیگم کے ساتھ ہال میں قدم رکھا تھا۔۔۔اس نے یہاں سب کے بیچ آنے کے لیے اپنے گرد شال کو اچھی طرح اوڑھ لیا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں نے بے اختیار زرداد کو ڈھونڈا تھا۔۔۔جب اس کی نظر کسی لڑکی کے ساتھ کھڑے زرداد پر پڑی تھی۔۔۔وہ لڑکی اس کے کافی قریب تھی۔۔۔جو دیکھ ازنا کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

اسے زرداد کا اس لڑکی کے ساتھ کھڑا ہونا بہت برا لگا تھا۔۔۔جو زرداد کے ساتھ کچھ زیادہ ہی فرینک ہو رہی تھی۔اگر اس سے زرا سا کوئی شخص بات بھی کر لے تو یہ شخص طوفان کھڑا کر دیتا تھا۔۔۔اور خود اب کیسے مزے سے کھڑا تھا۔۔۔

ازنا کو حماد،عالیان اور اپنے گارڈز کی حالت یاد آئی تھی۔۔۔

ازنا کی خفگی بھری نگاہیں زرداد پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

ازنا کو لگا تھا کہ شاید اس نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے۔۔۔

"یہ سپر ماڈل سونیا ہے۔۔۔ آج کل انڈسٹری میں بہت زیادہ چرچا ہے اس کا۔۔۔ اور یہ سر پر مرتی ہے۔۔۔ اب بھی دیکھیں کیسے پاگلوں کی طرح نہار رہی ہے انہیں۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود سدرہ ازنا کو اس لڑکی کے بارے میں آگاہ کر گئی تھی۔۔۔ جو آج کل زرداد پر کچھ زیادہ ہی ڈورے ڈال رہی تھی۔۔۔

ازنا کو اسی پر نگاہیں مرکوز کیے دیکھ سدرہ سے رہا نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ وہ بول گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد ازنا کا چہرا غصے کی شدت سے لال ہوا تھا۔۔۔دور سے یہ منظر دیکھتا زرداد اس لڑکی کو وہیں چھوڑ تا ازنا کے قریب آیا تھا۔۔۔

سب لوگ زرداد ہاشم خان کا اپنی بیوی کے لیے یہ پر فکر انداز دیکھ رہے تھے۔۔۔جو چند سیکنڈز کے لیے بھی اس کی ناراضگی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

مگر ازنا اس کے قریب آکر کھڑے ہونے پر وہاں سے ہٹتی ایک قدرے الگ تھلگ حصے میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اسے نجانے کیوں بہت زیادہ برا لگ رہا تھا۔۔۔زرداد ہاشم خان کا کسی اور لڑکی کے قریب جانے کا تصور ہی اسے رلانے لگا تھا۔۔۔

"یہ اگنور کرنے کی وجہ۔۔۔۔میں یہاں کا باس ہوں۔۔۔میرے لوگوں میں بہت زیادہ دہشت ہے۔۔۔تم مجھے یوں نخرے نہیں دکھا سکتی۔۔۔۔ "

زردادنے اس کے پاس آتے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔وہ خود حیران تھا کہ وہ اس لڑکی کے چہرے پر اداسی اور سوگواریت دیکھ اس سے دور کیوں نہیں رہ پایا تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا آپ میرے پاس آئیں یا میرے نخرے اٹھائیں۔۔۔جائیں آپ اپنا کام کریں۔۔۔جیسے آپ کو میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔ویسے ہی مجھے بھی آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ازنا کو اس شخص کی اب بھی وہی اکڑ دیکھ غصہ آیا تھا۔۔۔وہ اپنی غلطی تو مانتا ہی نہیں تھا۔۔۔

ازنا وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔

جب زردار نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔

"کیا اتنی غصہ ہو کہ ایک نگاہ کرم بھی نہیں ڈالو گی اپنے اس بیسٹ پر۔۔۔ ۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنی انگلی کی پوروں سے چھوتے وہ اس کے چہرے کی جانب جھکا تھا۔۔۔اور اس کے ہونٹوں کے کنارے پر لگی لپسٹک کو اپنے ہونٹوں سے صاف کر گیا تھا۔۔۔

ازنا اس شخص کی بڑھتی جسارتوں پر گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔وہ لوگ باقی سب کی نگاہوں سے اوجھل ہی تھے۔۔۔

اس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔ضد میں آکر ہر حد بھلائے اس سے اپنا حق ہی نہ وصول کرنے لگ جاتا۔۔ایک تو وہ غصہ تھی۔۔۔اوپر سے یہ شخص اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ کس بات پر غصہ ہے۔۔وہ اسے اپنے طریقے سے منانے لگا تھا۔۔

اس کا چہرا شرم وخفت کے مارے لال ہوا تھا۔۔۔دھڑکنوں نے الگ ہی شور مچار کھا تھا۔۔۔وہ اپنی غیر ہوتی حالت پر خود پر ہی غصہ ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا کہ زرداد ہاشم خان تمہاری جگہ کسی اور کو دے گا۔۔۔تمہاری جگہ اب مرتے دم تک اس دل میں کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔بس مجھے دھوکا مت دینا۔۔۔۔"

آخری جملہ انتہائی سنجیدگی اور وارننگ دیتے لہجے میں بولا گیا تھا۔۔۔

اس نے لرزتی پلکوں کے ساتھ زرداد ہاشم خان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب بھی بے باک نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ یہی وہ انسان جو اپنے دشمنوں کی خون کی ندیاں بہانے کا شوقین تھا۔۔۔اور ابھی کچھ دیر پہلے وہ نجانے کس کے خون میں نہا کر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن جو بھی تھا اس وقت وہ ایک بالکل مختلف انسان لگ رہا تھا۔۔۔جو بات اس کے تمام لوگوں نے نوٹ کی تھی۔۔۔۔

ازنا یوسف زئی کے سامنے آتے ہی ہاشم دادا زردادہاشم خان بن جایا کرتا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں لائے ہیں یہاں۔۔۔؟؟؟جب میری یہاں کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔"

ازنا نے اپنے لرزتے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑورتے اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے اسے کہا تھا۔۔۔اسے زردادکی والہانہ جذبے لٹاتی آنکھیں کنفیوز کر رہی تھیں۔۔۔یہ شخص واقعی اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔یہ احساس بہت کی انوکھا اور خوبصورت تھا۔۔۔

"تم کتنی ضروری ہو تمہیں ابھی معلوم ہی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟"

وہ آج بنا کوئی لحاظ رکھے دیوانہ وار نگاہوں سے اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

"عایان کو گولی کیوں ماری تھی؟ حماد پر کیوں حملہ آور ہوئے؟"

ازنا نے اس سے پچھلی باتوں کے حوالے سے سوال کیا تھا۔۔۔

جو سن زرداد ہاشم خان نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھی۔۔ وہ چاہتا تھا یہ لڑکی صرف اسی کے بارے میں سوچے۔۔ اپنے دل و دماغ میں بس اسی کا خیال لائے۔۔۔

لیکن وہ واقعی ہاشم دادا کی بیوی بن کر ہی اس کا مقابلہ کر رہی تھی۔۔۔ اور اس کا اچھا خاصہ خوشگوار موڈ غارت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

"تم ان سب کی گستاخی سے واقف ہو۔۔۔میری عورت کو چھونے کی سوچ بھی وہ اپنے دماغ میں کیسے لا سکتے ہیں۔۔"

زرداد ہاشم خان جانتا تھا کہ وہ اسے غصہ دلانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

مگر وہ جتنی دیر اس لڑکی کے ساتھ تھا۔۔اتنی دیر نارمل رہنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسے خود سے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

بدگمان تو وہ پہلے ہی تھی اس سے۔۔۔

"آپ کو دوسری عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔۔اور میرا کسی کے قریب کھڑا ہونا بھی برداشت نہیں۔۔۔۔عام مردوں جیسی چھوٹی سوچ۔۔۔"

ازنانے اس کے منافقت پر اس پر طنز کرتے کہا تھا۔۔۔اس نے اپنے گرد سے زرداد کا حصار توڑتے اس کا بازو دور جھٹکا تھا۔۔۔

اسکے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کا عمل بھی انتہائی گستاخانہ تھا۔۔۔

"میں کبھی کسی عورت کے قریب نہیں گیا۔۔۔۔"

زرداد نے پہلی اور آخری بار اس لڑکی کے سامنے اپنی وضاحت پیش کی تھی۔۔۔جو واقعی اس کے لیے اہم تھی۔۔۔۔

"آپ کہیں گے اور میں یقین کرلوں گی۔۔۔شراب کے نشے میں دھت آپ نجانے کس کس کے قریب گئے ہونگے آپ کو کیا خبر۔۔۔۔۔"

اگر زرداد ہاشم خان اپنی ملکیت کے معاملے میں پوزیسو تھا تو ازنا یوسف زئی کے انداز بتا رہے تھے کہ وہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔۔۔اس کو بھی اپنے شوہر کا کسی اور کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا ہی پاگل کر دیتا تھا۔۔۔

زردار اپنی مٹھیوں کو سختی سے میچتا اسے تکے گیا تھا۔۔اس کی آنکھیں غصے کے عالم میں لال ہو چکی تھیں۔۔۔

اپنی غضبناکی پر اس نے کیسے قابو پا رکھا تھا یہ وہی جانتی تھا۔۔۔

"کیا ہوا غصہ آرہا ہے مجھ پر۔۔۔۔؟؟مجھے بھی گولی مار دو۔۔۔آپ کا کیا جاتا ہے۔۔۔ایک گینگسٹر کے لیے کسی کی جان لینا بھلا کونسا مشکل کام ہے۔۔۔مار دیں مجھے۔۔۔۔"

ازنا اس کے مقابل آن کھڑی ہوتی۔۔۔اس کا گریبان اپنی گرفت میں لیتے اسی کے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

زرداد کو اب آہستہ آہستہ ازنا کا یہ دیوانگی بھرا روپ اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ وہ اس کے معاملے میں اتنی پوزیسو تھی۔۔۔کوئی انسان بنا کسی مطلب کے اسکے لیے دیوانہ تھا۔۔۔یہ احساس کی انوکھا تھا۔۔۔

"ایک گینگسٹر کے لیے دوسروں کی جان لینا بہت آسان ہے۔۔ مگر اپنے ہاتھوں اپنی زندگی ختم نہیں کر سکتا میں۔۔۔ورنہ اب تک جتنی اذیت تم مجھے دے چکی ہو۔۔میں اپنے ہاتھوں تمہارا گلا دبا چکا ہوتا۔۔۔اگر میرے بس میں ہوتا تو۔۔۔۔"

ہاشم دادا کی آنکھوں میں اذیت کی لکیریں نمایاں تھیں۔۔۔

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے سے قریب تر کرتا اس کی آنکھوں میں جھانکتے اپنی اذیت سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔

ازنا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اسکے انتہائی قریب تھا۔۔

وہ دبے لفظوں میں اپنے دل کی بات کہہ گیا تھا۔۔۔۔

ازنا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی اس کے لیے اتنی اہم ہو گئی تھی۔۔۔ کہ وہ شخص آج پہلی بار اس کے سامنے اپنی اذیت ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

"ابھی تک جس سکون کی تلاش میں تھا تمہارے آنے سے مجھے میرا وہ کھویا ہوا سکون مل گیا ہے۔۔۔ اب شراب میں دل نہیں لگتا۔۔۔ میں بھی

تمہاری طرح نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔بہت تکلیف میں ہوں میں۔۔۔

اپنی اذیت کو کم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔یہ درندگی بھری زندگی گزارنا

آسان بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ ایک خوبصورت

زندگی جینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر لگتا ہے تم میری ساری اذیتوں

اور تکلیفوں کے بدلے ایک حسین تحفے کی صورت عطا کی گئی ہو۔۔۔جو

واقعی میری جہنم ہوئی زندگی کو جنت میں بدل دے گی۔۔۔۔مجھے بدلو گی

نا تم۔۔۔"

زرداد اس کے بالوں میں چہرا چھپائے اس کی مہک کو اپنی سانسوں میں

اتارتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔جبکہ ازنا ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔اس

شخص نے اسے اتنا اہم سمجھا تھا کہ اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا

تھا۔۔۔

کیا واقعی اس نے اس بے مہر اور بے رحم انسان میں بدلاؤ پیدا کر دیا تھا۔۔۔اور آگے بھی وہ اسے مزید بہتر انسان بنا سکتی تھی۔۔۔

یہ شخص صرف اس کا تھا۔۔۔وہ سدھر بھی سکتا تھا اور پوری طرح سے اس کی دسترس میں بھی آ سکتا تھا۔۔۔اب بس اسے ہی مزید ہمت اور حوصلے سے کام لینا تھا۔۔۔۔

زردار ہاشم خان کو ایک حیوان سے انسان میں بدلنے کے لیے اسے تھوڑی بہت قربانیاں تو دینی ہی تھیں۔۔۔۔مگر آج زردار ہاشم خان کے دل میں اپنی اہمیت جان کر ازنا بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔۔اسے اب سمجھ آ رہا تھا کہ اس کے رب نے اس کا نصیب زردار کے ساتھ کیوں لکھا تھا۔۔۔

کیونکہ اس شخص سے بہترین جوڑ اس کے لیے کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آنے والے وقت میں وہ اپنی کسی بھی بات پر قائم نہیں رہ پانے والی تھی۔۔۔وہ بھی اس شخص کی پیٹھ میں ویسے کی چھڑا کھونپنے والی تھی۔۔۔جیسے آج تک سب لوگ اس کے ساتھ کرتے آئے تھے۔۔۔

لیکن سب کا دھوکا برداشت کر جانے والا۔۔۔ازنا یوسف زئی کے دھوکے کے بعد پہلے سے بھی کس قدر بدترین درندہ بننے والا تھا یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رحمت منزل میں اس وقت موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔وہ سب جو یہ سمجھے تھے کہ اپنی ساری مصیبت ازنا کے سر ڈال کر وہ سکھی اور پر سکون زندگی گزار سکیں گے۔۔۔ان کی اسی خود غرضی نے ان کو پھر سے پہلی والی جگہ پر لا کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

ایک بہت بڑا سچ جو اس گھر کے بڑوں نے آج تک سب سے چھپا کر رکھا تھا۔۔۔وہ اس طرح سامنے آئے گا انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

ازنا اکمل یوسف زئی کی سگی اولاد نہیں تھی۔۔۔۔

جن دنوں اکمل یوسف زئی کی بیٹی کی پیدائش ہوئی تھیں۔۔۔انہیں دنوں ان کے تھانے میں ایک کیس آیا تھا۔۔۔

ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں کار میں سوار دونوں میاں بیوی کی موقع پر کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ جبکہ ان کی ایک مہینے کی معصوم بچی لاوارث رہ گئی تھی۔۔۔ اسے سب سے پہلے اکمل یوسف زئی نے کی اپنی گود میں لیا تھا۔۔۔

اس بچی کا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔

جب اکمل یوسف زئی کے دماغ نے کام کیا تھا۔۔۔ انہوں نے اس بچی کو اپنی سگی اولاد کا نام دے کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔۔ جبکہ اپنی بیٹی کو روبینہ بیگم کی بہن کے پاس امریکہ بھیج دیا تھا۔۔۔۔

جس بات کی خبر ان کے گھر کے چند لوگوں کو تھی۔۔۔ انہوں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔۔ لیکن زرداد ہاشم خان اس بات سے بہت پہلے

سے واقف تھا۔۔۔اس پارٹی میں ہوئی ملاقات میں اس نے اکمل یوسف زئی کو اسی بات کا حوالہ دیا تھا۔

وہ ان لوگوں کو منافق اور دھوکے باز اسی لیے کہتا تھا۔۔۔کیونکہ ان سب نے اپنی بیٹی کو بچا کر اس کے حصے کا سارا خطرہ ازنا کے سر پر ڈال دیا تھا۔۔۔

اور ازنا بنا کسی قصور کے ہوتے نجانے کب سے خود کو ان سب کا مجرم مانتی آرہی تھی۔۔۔جبکہ اصل بات تو یہ تھی کہ ان سب کو ازنا کا احسان مند ہونا چاہیئے تھا۔۔۔ازنا بچپن سے ان کے ساتھ تھی۔۔۔جس کی وجہ سے ان سب کو ازنا سے انسیت سی ہو گئی تھی۔۔۔اور اسی کی وجہ سے وہ لوگ ازنا کو بہت محبت بھی دیتے تھے۔۔۔

لیکن اکثر اکمل یوسف زئی اور روبینہ بیگم کے علاوہ باقی سب کا جو رویہ ازنا کے ساتھ رہا تھا۔۔۔وہ ازنا کو بہت زیادہ تکلیف دیتا تھا۔۔۔

طارق بھا کی جانب سے کیے جانے والے حملوں میں ازنا کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔یہ تو انہیں سب کی خاندانی دشمنی تھی۔۔لیکن وہ سب ازنا کے سامنے ایسے بی ہیو کرتے تھے جیسے اس دشمنی کی زمہ دار صرف اور صرف ازنا ہے۔۔۔

زردادہاشم خان کو اسی وجہ سے وہ سب لوگ منافق اور انتہائی برے لگتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ سب ازنا کے ساتھ بہت غلط کر رہے تھے۔۔۔۔

طارق بھاتک یہ ساری سچائی نجانے کیسے پہنچی تھی۔۔۔ لیکن اب اسے رحمت منزل والوں سے زیادہ ہاشم دادا کا غرور توڑ کر اسے نیچا دکھانا تھا۔۔۔

اس لیے اس نے اکمل یوسف زئی کو بلیک میل کیا تھا کہ اگر انہوں نے ازنا کو اس تک پہنچانے میں مدد نہ کی تو وہ ان کی سگی بیٹی کو اغوا کر لے گا۔۔۔ جو امریکہ میں اپنی شاہانہ زندگی گزار رہی ہے۔۔۔

یہ خبر رحمت منزل والوں کو ایک نئی آزمائش میں ڈال گئی تھی۔۔۔ وہ پہلے ہی ازنا کے ساتھ بہت غلط کر چکے تھے۔۔۔ اب مزید وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر اپنی سگی اولاد کی خاطر وہ لوگ ایک بار پھر سے مجبور اور خود غرض بن گئے تھے۔۔۔

طارق بھا ہو یا چیف کوئی بھی زرداد کے بنگلے کے اندر جانے کی کوشش بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔وہاں بنا زرداد کی اجازت کے داخل ہونا نا ممکن سی بات تھی۔۔۔

لیکن وہ لوگ ازنا کو باہر بلا سکتے تھے۔۔۔

انہیں خبر ملی تھی کہ دو دنوں کے لیے زرداد بنگلے میں موجود نہیں تھا۔۔۔

اس دوران وہ لوگ ازنا کو باہر بلوا سکتے تھے۔۔۔

زرداد کے چیلوں نے بھی اس کے ساتھ ہی جانا تھا۔۔۔طارق بھا ازنا کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔جبکہ چیف اور آغا ازنا کے ساتھ ساتھ زرداد کو بھی اپنا غلام بنانا چاہتے تھے۔۔۔

وہ لوگ زرداد کو مار کر اپنی آرگنائزیشن کو پوری طرح اپنے طریقے سے چلانا چاہتے تھے۔۔۔

ازنا شاور لے کر نکلی تھی جب اسے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل بجتا ہوا سنائی دیا تھا۔۔۔اس کے پاس تو کوئی موبائل تھا ہی نہیں۔۔۔۔اور نہ ہی کبھی زرداد اپنا موبائل بیڈ روم میں لایا تھا۔۔۔

پھر یہ فون کہاں سے آیا تھا۔۔۔ازنا حیران ہوتی آگے بڑھی تھی۔۔

لیکن اس موبائل سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ ازنا کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔۔

یہ نمبر تو اس کے بابا کا تھا۔۔۔

اس نے بنا کچھ سوچے کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

جب دوسری جانب سے سنائی دیتی اپنے بابا کی آواز پر اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

اسے کہیں نہ کہیں امید تھی کہ وہ لوگ اس سے رابطہ ضرور کریں گے۔۔۔ لیکن ازنا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ کس نیت سے اس سے رابطہ کر رہے تھے۔۔۔

"ازنا بیٹا میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔میں آخری بار تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔تم کسی طرح وہاں سے نکل کر یہاں رحمت منزل آجاؤ۔۔۔ میں مرنے سے پہلے ایک بار تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

اکمل یوسف زئی کی کمزور سی تکلیف میں ڈوبی آواز سن کر ازنا تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

ان سب کے دلوں میں بے شک کھوٹ تھا۔۔۔لیکن ازنا نے ان سب کو دل سے اپنی فیملی مانا تھا۔۔۔وہ ان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ ان کے تکلیف میں ہونے کا جان کر ازنا کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی۔۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ اسے اتنے سارے دشمنوں سے بچا کر یہاں محفوظ رکھنے کے لیے اس کا شوہر کتنی جنگیں لڑ رہا تھا۔۔۔اپنے لیے خطرے مول لے کر اس کی حفاظت کر رہا تھا۔۔۔

اور وہ ان خود غرض لوگوں کی خاطر اس شخص کے خلاف جانے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔

"بابا آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔پلیز آپ ایسی باتیں مت کریں۔۔۔میں وہاں آ رہی ہوں۔۔۔"

ازناکال رکھتی اپنی شال لیتی باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ زرداد کے حکم کے بغیر یہ لوگ اسے یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔۔۔ لیکن اس کا حل بھی وہ سوچ چکی تھی۔۔۔

ازنا روم سے باہر آئی تھی۔۔۔

جب اس کی نظر سامنے کھڑی نسیمہ بیگم اور ردا پر پڑی تھی۔۔۔ صفدر زرداد کے ساتھ ہی نکلا ہوا تھا۔۔۔

ازنا خاموشی سے لفٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ آج تک وہ ہمیشہ تھرڈ فلور تک ہی گئی تھی۔۔۔ مگر آج اس نے گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی شال میں چھپائی گن کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ تھر تھر کانپ رہے تھے۔۔۔

وہ اندر سے بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔زرداد اس کے بعد اس کا نجانے کیا حال کرنے والا تھا۔۔۔ مگر اسے اس وقت صرف اور صرف اپنے بابا سے ملنا تھا۔۔۔

وہ ان سے پوچھنا چاہتی تھی کہ انہوں نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی۔۔۔کیا وہ ان کے لیے اچانک سے اتنی غیر اہم ہو گئی تھی۔۔۔

لفٹ جیسے ہی کھلی گراؤنڈ فلور پر موجود گارڈز ازنا کو وہاں دیکھ فوراً الرٹ ہوئے تھے۔۔۔انہیں سختی سے ہدایت ملی ہوئی تھی کہ ازنا کو کسی بھی قیمت پر یہاں سے نہیں نکلنے دینا۔۔۔

ازنا اپنی جانب دیکھتے گارڈز کو اگنور کرتی گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"میم آپ باہر نہیں جا سکتیں۔۔۔ سر نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔ اگر آپ کو جانا ہے تو سر کی اجازت لینی ہو گی۔۔۔۔"

گارڈز ایک دم سے اس کے سامنے آئے تھے۔۔۔

ازنا نے ایک نظر ان سب پر ڈالتے اپنی چادر سے گن نکال کر اپنی کنپٹی پر تان لی تھی۔۔۔

"خبر دار جو تم میں سے کسی نے بھی اپنے باس کو بتانے کی یا مجھے روکنے کی کوشش کی تو۔۔۔ میں خود کو جان سے مار دوں گی۔۔۔ میرے یہاں سے جانے پر تو کیا پتا تمہارا باس تمہیں چھوڑ دے۔۔۔ مگر میرے مرنے پر وہ تم لوگوں کو نہیں بخشے گا۔۔۔"

ازنا کے لہجے میں ایک عجیب سا غرور تھا۔۔۔جب سے اسے زرداد ہاشم خان کے دل میں اپنی اہمیت کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔تب سے وہ ایسے ہی ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔

ازنا کی بات پر وہ سب گارڈز بے بس ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔دونوں صورتوں میں انہوں نے ہی پھنسنا تھا۔۔۔

ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر خاموشی کے ساتھ گیٹ کھول دیا تھا۔۔۔ازنا نے گیٹ عبور کرتے ایک دھندلائی نظر زرداد ہاشم خان کے بنگلے کی پر شکوہ عمارت پر ڈالی تھی۔۔۔

نجانے دوبارہ وہ کبھی یہاں آپاتی یا نہیں۔۔۔

ازنا کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔

اس کے دل نے اسے یہ انتہائی قدم اٹھانے سے ملامت کیا تھا۔۔۔اسے کے قدم آگے اٹھنے کو تیار نہیں تھے۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنے دل کی آواز کو کچلتے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔

جبکہ ازنا کے نکلتے ہی اس کے گارڈز نے زرداد کو یہ خبر دے دی تھی۔۔۔۔

جو سنتے ہی زردار ہاشم خان کے پیروں تلے سے زمین کھسک چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا نے لرزتے قدموں کے ساتھ رحمت منزل میں قدم رکھا تھا۔۔۔

اس گھر میں اس نے اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ گزارا تھا۔۔۔جہاں ہر

طرف چھائی خاموشی سے اس کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔

اسے لگا تھا رحمت منزل کی چھت اس کے سر پر آن گری ہو۔۔۔ رحمت منزل کے تمام افراد وہاں موجود تھے۔۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ وہاں موجود باقی افراد کو دیکھ ازنا کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

طارق بھا اپنی اسی بگڑی ہوئی صورت کے ساتھ وہاں بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے ساتھ چیف اور آغا بیٹھے تھے۔۔۔ ازنا اس دن ان سب کو دیکھ چکی تھی۔۔۔

وہ ان سب کو ہی پہچانتی تھی۔۔۔

اس نے بے یقینی بھری نگاہوں سے اپنے بابا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو شرمندگی بھری نگاہوں سے اسے کی تک رہے تھے۔۔۔وہ بالکل ٹھیک تھے۔۔۔انہیں کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ انہوں نے ازنا کو وہاں دھوکے سے بلایا تھا۔۔۔ ازنا کو ساری بات سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگا تھا۔۔۔اس نے اپنے گھر والوں پر اعتبار کر کے اپنے شوہر کو دھوکا دیا تھا۔۔۔اس انسان کو جس نے اس کی ذات کو معتبر کر دیا تھا۔۔۔جو اسے چاہنے لگا تھا۔۔۔عزت دیتا تھا۔۔۔ ازنا کا دل چاہا تھا وہ ابھی اسی وقت خود کو ختم کر دے۔۔۔مگر اب کبھی دوبارہ زردادہاشم خان کا سامنا نہ کرے۔۔۔وہ اب اس شخص کو فیس نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"ہاشم دادا کی بیوی اتنی کم عقل اور بے وقوف نکلے گی اندازہ نہیں تھا ہمیں۔۔۔"

چیف اپنی غلیظ نگاہیں اس کے وجود پر ڈالتا انتہائی بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگاتا ہنسا تھا۔۔۔

ازنا کو دل چاہا تھا کہ اس کا منہ نوچ لے۔۔۔۔

لیکن وہاں چاروں جانب اس شخص کے گارڈز بندوقیں اٹھائے کھڑے تھے۔۔۔

وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔رحمت منزل کو ان سب نے اپنا اڈا بنا لیا تھا۔۔۔اندر باہر انہیں لوگوں کے آدمی چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔

"اگر اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی چاہتی ہو تو ابھی اور اسی وقت اپنے شوہر کو یہاں بلاؤ۔۔۔ورنہ ایک ایک کر کے ان سب کی لاشوں کے ڈھیر لگا دوں گا۔۔۔"

چیف نے اپنے گن کو ان لاک کرتے۔۔۔سب سے پہلے اکمل یوسف زئی کی کنپٹی پر بندوق رکھی تھی۔۔۔

ازنا نے بھیگتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے اس کے باپ اور شوہر کے بیچ ایک انسان کو چننے کا کہا گیا تھا۔۔۔۔

ان خود غرض لوگوں کے بیچ رہتے وہ بھی خود غرض بن گئی تھی۔۔۔

اسے زرداد ہاشم خان کی طاقت کا اندازہ تھا۔۔۔وہ کسی بھی طرح ان لوگوں سے نبٹ لے گا۔۔۔

لیکن اگر وہ انکار کر دیتی تو یہ لوگ اس کے بابا کو مار دیتے۔۔۔وہ اتنی سنگدل نہیں تھی کہ ان کے ساتھ ایسا ہوتا دیکھ پاتی۔۔۔

اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے زرداد ہاشم خان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ جو پہلی ہی بیل پر اٹینڈ کر لیا گیا تھا۔۔۔

"ازنا۔۔۔۔۔"

اس پکار میں نجانے کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔

غصہ، تڑپ، فکر اور اسے کھو دینے کا خوف۔۔۔۔

ازنا کا دل چاہا تھا وہ اسے سب سچ بتا دے۔۔۔

مگر

وہ یہاں بھی بے بس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ رحمت منزل آجائیں۔۔۔۔مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔پلیز یہاں بنا کسی ہتھیار کے آیئے گا۔۔۔میں یہاں کوئی خوں خرابہ نہیں چاہتی۔۔۔۔"

ازنا نے اپنے لہجے کو بالکل نارمل رکھتے وہی الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔جو اسے کہے گئے تھے۔۔۔

"اوکے میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے بالکل بے تاثر لہجے میں جواب دے کر وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

اگلے پندرہ منٹ کے اندر وہ شخص بنا کسی ہتھیار اور گارڈز کے رحمت منزل میں پہنچ چکا تھا۔۔۔

سامنے کا منظر اس کی توقعات کے عین مطابق تھا۔۔۔اس نے ایک خون آشام نگاہ بندوقوں کے سائے تلے کھڑی اپنی بیوی پر ڈالی تھی۔۔۔جس نے ایک بار بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ اس لمحے خود کو اس قابل ہی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔اس نے آج تک ہمیشہ اس شخص کی نگاہوں میں اپنے لیے ایک عجیب سی ضد اور جنون دیکھا تھا۔۔۔آج وہ ان آنکھوں میں بے اعتباری اور نفرت دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"ہاشم دادا جس کی دہشت سے پوری دنیا کانپ اٹھتی تھی۔۔۔وہ ایک معمولی سی لڑکی کے عشق میں اتنا دیوانہ بن جائے گا۔۔۔کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ہاہاہاہاہا تمہیں اس حالت میں دیکھ کر بہت مزا آرہا ہے۔۔۔۔"

چیف نے قہقہ لگاتے زردادہاشم خان کی اس حالت کو انجوائے کیا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کے چہرے پر ابھی بھی خوف کا زرا سا شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔

یہ بات ان سب کو برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے بھی اندازہ نہیں تھا کہ تم اپنے ان پالتو کتوں کے ساتھ مجھے ایک ہی جگہ پر مل جاؤ گے۔۔۔ تم سب کو الگ الگ ڈھونڈ کر مارنے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی مجھے۔۔۔۔"

زردادہاشم خان ایک جانب رکھی کرسی کھینچ کر ان لوگوں کے بالکل سامنے رکھتے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتا ان لوگوں کو خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

اس شخص کا یہ کانفیڈنس ان سب کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ازنا نے نگاہیں اٹھا کر زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے پوری طرح سے اگنور کیے ہوئے تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟؟؟تمہاری بیوی میرے نشانے پر ہے۔۔۔میرے ایک اشارے پر میرے آدمی اسے ختم کر دیں گے۔۔۔۔"

چیف کے لیے زرداد کا یہ انداز سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں ایسا کوئی بھی اشارہ کرنے کا موقع دوں گا۔۔۔۔۔ایسا کچھ بھی کرنے سے پہلے زرا ایک بار اپنے یہاں موجود ہر چھوٹے بڑے اڈوں کی خبر ضرور لے لینا۔۔۔۔"

زرداد نے ان کے سامنے پڑے ٹیبل پر دونوں ٹانگیں رکھتے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر چیف کی رنگت بدلی تھی۔۔۔۔اس نے جلدی سے اپنے تمام بڑے بڑے اڈوں پر کال ملائی تھی۔۔۔۔ہر طرف سے زرداد کے آدمی ہی کال ریسیو کر رہے تھے۔۔۔

چیف نے اپنا سر پیٹ لیا تھا۔۔

"میں نے تمہیں وارن کیا تھا کہ میری بیوی پر بری نظر مت ڈالنا۔۔۔ بخشوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔لیکن تم لوگوں کو میری بات عمل کے بغیر سمجھ آتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔اب کیا کروں میں۔۔۔جو کہتا ہوں وہ کیے بغیر رہ نہیں سکتا۔۔۔۔"

زردادنے سیگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتے بڑے شاہانہ انداز میں اپنی یہ خوبی بتائی تھی۔۔۔

ازناسمیت وہاں موجود تمام لوگوں کو اس وقت سب سے زیادہ خوف زردادسے ہی محسوس ہوا تھا۔۔۔اکمل یوسف زئی کو محسوس ہو رہا تھا کہ اگر چیف نے ان سب کو چھوڑ بھی دیا تو زردادانہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"تمہاری بیوی کو بہت سال پہلے میں اپنی رکھیل کہہ چکا تھا۔۔۔تم نے میری۔۔۔۔۔"

طارق بھانے غصے سے بولنا چاہا تھا۔۔۔مگر جو الفاظ اس نے ادا کیے تھے۔۔۔ہاشم دادا اگلے ہی لمحے اسے عبرت کا نشانہ بنا گیا تھا۔۔۔اس

نے اپنے اوپر گن تانے کھڑے گارڈ سے بندوق چھین کر طارق بھا پر فائر کھول دیئے تھے۔۔۔

بنار کے پوری میگزین اس پر خالی کرتے اس نے اس شخص کو بھون کر رکھ دیا تھا جس نے اپنے لفظوں سے اس کی بیوی کی بے حرمتی کی تھی۔۔۔

طارق بھا کی حالت دیکھنے لائق بھی نہیں بچی تھی۔۔۔کسی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔

ازنا نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ ازنا کو کچھ کرتے۔۔۔۔زرداد کا اگلا شکار ازنا پر بندوق تانے کھڑے گارڈز بنے تھے۔۔۔طارق بھا کے بعد ان گارڈز کی

حالت دیکھ کسی میں بھی ہمت نہیں ہوئی تھی ہاشم دادا یا اس کی بیوی پر گن تاننے کی۔۔۔

وہ سب خوفزدہ سے ہتھیار گرا گئے تھے۔۔۔

چیف اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اس نے ہاشم دادا کو للکار کر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہاشم دادا اسے بھی اپنا شکار بناتا چیف نے تیزی سے ازنا تک پہنچنے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ ہاشم دادا کا دھیان بٹا دیکھ ازنا کو وہاں سے اٹھا کر بھاگنا چاہتا تھا۔۔۔

ازنا چیف کو اپنے قریب آتے دیکھ چیخی تھی۔۔۔اسی لمحے زردادنے پلٹ کر ازنا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ چیف ازنا کو ہاتھ بھی لگاتا۔۔۔

زردادنے چیف کو بھی اس کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ بھول چکا تھا کہ یہ شخص ان کی آرگنائزیشن کا لیڈر تھا۔۔۔ازنا کے سامنے اسے آج تک کچھ نظر ہی کہاں آیا تھا۔۔

زردادنے چیف کو بھی ختم کرنے میں ایک پل نہیں لگایا تھا۔۔۔

چیف اپنے سینے پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے زردادکی جانب دیکھتا وہیں ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔

آغا جو کب سے اپنے بیٹے کے لگائے اس خونی تماشے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے دروازے تک پہنچتے مکروہ نگاہوں سے ازنا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اس کے بیٹے کے لیے کتنی اہم تھی۔۔۔اگر وہ اسے ختم کر دیتا تو ہاشم دادا نے خود ہی ختم ہو جانا تھا۔۔۔

آغا نے ازنا پر نشانہ باندھا تھا۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔"

نوریز جو اپنے باپ پر کی نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔اس کی یہ حرکت دیکھ وہ زرداد کو اس جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

ازنا زرداد سے چند قدموں کے فاصلے پر تھی۔۔۔۔اس لڑکی نے اسے بہت زیادہ ہرٹ کیا تھا۔۔۔۔اسے دھوکے سے یہاں بلایا تھا۔۔۔اس پر آج بھی اپنے گھر والوں کو ترجیح دی تھی۔۔۔

اور بے رحم اسے کہتی آئی تھی۔۔۔

لیکن اس نے اس لڑکی کو پورے دل سے چاہا تھا۔۔۔وہ اپنی زندگی تو ختم کر سکتا تھا۔۔۔لیکن ازنا کو کچھ نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

زرداد آگے بڑھا تھا۔۔اور ازنا کو کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچتے اس کے حصے کی ساری گولیاں اپنے وجود پر کھا گیا تھا۔۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔"ازنا نے تڑپ کر اس کے لہولہان ہوتے وجود کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آغا نے بے یقینی سے سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔۔اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ زرداد ایسا کچھ کر جائے گا۔۔۔نوریز کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔۔۔۔

ازنا کے گرد موجود زرداد کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ کھڑے قد سے زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

ازنا منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے خون میں لت پت ہوئے زرداد کو دیکھ رہی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا زرداد۔۔۔نہیں میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔کچھ نہیں ہونا چاہیے آپ کو۔۔۔"

ازنا اس کا سر اپنی گود میں رکھے چلا رہی تھی۔۔۔اسے زرداد کی بند آنکھیں دیکھ اپنی پوری زندگی اندھیر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاسپٹل کے آئی سی یو میں اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔وہ مشینوں میں جکڑے شخص کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔۔۔

جس کی زندگی آہستہ آہستہ اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی۔۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔تڑپ رہی تھی۔۔۔اپنے رب سے اس شخص کی زندگی کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔جو آج تک اسے اس سے مانگتے آیا تھا۔۔۔اور وہ نہایت ہی بے دردی کے ساتھ اس کا بڑھا ہوا ہاتھ دھتکار دیتی تھی۔۔۔

آج وہ اسی شخص کو پکار رہی تھی۔۔۔اس سے اس کی محبت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔اسی محبت کی بھیک جس محبت کو ہمیشہ وہ ٹھکراتی آئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اپنی ذات کو پیچھے رکھ کر بس اس کی خاطر ہی سب کچھ کرتا آیا تھا۔۔۔

آج اسی کی زندگی بچاتے اس نے اپنی جان اپنے عشق کے آگے قربان کر دی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اگر آج بھی اس مرتے ہوئے شخص کی محبت کا یقین نہ کرتی تو اس سے بڑا سنگدل بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص جو اس کی آنکھوں میں زرا سا آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ آج وہ اس سے ایسا خفا ہوا تھا کہ اس کے آنسوؤں کو بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے جکڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر اسے کئی بار باہر جانے کو بول چکے تھے۔۔۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

"نہیں میں انہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ اس شخص کا بے جان ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہونٹوں سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔

"کیوں انہیں یہاں تک پہنچا کر آپ کو سکون نہیں ملا جو اب ڈاکٹرز کو ان کے کام کرنے سے روک کر آپ پوری طرح سے ان کی جان لینا چاہتی

ہیں۔۔۔اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں آپ ان سے۔۔۔صرف اس وجہ سے کہ وہ بہت زیادہ محبت کرتے تھے آپ سے۔۔۔کوئی اتنا پتھر دل اور ظالم کیسے ہو سکتا ہے جتنی پتھر دل آپ نکلی ہیں۔۔۔

کاش آپ ان کی زندگی میں کبھی نہ آئی ہوتیں۔۔۔کاش انہوں نے کبھی آپ پر بھروسہ نہ کیا ہوتا۔۔۔"

سامنے کھڑی لڑکی بھی اس شخص کی دیوانی تھی جو بستر پر بے سدھ پڑا تھا۔۔۔اس کی تڑپ بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص اس وقت کسی کی بھی پکار نہیں سن رہا تھا۔۔۔

اسے روم سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے وہ مضبوط ہتھیلی چھوٹ گئی تھی۔۔۔جس نے آج تک کبھی اسے گرنے نہیں دیا تھا۔۔جو ہر بار اس کے لڑکھڑانے سے پہلے اسے تھام لیا کرتا تھا۔۔۔

وہ آئی سی یو سے باہر آکر زمین پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"کیوں کیا میں نے یہ سب۔۔؟؟ کیوں دھوکا دیا میں نے اسے۔۔۔مجھے مر جانا چاہیے تھا۔۔۔میرے حصے کی گولیاں اس نے کیوں اپنے سینے پر کھائیں۔۔۔

کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے جتنی تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔ نہیں تھی میں تمہاری محبت کے قابل۔۔۔"

وہ ہچکیوں سے روتی چوڑیوں سے بھری اپنی کلائیوں کو زمین پر مارتی انہیں لہولہان کر گئی تھی۔۔۔

کب سے آنسوؤں بھری آنکھوں سے اس کی یہ تکلیف دیکھتے اس کے گھر والے اسے خود کو نقصان پہنچاتے دیکھ آگے بڑھے تھے۔۔۔

"میرے قریب مت آیئے گا آپ لوگ۔۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔۔

آپ سب زمہ دار ہیں میری اس تکلیف کے۔۔۔"

انہیں اپنے قریب آتے دیکھ اس نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو فاصلے پر ہی روک دیا تھا۔۔۔

اس وقت وہ ایک بیٹی نہیں بلکہ ایک بیوی کے روپ میں تھی۔۔۔

جس سے دھوکے کے تحت اس کے شوہر کو چھیننے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

جس کی زندگی برباد کرنے والے، اس کی خوشیوں کے قاتل کوئی اور نہیں بلکہ اس کے اپنے سب سے قریبی رشتے تھے۔۔۔

جن پر وہ اندھا اعتبار کرتی تھی۔۔۔

وہ جو آج تک اس شخص کا دل توڑتی آئی تھی۔۔

آج اس کا دل بہت بری طرح ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔

جسے جوڑنے والا اس سے روٹھ چکا تھا۔۔۔شاید کبھی اس کی زندگی میں واپس نہ آنے کے لیے۔۔۔

اس کے کانوں میں اس شخص کے کہے آخری الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

جو اسے مزید اذیت میں مبتلا کر گئے تھے۔۔

"آج زندگی میں پہلی بار کسی سے دھوکا کھایا ہے۔۔۔مجھے اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ تم مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہو۔۔۔میں تو اسی دھوکے میں جیتا رہا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔مجھے ایسی زندگی ہی نہیں چاہیے۔۔جہاں مجھے تمہاری نفرت سہنی پڑے۔۔۔میں مر جانا چاہتا ہوں۔۔۔دعا کرنا میں مر جاؤں۔۔۔کیونکہ اگر میں زندہ بچ گیا تو تمہیں جینے نہیں دونگا۔۔۔نفرت کیسے کی اور نبھائی جاتی ہے بہت اچھے سے سکھاؤں گا تمہیں۔۔۔"

اس کے کانوں میں اب بھی وہی الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

"میں آپ کی نفرت برداشت کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔پلیز ایک بار لوٹ آئیں۔۔۔آپ کی دی ہر سزا برداشت کرلوں گی۔۔۔مگر خدا کے لیے مجھے یوں چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔۔"

اس لڑکی کی تڑپ کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی اپنے حال سے بے حال تھی۔۔۔جب آئی سی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کا سنجیدہ چہرا اور خاموش آنکھیں دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کچھ بولتے وہ خود میں مزید اذیت برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔اور ڈاکٹر کے الفاظ سننے سے پہلے ہی لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کے گھر والوں کا دل اس کی حالت دیکھ چیر چکا تھا۔۔۔وہ ایسا تو کبھی بھی نہیں چاہتے تھے جیسا ہو چکا تھا۔۔

مگر اب پچھتانے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو اس شخص سے دور کرنا چاہتے تھے۔۔۔مگر وہ انہیں سے دور ہو گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ڈاکٹرز کے مطابق وہ لوگ زرداد کو بچا پانے میں ناکام ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

یہ خبر ازناپر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔

وہ پورے دس دن بے ہوش رہی تھی۔۔۔ہوش میں آنے کے بعد بھی وہ کتنے ہی دن اپنے حواسوں میں نہیں رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔وہ زرداد کا آخری دیدار بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس نے دو بار خود کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس لیے اب ہر وقت اس کے پاس کوئی نہ کوئی موجود رہتا تھا۔۔۔

رحمت منزل والوں میں سے کوئی بھی خود کو ازناسے نگاہیں ملانے کے قابل نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

وہ سب اس کا بہت زیادہ خیال رکھ رہے تھے۔۔لیکن ازنا نے ان میں سے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ اس گھر سے ہی چلے جانا چاہتی

تھی۔۔۔یہ لوگ اس کی بربادی کے زمہ دار تھے۔۔۔اس کو دنیا کے ہر انسان سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اسے صرف اور صرف زرداد ہاشم خان چاہیے تھا۔۔۔

اسے زیادہ طرح نیند کی دوا دے کر سلا دیا جاتا تھا۔۔۔کیونکہ وہ جب بھی ہوش میں آتی تھی۔۔۔رو رو کر اپنی حالت خراب کر دیتی تھی۔۔۔۔۔

زرداد جاتے جاتے بھی اس کی ساری مشکلات کا خاتمہ کر گیا تھا۔۔۔۔اس نے اس کے سارے دشمنوں کو مار دیا تھا۔۔۔

اب نہ تو اس کے سر پر طارق بھا کے خطرے کی تلوار لٹک رہی تھی۔۔۔ اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی قید۔۔۔

لیکن اب وہ خود ہی اپنی زندگی سے تنگ آ گئی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ اٹھی تھی۔۔۔

وہ ٹھیک سے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ہو چکی تھی۔۔۔

مگر اسے اپنی پرواہ تھی ہی کہاں۔۔۔۔

ازنا گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔جب اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

ازنا نے چہرا اوپر اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔۔؟؟"

نسیمہ بیگم کی مہربان آواز پر ازنا نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

انہیں اس لمحے اپنے سامنے دیکھ ازنا کی آنکھوں بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ ان کے سینے سے لگتی سسک اٹھی تھی۔۔۔

ازنا کی حالت دیکھ نسیمہ بیگم کا دل کٹ گیا تھا۔۔۔

"وہ بہت پیارا انسان تھا بیٹا۔۔۔ مگر آپ اس کی اہمیت کو ہی نہیں سمجھ پائیں۔۔۔"

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے نسیمہ بیگم نم لہجے میں بولتی ازنا کی اذیت میں کئی گنا اضافہ کر گئی تھیں۔۔۔

"میں جانتی ہوں اماں وہ بہت اچھے تھے۔۔۔ میں کیا کروں اب۔۔۔ کاش وہ ایک بار لوٹ آئیں تو میں اپنی ہر غلطی کا کفارہ ادا کر دوں گی۔۔۔ سب کہتے تھے کہ وہ غلطی کرنے پر بہت سخت سزا دیتے ہیں۔۔۔ مگر اتنی اذیت ناک سزا کون دیتا ہے بھلا۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر

کیوں چلے گئے۔۔۔میں نے انہیں دھوکا دیا تھانا۔۔۔مجھے مرنے دیتے۔۔۔کیوں بچایا مجھے۔۔۔نہیں چاہیے ایسی زندگی مجھے۔۔۔جس میں وہ نہ ہوں۔۔۔۔"

ازنا کی حالت ایک بار پھر سے غیر ہو چکی تھی۔۔۔

نسیمہ بیگم نے بہت مشکل سے اسے چپ کروایا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔ایک ایسا سچ جس سے آپ کو بہت پہلے ہی باخبر ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔مگر زرداد نے آپ کو اس لیے نہیں بتایا تا کہ آپ اذیت کا شکار نہ ہوں۔۔۔۔انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ سچ آپ کو نہ بتانا زرداد کی زندگی چھین جائے گا۔۔۔۔"

نسیمہ بیگم کی بات پر ازنا گم صُم سی بیٹھی انہیں دیکھتی رہی تھی۔۔۔

جب نسیمہ بیگم نے ازنا کو اکمل یوسف زئی کی اصل اولاد سے لے کر زرداد سے اس کے نکاح تک کی ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔ازنا پھٹی پھٹی آنکھوں سے کتنے ہی لمحے انہی تکے گئی تھی۔۔۔

جن لوگوں کو وہ ماما بابا کہہ کہہ کر پکارتی آئی تھی۔۔۔وہی لوگ اتنے سالوں سے اسے دھوکے میں رکھے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اپنی اولاد کو بچانے کے لیے اسے ایک ڈھال کی طرح استعمال کرتے آئے تھے۔۔۔

جبکہ وہ اتنے سالوں سے اسی خود اذیتی کا شکار رہی تھی کہ وہ ان سب لوگوں کے لیے مصیبت کا باعث تھی۔۔۔

اور زرداد پہلے ایسا نہیں تھا۔۔اس کے اپنے گھر والے زرداد کے بھی قصوروار تھے۔۔۔

ازنا کو لگا تھا اس کا دل رک جائے گا۔۔۔

رحمت منزل والے تو کبھی اس کے تھے ہی نہیں۔۔۔

اس کا اپنا تو ایک وہی شخص تھا جو اس کی خاطر لڑتے لڑتے اپنا آپ ہار گیا تھا۔۔۔۔

ازنا کی تکلیف کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"زرداد کے فادر۔۔۔اور یہ سب دشمنی۔۔۔۔۔"

ازنا کو اچانک سے خیال آیا تھا کہ زرداد کے بابا بھی تو اسی کے دشمنوں میں شامل ہو کر اپنے ہی بیٹے کے دشمن بنے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے سوال پر نسیمہ بیگم کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

آغا ہاشم خان شروع سے ہی کالے دھندوں میں ملوث رہا تھا۔۔اس نے اپنی چچازاد کزن نرمین سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔جو ایک بہت ہی نیک اور پرہیز گار لڑکی تھی۔۔۔جس نے آغا کی یہ خطا بھی معاف کر کے اسے دل سے اپنانے کی کوشش کی تھی۔۔مگر آغا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

ایک دن نرمین کے منع کرنے کے باوجود وہ اسے اپنے ساتھ ایک پارٹی میں لے گیا تھا۔۔۔جہاں اس کے باس کی بری نظر نرمین کے باپردہ حسن پر پڑی تھی۔۔۔

ان دنوں زردار سات سال کا تھا۔۔۔جبکہ نوریز دو سال کا۔۔۔

زرداد اپنے باپ کی فطرت سے واقف تھا۔۔۔اس کے گھر کے ماحول نے اسے وقت سے پہلے سمجھدار بنادیا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کو اس عذاب سے نکالنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جس عمر میں وہ تھا۔۔۔ اپنے باپ سے ٹکر نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

آغا کے باس نے اسے بلا کر ایک رات کے لیے نرمین جو اپنے پاس بھیجنے کا کہا تھا۔۔۔جس کے بدلے وہ اسے اپنی آرگنائزیشن کا لیڈر بنانے کا وعدہ کر گیا تھا۔۔۔

یہ بات سن کر آغا کی لال ٹپک پڑی تھی۔۔۔

اسے اتنی آسانی سے اتنی بڑی پاور مل رہی تھی۔۔۔اور بھلا چاہیے ہی کیا تھا اسے۔۔۔

اس نے گھر آ کر نرمین کو یہی سب بتا کر وہاں جانے کا کہا تھا۔۔۔جو سنتے نرمین نے اپنی بد بختی پر آنسو بہاتے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ لیکن آغا اپنی درندگی سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے اس بات کے لیے نرمین کو بہت مارا تھا۔۔۔اور انہیں زبردستی اٹھا کر وہاں لے جانے کا حکم دیا تھا۔۔۔زرداد ان دنوں اپنی نانی کے پاس گیا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی ماں پر ہوئے اس ظلم کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔مگر جیسے ہی اگلے دن وہ گھر پہنچا۔۔۔وہاں اس کے لیے قیامت ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اس کی ماں نے اپنی عزت بچانے کی خاطر خودکشی کر لی تھی۔۔۔

وہ عورت جو ہمیشہ اسے دین اسلام کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتی آئی تھی۔۔۔وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچتے اور کوئی چارہ نہ پاتے۔۔۔اپنی عزت کی خاطر خود کو ختم کر گئی تھی۔۔۔

زرداد کے لیے یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔۔۔

اسے کسی صورت یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کی ماں ایسا کوئی عمل کر سکتی ہے۔۔

آغا نے مرنے کے بعد بھی اس بدقسمت کو نہیں بخشا تھا۔۔۔اسنے نرمین کی ماں اور بیٹوں کو یہی بتایا تھا کہ نرمین کے کسی غیر مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔۔۔وہیں سامنے آنے پر اس نے خوفزدہ ہوتے خودکشی کر لی ہے۔۔۔

زرداد یہ بات ماننے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔اس نے نسیمہ بیگم سے اس بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

جنہوں نے اسے اس کی ماں جی پاکدامنی کے بارے میں سب سچ بتا دیا تھا۔۔۔۔

زرداد کو پہلے ہی اپنے باپ سے نفرت تھی۔۔۔مگر اس دن کے بعد سے تو وہ اپنے باپ کو سزا دینے کا فیصلہ کر گیا تھا۔۔۔

آغا چاہتا تھا کہ اس کے دونوں بیٹے اس کے نقشے قدم پر چلیں۔۔۔مگر زرداد اپنی ماں کی خواہش پر عمل کرتے پولیس فورس جوائن کرنا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ اپنے باپ اور اس جیسے ظالم لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچا سکے۔۔۔۔

زرداد اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنی نانی کے ساتھ رہنے لگا تھا۔۔۔اس نے نوریز کو بھی اپنے ساتھ لانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔ مگر آغا نے نوریز کے دل میں اس کی ماں اور زرداد کے لیے ایسی نفرت بھر دی تھی کہ وہ زرداد سے ملنا بھی چھوڑ گیا تھا۔۔۔

زرداد نے پولیس فورس جوائن کی تھی۔۔۔

یہاں تک پہنچنے کے لیے اس نے بہت محنت کی تھی۔۔ مگر یہاں بھی اس کے باپ کے نام نے اسے رسوا کر دیا تھا۔۔۔

رہی سہی کسر رحمت منزل والوں نے پوری کی تھی۔۔۔اکمل یوسف زئی نے زرداد کے خلاف وہ وہ کیس بنائے تھے۔۔۔کہ زرداد کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

اس سب کے بعد ہی زرداد نے ہاشم دادا بن کر ان سب لوگوں کی زندگیاں برباد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔جو اس کی زندگی میں اذیت کا باعث تھے۔۔۔۔

زرداد کی زندگی کے بارے میں سن کر ازنا پوری طرح سے ڈھے گئی تھی۔۔۔وہ خود کو مظلوم کہتی آئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا اسی پر کی زندگی تنگ کی گئی ہے۔۔۔مگر جو کچھ زرداد کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔وہ سن کر ہی ازنا کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔

نسیمہ بیگم کب کی وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔مگر ازنا کے لیے تو اذیت کا ایک نیا باب کھل چکا تھا۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں زرداد کی مجرم وہی تھی۔۔۔اگر زرداد کے ساتھ اس کا نکاح نہ ہوتا تو اس کے گھر والے زرداد کے ساتھ یہ سب بھی نہ کرتے۔۔۔

ازنا روتی ہوئی وہیں تکیے پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں میں زرداد کے ساتھ گزارے لمحے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔۔۔

ایک بار وہ شخص واپس لوٹ آتا۔۔۔تو وہ اپنی ہر غلطی کا ازالہ کر لیتی۔۔۔ اور دوبارہ کبھی اسے خود سے دور نہ جانے دیتی۔۔۔

ازنا کے سائیڈ ٹیبل پر بیل بجی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اس دن کا واقع اس کی زہن کی سکرین پر تازہ ہوا تھا۔۔۔

سب گھر والے کسی پارٹی میں گئے ہوئے تھے اس دن۔۔۔اور وہ ہمیشہ کی طرح گھر میں قید تھی۔۔۔وہ بیڈ پر سونے کے لیے لیٹی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کے قریب ہی رکھے موبائل پر ایک انتہائی منفرد سی رنگ ٹون سنائی دی تھی۔۔۔۔

ازنا نے آنکھیں کھول کر حیرت بھرے انداز میں موبائل سکرین کو گھورا تھا۔۔۔اس نے یہ رنگ ٹون بھلا کب لگائی تھی۔۔۔

مگر سکرین پر نمبر کے اوپر جگمگاتا نام دیکھ ازنا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

جو ہز بینڈ کے نام سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

وہ لیٹے سے بے اختیار اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ نمبر اس کے موبائل میں اس شخص نے بھلا کب سیو کیا تھا۔۔۔رنگ ٹون بہت ہی زیادہ رومینٹک تھی۔۔۔۔

ازنا کے گال لال ہوئے تھے۔۔۔

وہ یک ٹک بیٹھی سکرین کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔

کال ایک بار آکر بند ہو چکی تھی۔۔۔

ازنا نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے میسیج نوٹیفیکیشن دیکھ وہ سر سے پیر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

"میری کال پک کرو جاناں۔۔ورنہ۔۔"

اس کے ادھورے میسیج نے ازنا کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔

جیسے ہی دوبارہ کال آئی۔۔۔ازنا نے فوراً کال پک کرلی تھی۔۔۔اسے اس شخص سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔

"آئندہ میری پہلی بیل پر ہی کال پک ہو جانی چاہیے۔۔۔اگلی بار میسیج نہیں آئے گا۔۔۔۔"

سرد ترین پتھریلا لہجہ شفاء کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔

اس نے خوف سے لرزتے دل کے ساتھ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

اس شخص نے نجانے کس مقصد کے تحت اسے کال کی تھی۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں ازنا کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔میں تمہیں لینے آرہا ہوں۔۔۔۔"

اس کے اگلے حکم پر ازنا کے منہ کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔"

ازنا نے منہ بناتے جواب دیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟"

دوسری جانب سیگریٹ سلگھایا گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔"

ازنا نے فوراً سے جواب دیا تھا۔۔۔

"اکیلے سونے میں کیا مزا ہے۔۔۔؟؟ایک بار میرے کندھے پر سر رکھ کر سوؤ۔۔۔ایسی پر سکون نیند آئے گی کہ آئندہ ہر بار سونے سے پہلے میرا کندھا تلاش کرو گی۔۔۔"

وہ شخص بے باکی سے بولتا ازنا کے کانوں کی لوح تک سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے ایسے زیادہ اچھی نیند آتی ہے۔۔۔کسی کے کندھے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

ازنا نے اس کی بات کا جواب دینا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں اسے سپیکر سے ایک زندگی سے بھرپور قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"بہت کیوٹ ہو تم۔۔۔اور میں بہت سفاک۔۔۔اچھی بنے گی ہم دونوں کی۔۔۔۔۔"

زرداد نے اس کی بات کو مزاح میں اڑا دیا تھا۔۔۔

"تیار ہو جاؤ۔۔۔ آج میرا تمہاری رحمت منزل میں لاشوں کا ڈھیر لگانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن اگر تم نے مزید لیٹ کیا تو موڈ بدلنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔۔"

یہ شخص کسی صورت ایک نارمل انسان نہیں تھا۔۔۔ اس کا پسندیدہ مشغلہ لوگوں کو گولیوں سے بھون کر رکھ دینا تھا۔۔۔ ازنا نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی قسمت میں ایسا شخص لکھ دیا جائے گا۔۔۔

مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق اسے تیار ہونے کے لیے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔

اگلے بیس منٹ کے اندر وہ اسی کے بھیجے گئے ریڈ گاؤن میں اپنے حسین بالوں کو پونی ٹیل میں مقید کیے نیچے آ گئی تھی۔۔۔

حیرت انگیز طور پر اس کے روم سے لے کر گیٹ تک کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

ازنا کا دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی دہشت رحمت منزل پر بھی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی گیٹ سے باہر قدم رکھا ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

جس کا فرنٹ ڈور کھلا تھا۔۔۔۔

ازنا نے نگاہیں جھکا کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں وہ مردانہ وجاہت کا مالک ہونٹوں پر قاتلانہ مسکراہٹ سجائے اسی کا منتظر تھا۔۔۔

اس کی یہ مسکراہٹ ازنا نے آج پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اپنے لباس کو سنبھالتی وہ اس کے برابر آن بیٹھی تھی۔۔۔اس شخص کی دلفریب مہک نے ازنا کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔"

ہاتھ بڑھا کر انگلی کی پوروں سے اس کی ٹھوڑی کو چھوتے مخصوص گھمبیر لہجے میں تعریف کی گئی تھی۔۔۔

ازنانے اس کی حرکت کے ساتھ ساتھ تعریف کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

ہاشم دادا ایسی گستاخی کرنے والوں کی جان نہیں بخشتا تھا۔۔ مگر اس لڑکی کے پاس ابھی مہلت تھی۔۔۔

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ میری زندگی پہلے کیا کم مشکل میں تھی۔۔ جو آپ مجھے مزید تنگ کرنے آ گئے ہیں۔۔ میں نے آخر کیا بگاڑا ہے آپ کا۔۔۔ آپ نے مجھے میرے گھر والوں کی نگاہوں میں بالکل مشکوک بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔

آپ نے عایان پر گولی کیوں چلائی۔۔۔۔؟؟ اس نے کیا بگاڑا تھا آپ کا۔۔۔ آپ میری سوچ سے زیادہ برے انسان ہیں۔۔۔ کاش مجھے آپ

سے شدید نفرت ہو جائے۔۔۔۔اور آپ کو مجھ سے۔۔۔تا کہ کبھی دوبارہ آپ میرے راستے میں مت آئیں۔۔۔"

ازناب کی بار خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔اور ایک ہی سانس میں وہ سب بول گئی تھی۔۔۔جو یہاں آنے سے پہلے اس نے سوچا تھا۔۔۔

مگر اس کی بات ختم ہوتے ہی زرداد نے سامنے رکھی پانی کی بوتل اس کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔

"پی لو۔۔۔تمہاری سانس پھول گئی تو مسئلہ میرے لیے بن جائے گا۔۔۔۔"

اس شخص کی کوئی بھی بات طنز سے خالی نہیں ہوتی تھی۔۔۔

ازنا نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھین کر گاڑی سے باہر اچھال دی تھی۔۔۔

زردادنے گاڑی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے کی لمحے زوردار جھٹکے کے ساتھ گاڑی روک دی تھی۔۔۔

ازنا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے چہرے پر ایک دم سے خونخوار تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔۔ازنا نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں باہر کی جانب دیکھا تھا۔۔جہاں کا منظر دیکھ وہ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

پانچ لڑکے ایک لڑکی کو زبردستی گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔۔۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھ وہ ایک پل کے لیے رکے تھے۔۔۔

"لڑکی کو چھوڑو۔۔۔۔"

اس کے قہر آلود لہجے میں موت کی سی سنسناہٹ تھی۔۔۔

ازنا گاڑی میں بیٹھ کر ساکت سی سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

"دیکھو تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ ہمارا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ ہمارے معاملے میں مت آؤ۔۔۔۔"

ان میں سے ایک لڑکے نے آگے آتے زرداد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکیل تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔

ازنا کو شدید خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنے سارے لوگ تھے۔۔۔اگر انہوں نے مل کر اس شخص کو مار دیا تو۔۔۔۔۔

اس کا دل کسی انجانے خوف سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے سامنے کا منظر دیکھ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

وہ اکیلا ہی ان سب پر کافی تھا۔۔۔

زرداد نے ایک ساتھ ان سب کو گھما کر رکھ دیا تھا۔۔۔

ازناکے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان آئی تھی۔۔۔

وہ شخص جانتا تھا کہ ہر طرف اسے مارنے کے لیے بھٹک رہے تھے۔۔۔

اس کا یوں بنا اپنے گارڈز کے سنسان روڈ پر گاڑی روکنا کسی بھی خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ اس لڑکی کی عزت بچانے کے لیے بنا سوچے سمجھے اس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ ارد گرد موجود باقی اکا دکا لوگ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔۔۔

جسے ایک پرائی عورت کی عزت کا اتنا خیال تھا۔۔۔ وہ برا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

ازنا کا دل اس کے حق میں گواہی دینے لگا تھا۔۔۔

اس کے گھر والے ہمیشہ زرداد کے خلاف باتیں کرتے اسے زرداد سے بدگمان کرتے آئے تھے۔۔۔

مگر نجانے وہ جب بھی اس شخص سے ملتی تھی۔۔یہ شخص ہر بار اس کی سوچ بدل دیتا تھا۔۔۔

اس کے گھر والوں نے اسے پوری حقیقت سے آگاہ نہیں کیا تھا۔۔۔

ازنا نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں وہ ان لوگوں کی درگت بنا چکا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اپنی زمین پر گری چادر اٹھا کر خود کو کور کرتی زرداد کو نجانے کتنی دعاؤں سے نواز گئی تھی۔۔۔

ان لوگوں کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ جس انسان سے ٹکرائے ہیں وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ ہاشم دادا ہے۔۔۔

جو ایک ساتھ سو بندوں سے بھی مقابلہ کر جایا کرتا تھا۔۔۔

وہ ان سب کو بڑی طرح سے پیٹ رہا تھا۔۔۔

وہاں باقی بھی کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔ مگر وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ازناساکت سی بیٹھی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب کسی نے اس کی گاڑی کا شیشہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔

ازنا نے گھبرا کر باہر دیکھا تھا۔۔۔ جہاں موجود شخص نے ہاتھ بڑھا کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"ہاشم دادا بہت غصے میں ہیں۔۔۔ان کا یہ غصہ ہر بار بہت بڑی تباہی کا باعث بنتا ہے۔۔۔ایک بس آپ ہی ہیں جو انہیں روک سکتی ہیں۔۔۔"

سامنے موجود شخص ہاشم دادا کا خاص آدمی صفدر تھا۔۔۔ازنا پہلے بھی ایک دو بار اسے زرداد کے ساتھ دیکھ چکی تھی۔۔۔وہ زرداد کی ہی عمر کا تھا۔۔۔مگر اس کی بے حد عزت کرتا تھا۔۔وہ اسے اپنا سب کچھ مانتا تھا۔۔۔

ابھی بھی زرداد کو اس حالت میں دیکھ کر صفدر کی پریشانی دیکھنے لائق تھی۔۔۔مگر اس کی اتنی جرآت نہیں تھی کہ جا کر زرداد کو روکتا۔۔۔۔

"مم میں کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

ازنا منمنائی تھی۔۔۔

اسے تو اتنے دور بیٹھے زرداد سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ پاس جا کر کیا کرتی۔۔۔۔

مگر ان لوگوں کی حالت دیکھ ازنا خود ہی گاڑی سے نکل آئی تھی۔۔۔جو مار کھا کھا کر آدھ موے ہو چکے تھے۔۔

ازنا کو آتا دیکھ ملک نے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو سائیڈ پر کر دیا تھا۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔۔"

ازنا نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے پکارتے زرداد کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کا گداز لمس زرداد ہاشم خان کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گیا تھا۔۔۔

سماعتوں سے ٹکراتی اپنے نام کی پکار اس کے دل کو ایک عجیب سا سکون بخش گئی تھی۔۔۔

اک میٹھا سا سرور پورے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔

زرداد جو وہاں موجود بیس کے قریب لوگوں سے نہیں سنبھل رہا تھا۔۔۔

ازنا یوسف زئی کی ایک پکار اسے جیسے کسی اور ہی دنیا میں لے گئی تھی۔۔۔

وہ بے خود سا ازنا کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اس لڑکی نے اتنے استحقاق بھرے انداز میں اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

اس پر اپنا حق جتایا تھا۔۔۔۔

ازنا کے لیے چاہے یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔ مگر زردادہاشم خان کے لیے یہ عام بات نہیں تھی۔۔

گاڑی کے قریب پہنچتے ازنا نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"دوسروں کو انسان ہونے کا مارجن بھی دیا کریں مسٹر زردادہاشم خان۔۔۔وہ مر جاتے تو۔۔۔۔"

ازنا نے ان لڑکوں کے چہرے یاد کرتے جھرجھری سی لی تھی۔۔۔

زردار اس کی بات کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھا تھا اور اس کی کلائی دبوچ کر اسے کھینچ کر اس کی کمر گاڑی سے لگا گیا تھا۔۔

ازنا اس کی جانب سے اس جارحانہ کاروائی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

اس کی کمر بہت بری طرح سے گاڑی کی ونڈو سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

"سب کے جینے مرنے کی پرواہ ہے۔۔۔ کبھی میری پرواہ کیوں نہیں کی تم نے۔۔۔؟ شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ تمہارے گھر والوں نے اپنی مرضی سے تمہیں میرا بنایا ہے۔۔ پھر کیوں کبھی میری پرواہ نہیں ہوئی تمہیں۔۔۔"

زرداد اس کے دونوں بازوؤں میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں سختی سے پیوست کیے اسے شدید تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔

"کیونکہ تم میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے زرداد ہاشم خان۔۔۔ جیسے مجھے زبردستی تمہاری زندگی میں شامل کیا گیا ہے۔۔۔ ویسے ہی میری زندگی میں بھی تمہیں میری مرضی کے بغیر مسلط کیا گیا ہے۔۔۔۔ مجھے

تمہاری کبھی پرواہ نہیں ہو سکتی۔۔۔تم جیو یا مرو۔۔۔مجھے کبھی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔"

ازناخود کو اس کی بے رحم گرفت سے آزاد کرواتی تکلیف زدہ لہجے میں چلا اٹھی تھی۔۔۔

اس کی اپنے لیے اتنی بے زاری دیکھ زرداد پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

ازنا نے اس کی اک دم سے لال ہوتی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

آج زرداد ہاشم خان کا برتھ ڈے تھا۔۔۔جسے وہ اپنی زندگی کی واحد ساتھی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر یہ لڑکی بھی اسے اپنا ماننے سے انکاری تھی۔۔۔

زرداد کو آج پہلی بار خود پر ترس آیا تھا۔۔۔

آخر کیوں اس کے ساتھ ہی ایسا ہوتا تھا۔۔۔

"صفدر۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے ملک بوتل کے جن کی طرح اس کے سامنے حاضر ہوا تھا۔۔۔۔

"انہیں باحفاظت رحمت منزل چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔"

زرداد نے پلٹ کر ازنا کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس کی چوڑی پشت کو گھورتے ازنا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گریبان میں جذب ہوا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس نے اس شخص کو بہت زیادہ ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔ مگر اس کی نفرت کا یہ اظہار اس کے اور اس کے خاندان والوں کے لیے ٹھیک تھا۔۔۔

اس وقت وہ صرف اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔ نہ ہی اس شخص کے بارے میں اور نہ ہی اپنے دل کے بارے میں۔۔۔۔

وہ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں وہاں باہر کھڑے زرداد ہاشم خان پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو اس کی جانب سے رخ پھیر چکا تھا۔۔۔

وہ ہر بار بہت ہی عزت اور محبت کے ساتھ اس کے پاس آتا تھا۔۔۔ اور وہ اسے نہایت ہی بے دردی کے ساتھ دھتکار دیتی تھی۔۔۔ اسے شاید

اظہار کرنا نہیں آتا تھا۔۔۔ مگر اس کا ہر ہر عمل اظہار ہی تو کر رہا ہوتا تھا۔۔۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ازنا کا دل درد سے بھر رہا تھا۔۔۔۔

نیند تو اسے آنی ہی نہیں تھی۔۔۔ گزری ساری راتیں وہ ایسے ہی جاگ کر گزار دیتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی بے چینی کی انتہا پر پہنچتے وہ اٹھ کر ٹیرس پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اتنے دنوں سے اس نے اپنے بالوں میں کنگھی تک نہیں کی تھی۔۔۔ اس نے اپنا حلیہ اتنا رف بنا رکھا تھا۔۔۔ گھر کے کسی بھی فرد کو وہ اپنے قریب بھی بھٹکنے نہیں دیتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ اپنے بالوں کو ایسے ہی کیچر میں مقید کیے ٹیرس میں کھڑی سامنے روڈ پر چھائی تاریکی کو گھور رہی تھی۔۔۔شاید لائٹ گئی ہوئی تھی۔۔۔

اس وجہ سے باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔گھر میں آٹو میٹک جنریٹر کی وجہ سے لائٹ جانے کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

ازنا پلٹنے لگی تھی جب اسے لگا تھا جیسے روڈ پر کوئی شخص کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔۔

ازنا گھبرا کر پلٹی تھی۔۔۔وہاں واقعی کوئی موجود تھا۔۔۔مگر ازنا اس کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔وہ شخص وہاں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس بات کا احساس ہوتے ہی ازنا گھبرا کر روم میں آگئی تھی۔۔۔اس کے پورے وجود پر ایک خوف سا طاری ہو چکا تھا۔۔

کون تھا وہ شخص۔۔۔؟؟؟

اور اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔؟؟؟

اب تو اس کا محافظ بھی اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔

ازنا کی آنکھیں سے آنسو ٹوٹ کر پھسلے تھے۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ازنا سے اس بارے میں کیسے بات کریں۔۔۔ وہ تو ابھی تک اس دکھ سے نہیں نکل پارہی۔۔۔

بھابھی مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ اکمل آپ کی بات کر لیں پھر ازنا سے۔۔۔۔"

روبینہ بیگم نے فردوس بیگم اور باقی سب کی جانب بے چارگی سے دیکھتے اپنے شوہر کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

جو خود بھی کچھ ایسا ہی چاہتے تھے۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہے فردوس ازنا کی عدت ختم ہوچکی ہے۔۔۔ ہمیں اب ازنا سے عالیان کے حوالے سے بات کرنی چاہیے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا ازنا کو اس بات پر کوئی اعتراض ہونا چاہیے۔۔۔ اسے تو خوش ہونا چاہیے کہ عالیان جیسا لڑکا اسے اپنا رہا ہے۔۔۔ ویسے بھی وہ کب تک ایسے ہی یہاں بیٹھی رہے گی۔۔۔ ایک نہ

ایک دن تو سرے رخصت ہونا ہی ہے۔۔۔ ہم کب تک ایسے ہی اس کی زمہ داری اٹھاتے رہیں گے۔۔۔۔"

اکمل یوسف زئی کی بات پر باہر سے گزرتی ازنا کے قدم ساکت ہوئے تھے۔۔۔ اسے ایک پل کے لیے بھی یقین نہیں آیا تھا کہ یہ اس کے وہی بابا تھے جو کبھی اس پر اپنی محبت نچھاور کرتے تھے۔۔۔ مگر اب ازنا کو دھیرے دھیرے ان لوگوں کی خود غرضی سمجھ آرہی تھی۔۔۔۔

لیکن ایک گرہ ابھی بھی کھلنا باقی تھی۔۔۔

ازنا نے ایک نظر انٹرنس پر لگے کیمرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو ہال کے اندر کا سارا منظر اپنے اندر قید کیے ہوئے تھا۔۔ وہ

سیدھی سیکیورٹی روم میں گئی تھی۔۔۔ اور وہاں سے اپنی مطلوبہ تاریخ اور ٹائم کی ویڈیو نکالنے لگی تھی۔۔۔

ایک گھنٹے کی محنت کے بعد اسے وہ ویڈیو مل چکی تھی۔۔۔ اسے اپنی یو ایس بی کاپی کرتی ازنا وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اپنے روم میں آتے اس نے لیپ ٹاپ اوپن کرتے اس ویڈیو کلپ کو آن کیا تھا۔۔۔۔

یہ اس دن کی ویڈیو تھی جب زرداد اسے یہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ زرداد اسے کس راستے سے لے کر گیا تھا۔۔۔

مگر سامنے چلتا ویڈیو کلپ دیکھ ازنا ساکت رہ گئی تھی۔۔۔ سامنے کا منظر اس کی سوچ کے مطابق تھا۔۔

زرداد اسے اس کے گھر والوں کے سامنے سے لے کر جارہا تھا۔۔۔ اور کسی نے اسے روکنے کیا آگے بڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

ازنا اذیت کے مارے اپنی آنکھیں سختی سے میچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ہلکا سا ناک کرتے اکمل یوسف زئی اور روبینہ بیگم اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ ازنا نے فوراً لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔۔؟؟؟"

اس دن ازنا کو جھوٹ بول کر وہاں بلانے کے بعد سے اکمل صاحب اس سے نگاہیں چرا کر ہی بات کرتے تھے۔۔۔ وہ ابھی تک یہ نہیں جانتے تھے کہ ازنا اصل حقیقت سے واقف ہو چکی ہے۔۔۔

ازنا نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ چہرا جھکائے خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا ہر احساس سے عاری تھا۔۔۔

"ہمیں آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔۔؟؟ "

اکمل یوسف زئی اس کے انداز پر بمشکل خود پر ضبط کرتے اب کی بار قدرے سرد لہجے میں مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

"آپ اپنے بھانجے سے میری شادی کروا کر اپنا بوجھ ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ میں سن چکی ہوں آپ کی باتیں۔۔۔ فکر مت کریں میں اب مزید آپ سب پر بوجھ نہیں بنوں گی۔۔۔ میں نے اپنا بندوبست کرلیا ہے۔۔۔ کل میں اس گھر سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

ازنا ان کی بات کاٹتی دوٹوک لہجے میں بولتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ازنا بیٹا ایک بار عالیان کے حوالے سے سوچ۔۔۔۔۔"

روبینہ بیگم نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ جب ازنا پوری قوت سے واش روم کا دروازہ بند کرتی۔۔۔ دروازے کے ساتھ لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کا دل اذیت سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

عالیان کے ساتھ یہ سب لوگ اس کی شادی صرف اسی لیے کروانا چاہتے تھے۔۔۔ کیونکہ اس کی پہلی بیوی سے اولاد نہیں تھی۔۔۔ اس کی بیوی بانجھ تھی۔۔۔۔ اور وہ لوگ اسے اپنے بھانجے کے لیے قربان کر رہے تھے۔۔۔

تاکہ ان کے بھانجے کا بھی بھلا ہو جائے۔۔۔ اور ان کے سروں سے بھی ازنا کی زمہ داری ٹل جائے۔۔۔

مگر ازنا اب کسی کو بھی زرداد کی جگہ نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

عالیان کو تو بالکل بھی نہیں۔۔۔ جو پہلے اس کے زرداد کے نکاح میں ہونے کے باوجود اس پر بری نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

لیکن ازنا اس بات سے بالکل انجان تھی۔۔۔ کہ ابھی بھی اس کے آس پاس کوئی ایسا انسان موجود تھا۔۔۔ جو اس کے ایک ایک آنسو پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اور بہت جلد اس سے اور ان آنسوؤں کی وجہ بننے والے تمام لوگوں سے اس کا حساب لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا پورا دن روتی رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا سر درد سے رات تک اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔

وہ دوا لیتی بستر پر ان لیٹی تھی۔۔۔۔جن میں غنودگی کی وجہ سے اس کی کب آنکھ لگی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اسے اپنے اوپر کسی وزنی شے کا احساس ہوا تھا۔۔۔خوف کے عالم میں اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔

اسنے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔مگر اس کے ہاتھ پیر ایسے جکڑے ہوئے تھے۔۔کہ وہ کوشش کے باوجود اس اٹھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کی جان تو اس وقت نکلی تھی جب اسے اپنی گردن پر کسی کی گرم سانسوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ شخص پوری طرح سے اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی ہتھیلی میں جکڑے وہ اسے پوری طرح سے بے بس کر چکا تھا۔۔۔

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

ازنا اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔مگر اس کے وجود سے اٹھتی مہک ازنا کو ایک عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔یہ مہک تو زرداد ہاشم خان کی تھی۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔"

اس کے لب سرگوشی کے انداز میں دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے اس شخص نے اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیتے اسے مزید کچھ بھی بولنے کا موقع نہیں تھا۔۔۔

اس کے لمس میں غصہ اور جنون کی واضح جھلک نمایاں تھی۔۔۔اس کا سختی بھرا لمس برداشت کرتی ازنا تڑپ اٹھی تھی۔۔۔اسے اب کوئی شک نہیں بچا تھا۔۔۔

یہ تپش زدہ لمس اور یہ دیوانگی بھرا انداز وہ بھلا کیسے نہ پہچان پاتی۔۔۔ ازنا سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔مگر اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔کیونکہ اس کے لیے یہ خیال ہی زندگی کی نئی نوید تھا کہ زردادہاشم خان زندہ ہے۔۔۔وہ شخص اسے آج کسی قیمت پر بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس کی اٹکتی سانسیں دیکھ وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا بنا کوئی مزاحمت کیے اس کا جنونیت بھرا غصہ برداشت کرتی ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا تمہیں۔۔۔ تمہاری ان آنکھوں میں صرف میری وجہ سے آنسو آنے چاہئیں۔۔۔"

زرداد کے بولنے پر ازنا کو اپنی گردن پر اس کے لب ہلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

زرداد کی غصے سے چنگارتی آواز پر اس کی جان حلق میں اٹکی تھی۔۔۔

"پلیز واپس آجائیں۔۔۔۔ نہیں جی سکتی آپ کے بغیر۔۔۔۔"

ازنا تڑپی تھی۔۔۔ایک بار پھر سے اس کے آنسو بہے تھے۔۔۔ مگر صرف زرداد ہاشم خان کی محبت کی خاطر۔۔۔۔

"تمہیں تو اسی زندگی کی خواہش تھی نا۔۔۔جان چھڑوانا چاہتی تھی مجھ جیسے حیوان اور درندے سے۔۔۔اپنے پیاروں کے بیچ آنا چاہتی تھی۔۔۔ تو رہو اب ان سب کے بیچ۔۔۔میں اب کبھی واپس نہیں آؤں گا۔۔۔۔ "

زرداد اس کے کندھے پر اپنی دیوانگی کا نشان چھوڑتا۔۔۔ایک آخری بار اس کے وجود کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا ازنا کو ہوش سے بے گانہ کر گیا تھا۔۔۔

اس کے بے سدہ پڑے وجود پر ایک وار فتگی بھری نظر ڈالتا۔۔۔وہ سایہ جہاں سے آیا تھا۔۔۔وہیں واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

صبح گیارہ بجے کے قریب ازنا ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔پہلے تو نجانے کتنی ہی دیر وہ یوں ہی ساکت سی لیٹی چھت کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ رات کے گزرے لمحے اس کے دماغ میں روشن ہونے لگے تھے۔۔۔ازنا کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

زردادہاشم خان زندہ تھا۔۔۔بس اس سے دور رہ کر اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔اسے اس کی غلطی کی سزا دے رہا تھا۔۔۔۔

جب اچانک ازنا کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی تھی۔۔۔

کہیں یہ کوئی حسین خواب تو نہیں تھا۔۔۔

اس خیال کے ساتھ ہی ازنا کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی تھی۔۔۔

اور مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ مرر میں نظر آتا اپنا حلیہ اور دودھیا کندھے پر اس شخص کی دیوانگی کا ثبوت دیکھ ازنا کے چہرے پر ایک دلفریب مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔

یہ سب کوئی وہم نہیں بلکہ واقعی حقیقت تھی۔۔۔

اس کا شوہر زندہ تھا۔۔۔

ازنا خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے بے رنگ اور بے رونق چہرے پر بہار کی دلفریبی آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔۔۔۔

ازنا کی تڑپ اور بے قراری اب کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اب جلد از جلد واپس اس شخص کی قید میں جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ بے رحم شخص نجانے کب تک اسے ایسے ہی خود سے دور رکھ کر سزا دیتا رہتا۔۔۔۔

وہ اس کی ہر سزا برداشت کرنے کو تیار تھی۔۔۔مگر اس کے پاس جا کر۔۔۔۔اس کے لیے اب ایک دن بھی مزید اس شخص کے بغیر گزارنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

زردادہاشم خان اس کے لیے اب اس کا محبوب ترین انسان بن چکا تھا۔۔۔ جس کے بغیر رہ پانا اب نا ممکن تھا۔۔۔

مگر وہ ضدی اور وحشی انسان اتنی آسانی سے بھلا کیسے اسے معاف کر دیتا۔۔۔

اسے اب کچھ ایسا کرنا تھا کہ زردادہاشم خان اسے خود آکر یہاں سے لے جائے۔۔۔ازنا کمرے میں چکر کاٹتی مسلسل سوچے جا رہی تھی۔۔۔

جب ایک خیال سے اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

آج تک رحمت منزل والے اسے استعمال کرتے آرہے تھے۔۔۔ آج وہ بھی تو ان کا سہارا لے کر اپنے شوہر تک پہنچنے کی کوشش کر سکتی تھی۔۔۔

ازنا نے سوچ لیا تھا اب اس نے کیا کرنا ہے۔۔۔اس کی اس حرکت کے بعد زردادہاشم خان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچنے والا تھا۔۔۔لیکن وہ اسے یہاں سے تو ہر حال میں لے جائے گا اس بات کا ازنا کو پورا یقین تھا۔۔۔

ازنا نے روبینہ بیگم کے روم میں جا کر ان کے سامنے عالیان سے شادی پر رضامندی دے دی تھی۔۔۔مگر اس نے یہ شرط بھی رکھی تھی کہ وہ یہ شادی آج کے آج ہی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اگر ان سب کو اس کا یہ فیصلہ منظور تھا تو ٹھیک ورنہ اس کے بعد اس شادی کے لیے اس کا انکار ہی تھا۔۔۔

ازنا کی بات سن کر پورے رحمت منزل میں ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔وہ سب لوگ اس کے کہے کے مطابق آج ہی کے دن ان دونوں کا نکاح کرنے کے لیے رضامند ہو گئے تھے۔۔۔۔

ازنا ابھی یہیں پر رکی نہیں تھی۔۔۔اس نے روم میں آکر نسیمہ بیگم کو اپنی شادی کے حوالے سے بتاتے انہیں اس میں شرکت کرنے کی خاص ہدایت کی تھی۔۔۔

اس کی یہ بات سن کر نسیمہ بیگم کا ایک دم چپ ہو جانا وہ بہت اچھے سے نوٹ کر چکی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ نسیمہ بیگم زرداد کے زندہ ہونے کے بارے میں سب جانتی تھیں۔۔۔اور اب آرام سے یہ بات زرداد ہاشم خان تک بھی پہنچ جانی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ازنا اس بات سے انجان تھی کہ اس کی حفاظت کی خاطر رحمت منزل کے اندر اور باہر پہلے ہی لوگ موجود تھے۔۔۔جن کی موجودگی کے بارے میں رحمت منزل کے لوگوں تک کو خبر نہیں تھی۔۔۔۔

ازنا تک عروسی جوڑا پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔۔

آج وہ پورے دل سے اپنا سنگھار کرنا چاہتی تھی۔۔۔اپنے شوہر کے لیے۔۔۔جو اس سے شدید ناراض تھا۔۔۔

اور آج تو اس کے ہاتھوں ویسے ہی اس کی شامت آنے والی تھی۔۔۔۔

ازنا زرداد کا غصے سے لال چہرا یاد کرتی مسکرائی تھی۔۔۔۔اب تو اسے اپنے محبوب کی ہر ہر ادا دیوانہ کر رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رحمت منزل میں ازنا اور عالیان کی شادی کے تمام ارینجننٹس ہو چکے تھے۔۔۔اتنے کم وقت میں وہ لوگ خاندان کے قریبی لوگوں کو کی مدعو کر پائے تھے۔۔۔

ازنا نے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگوائی تھی۔۔۔جبکہ سب لوگوں سے نظر بچا کر۔۔۔دونوں ہتھیلیوں کے سینٹر میں اس نے زرداد کا نام لکھا تھا۔۔۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر بعد وہ اس ستمگر کو دیکھنے والی تھی۔۔۔جس کی جدائی میں وہ پچھلے دو مہینے تڑپی تھی۔۔۔

آج اس شخص کو دیکھ کر اس کی ہر اذیت کا مداوا ہونے والا تھا۔۔

ازنا کو نیچے لے جایا گیا تھا۔۔۔وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

جبکہ درمیان میں عروسی دوپٹے اور پھولوں کی لڑیوں کا پردہ لگایا گیا

تھا۔۔۔جس کے دوسرے جانب عالیان اور باقی مرد بیٹھے تھے۔۔۔

ازنا کے چہرے پر پوری طرح گھونگھٹ ڈالا گیا تھا۔۔۔وہ اپنا یہ حسین

روپ صرف اور صرف زردادہاشم خان کو دکھانا چاہتی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد مولوی صاحب نے وہاں آتے نکاح کی رسم شروع کرنے

کی اجازت مانگی تھی۔۔۔

مگر اس سے پہلے کے وہ آغاز کرتے باہر گولیوں کی ہوتی برسات نے جہاں

رحمت منزل میں موجود تمام لوگوں کو خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔وہیں ازنا کے

چہرے پر آسودگی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔جب سامنے ہی انٹرنس سے اسے اپنا دشمن جاں اپنی مخصوص چال چلتا اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرا نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ دونوں ہاتھوں میں گنز تھامے وہ دونوں جانب فائر کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

رحمت منزل والے بھی اسے پہچان چکے تھے۔۔۔انہوں نے آج تک زرداد کے ساتھ جو جو بھی غلط کیا تھا۔۔وہ سب یاد کرتے۔۔۔انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔۔۔زرداد کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

ان سب لوگوں میں ایک ازناہی تھی جو سکون سے بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

زرداد ہاشم خان کے غضبناک تیور دیکھ خوفزدہ وہ بھی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اسے آج زرداد کی دی جانے والی ہر سزا دل و جان سے قبول تھی۔۔۔

وہ تو بس وارفتگی اور دیوانگی بھری نگاہوں سے اسے زندہ سلامت اپنے سامنے کھڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو اس لمحے اسے پوری طرح سے اگنور کیے ہوئے تھا۔۔۔

"میری بیوی سے نکاح کرنے کی ہمت بھی کیسے کی تم نے۔۔۔"

زرداد نے پہلا فائر عالیان پر کیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کا اگلا شکار اکمل یوسف زئی تھے۔۔۔

جو اس کے سب سے بڑے مجرم تھے۔۔۔

"آئندہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کرنے اور کسی بے گناہ کو سزا دلوانے سے پہلے تم اور تمہارا خاندان ہزار بار سوچے گا۔۔۔"

زرداد نے اکمل یوسف زئی کی ٹانگ پر نشانہ باندھا تھا۔۔۔

"اور یہ میری بیوی کا استعمال کرنے۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اکمل یوسف زئی پر دوسری گولی چلاتا۔۔۔ازنا اس کے قریب آتی۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے اسے روک گئی تھی۔۔۔ان لوگوں نے چاہے اس کی زندگی کا تماشہ بنا کر اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا تھا۔۔۔

مگر وہ ان کی طرح خود غرض اور بے رحم اب بھی نہیں بن پائی تھی۔۔۔

زرداد نے اپنی سرد پتھریلی نگاہوں سے ازنا کی جانے دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے گن نیچے کرتا۔۔۔اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں دبوچے اسے لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ وہاں کھڑا اپر شخص بالکل حیرت و بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان زندہ تھا۔۔۔۔یہ کوئی چھوٹی خبر نہیں تھی۔۔۔

زرداد نے ازنا کو لا کر گاڑی کی پچھا تھا۔۔۔

اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا۔۔۔گاڑی فل سپیڈ میں دوڑانے لگا تھا۔۔۔

ازنا نے کن اکھیوں سے اس کا غصے سے لال پڑتا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ پر قابو پائے ہوئے تھی۔۔۔

آج تک ہمیشہ یہ شخص چالیں چل کر لوگوں کو گھما کر رکھ دیتا تھا۔۔۔ مگر آج اپنی ہی بیوی کے ہاتھوں بے وقوف بنا تھا۔۔۔

ازنا مر کر بھی اس نکاح پر رضامند نہ ہوتی۔۔ لیکن زرداد کے زندہ ہونے والی خبر سن کر۔۔ زرداد کو اپنے سامنے لانے کا اس کے پاس صرف یہی ایک طریقہ تھا۔۔۔۔

اور ہوا بھی وہی تھا۔۔۔

ازنا کی خوشی اس کے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔ مگر اندر کی اندر زرداد کے خوف سے دھڑکنوں کی الگ جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔۔

ابھی تو اسے اس شخص کا غصہ برداشت کرنا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ دل و جان سے تیار تھی۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرداد ازنا کو لیے سیدھا اپنے بیڈ روم میں آیا تھا۔۔۔اسے بیڈ پر دھکیلتے اس نے واپس پلٹ کر دروزاہ لاک کرتے ایک سیکنڈ کے لیے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔

وہ بنا ازنا سے کوئی بات کیے وہاں ایک جانب بنے ریک سے شراب کی بوتل اٹھاتے ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

"زرداد۔۔۔۔۔"

ازنا کو آج پھر اپنے سامنے یوں شراب کو ہونٹوں سے لگاتے دیکھ ازنا بے چین ہوئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کی زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنوارنا چاہتی تھی۔۔

مگر ہر بار اسی کی وجہ سے زرداد ہاشم خان کو بہت گہری چوٹ پہنچ جاتی تھی۔۔۔

اسے گھونٹ گھونٹ وہ زہر اپنے اندر اتارتے دیکھ ازنا برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور اس سے وہ شراب کی بوتل چھیننے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

جب زرداد اس کی چوڑیوں سے بھری کلائی کو دبوچ کر اسے دیوار کی جانب پھینکتا اس کے جبڑے کو اپنی آہنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

ازنا کا گھونگھٹ تو نجانے کب سے نیچے گھر چکا تھا۔۔۔ جبکہ اس کا ہوشربا دلنشین سراپے پر نظر پڑتے ہی ایک پل کے لیے زردادہاشم خان کا دل بے قابو ہوا تھا۔۔

یہ لڑکی اس کی محبت، اس کا جنون تھی۔ جسے اس نے پوری دنیا سے لڑ کر حاصل کیا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ جس کی خاطر اس کے لیے اپنی زندگی بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔ اسے پورا ایک مہینہ لگا تھا واپس سے ری کور ہونے میں۔۔۔ اس نے ہوش میں آتے جان بوجھ کر ہر طرف اپنے مرنے کی خبر پھیلا دی تھی۔۔۔

وہ اپنے دشمنوں کو تھوڑا بے فکر کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور اپنی بیوی کو اس کی غلطی کی سزا دینے کے ساتھ ساتھ اس کے گھر والوں کا اصل چہرا بھی دکھانا چاہتا تھا۔۔۔جس میں وہ پوری طرح سے کامیاب رہا تھا۔۔۔

مگر ازنا سے دوری برداشت کرنا اس کے لیے بھی کسی عذاب سے کم نہیں تھی۔۔۔وہ پل پل مر رہا تھا اس لڑکی کی قربت پانے کے لیے۔۔۔اسے بتانے کے لیے کہ وہ کتنی ضروری ہو گئی تھی اس کے لیے۔۔۔۔

جس کے قریب ہونے سے اسے ایک سکون بھرا سرور ملتا تھا۔

اس لمحے بھی اسے ازنا یوسف زئی کی دلفریب مہک سے اپنے اعصاب کو محفوظ رکھنے کے لیے اس نے شراب کا سہارا لیا تھا۔۔۔جو بات ازنا جو سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔

زرداد جو اس کے حسین روپ میں پل بھر کے لیے کھو سا گیا تھس۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس لڑکی کی تمام بے وفائیاں یاد کرتے اس نے خود کو پتھر کیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اب تک اسے جتنا دھوکا اور بے وفائی کر چکی تھی۔۔۔اگر یہ اس کی محبت نہ ہوتی تو اب تک وہ اسے سزا سنا چکا ہوتا۔۔۔

لیکن ازنا کو اس نے صرف خود سے دور رہنے کی سزا دی تھی۔۔۔جو سزا ازنا کے ساتھ ساتھ اس نے خود بھی برداشت کی تھی۔۔۔

"پلیز اسے مت پیئیں۔۔۔"

اس کے غضبناک تاثرات دیکھ ازنا کا خون خشک ہو چکا تھا۔۔۔اس کے ہونٹ بمشکل ہلے تھے۔۔۔۔

"بہت شوق ہے مجھ سے جان چھڑوا کر کسی اور سے شادی کرنے کا۔۔۔

اتنی نفرت کیوں کرتی ہو تم مجھ سے۔۔۔ جنہوں نے تمہارے ساتھ اتنا

غلط کیا۔۔۔ان کے لیے تمہارے دل میں ابھی بھی نرم گوشہ ہے۔۔۔

اور میں۔۔۔اتنی کٹھور کیوں ہو تم میرے معاملے میں۔۔۔۔۔"

زرداد اس کا جبڑا اپنی آہنی گرفت میں دبوچے اس کی سانسوں کی مہک کو

محسوس کرتا وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

اس کے ہر ہر انداز سے۔۔۔اس کا بے پناہ غصہ اور ناراضگی چھلک رہی

تھی۔۔۔ازنا کو اس شخص کو منانا بہت مشکل لگا تھا۔۔۔۔

"میں نفرت نہیں کرتی آپ سے۔۔۔۔"

ازنا اس کے غصے کے آگے منمنائی تھی۔۔۔۔

"اسی لیے مجھے مروانے کے لیے وہاں بلوایا تھا۔۔۔؟؟"

زرداد کے گہرے طنز اور آنکھوں میں ہلکورے لیتی بے اعتباری ازنا کا دل کاٹ کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

ازنا نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ فورا نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں زرداد اسے استہزایہ مسکراہٹ سے نوازتا اس کے پاس سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

ازنا زرداد کو منانے۔۔اسے اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے نجانے کیا کیا سوچ کر آئی تھی۔۔۔مگر یہاں اس شخص کے سامنے آتے اسے سب کچھ بھول چکی تھی۔۔۔

"تم اپنے معاملات میں بالکل آزاد ہو۔۔۔۔تم جہاں جانا چاہتی ہو۔۔۔ جس ملک میں بھی رہنا چاہتی ہو بتا دو۔۔۔میں تمہیں وہاں بھجوا دوں گا۔۔۔تمہیں اب مزید میری سزا اور قید نہیں کاٹنی پڑی گی۔۔۔۔"

زرداد صوفے پر جا کر بیٹھتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات سنتی ازنا تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جو آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے۔۔۔اس کی موجودگی کو بالکل فراموش کر رہا تھا۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص اسے اتنی آسانی سے معاف کر کے واپس نہیں اپنائے گا۔۔۔اس نے زرداد ہاشم خان کے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی تھی۔۔۔

ازناخود میں ہمت مجتمع کرتی آگے بڑھی تھی اور زرداد کی قریب جا کر بیٹھتی اس کی گردن میں چہرا چھپاتی۔۔۔اس کے سینے کے گرد اپنی بانہوں کا حصار قائم کرتی اس کے چوڑے وجود کا حصہ بنی تھی۔۔۔

زرداد اسی طرح بیٹھا رہا تھا۔۔۔مگر اس لڑکی کے لمس سے اس کے پورے وجود میں ایک سکون سا سرایت کر گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی سانسیں محسوس کرتے بالکل خاموش تھے۔۔۔دونوں کے دل ایک دوسرے کی محبت سے لبریز تھے۔۔۔

مگر ان کے درمیان گزرے طوفان نے جو توڑ پھوڑ کی تھی۔۔۔اسے اتنی جلدی سمیٹنا دونوں کے لیے ہی مشکل تھا۔۔۔لیکن فلحال ان دونوں کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ ایک دوسرے کے بے پناہ قریب تھے۔۔۔۔

اتنے کے باآسانی ایک دوسرے کی سانسوں کو محسوس کر سکتے تھے۔۔۔۔

زرداد نے اس کے گرد اپنا حصار قائم نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر ازنا کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس شخص نے اسے اپنے قریب آنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔اسے خود سے دور نہیں جھٹکا تھا۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ہمیشہ اسی قید میں رہنا ہے۔۔۔۔"

ازنا کے نم ہونٹ زرداد کو اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"اب آگے میری قید برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنا۔۔۔۔"

زرداد اسے خود سے دور کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں برداشت کر لوں گی۔۔۔۔میں آپ کو پوری طرح سے بدل دوں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اس کے پیچھے اٹھ کر جاتے کمزور سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زرداد نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہاشم دادا کو بدلو گی تم۔۔۔"

زرداد نے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔مجھے بس ایک موقع چاہیے۔۔۔۔کچھ دنوں کے لیے خود کو میرے حوالے کر کے تو دیکھیں۔۔۔"

ازنا اس کے مقابل کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔۔

"بہت برا انسان ہوں میں۔۔۔شراب اور شباب شوق ہے میرا۔۔۔۔غیر عورتوں کے ساتھ برداشت کر پاؤ گی مجھے۔۔۔۔"

زرداد اس لڑکی کی تڑپ کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

"آپ میری جگہ دوسری عورت کو دیں گے۔۔۔"

ازنا کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا تھا۔۔۔

"تم نے اپنی جگہ خود چھوڑی ہے۔۔۔سب کچھ بگاڑنے والی تم ہو۔۔۔ہمارے رشتے کو بھی اور مجھے بھی۔۔"

زرداد کی آنکھوں میں اذیت نمایاں تھی۔۔۔

"میں سب سنوار لوں گی۔۔۔ایک موقع تو دیں۔۔۔"

ازنا اس کے مقابل آتی اس کی گردن میں بانہیں پھیلا گئی تھی۔۔۔ آج اس لڑکی کی ہر ادا فدا کر دینے والی تھی۔۔۔

مگر وہ آج پگھلنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔اسے اس لڑکی کی ویسی ہی تڑپ دیکھنی تھی جیسی تڑپ سے وہ اتنے وقت سے گزرتا آرہا تھا۔۔۔

"اگر موقع نہ دوں تو۔۔۔"

زرداد نے اس کے گالوں کی نرماہٹ کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

"تو میں آپ کو آپ سے ہی چھین لوں گی مسٹر زردادہاشم خان۔۔۔ مگر

اب آپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔"

ازنا اپنا ہر لحاظ بلائے طاق رکھ گئی تھی۔۔

اسے اپنے روٹھے محبوب کو ہر قیمت پر منانا تھا۔۔۔۔

"تو پھر جو کرنا ہے کرو۔۔۔ میں تمہیں کوئی موقع نہیں دوں گا۔۔"

زردادہاشم خان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔۔

بھلا اتنی جلدی کیسے مان جاتا۔۔۔

وہ ایک بھرپور نظر ازنا پر ڈالتا پلٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا بس خفگی سے اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔؟؟ پھر کوئی نئی چال چلنے۔۔۔؟؟"

زرداد نے اپنے سامنے براجمان نوریز کو دیکھے بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

اپنے بھائی کو راہ راست پر لانے اور اپنی ماں کی بے گناہی کا ثبوت دینے کے لیے اب تک وہ نجانے کیا کچھ نہیں کرتا آیا تھا۔۔۔ مگر نوریز نے تو اسے ہی اپنا دشمن مان لیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تمہیں یہ بتانے کے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جیت گئے ہو۔۔۔ اور میں ہار گیا ہوں۔۔۔"

نوریز کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔۔۔جب کہ اس کی آنکھوں میں موجود اذیت زرداد کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم کھل کر بات کرو گے تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔"

زرداد کو اس کا یہ تھکا تھکا انداز پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"تم نے بیٹے ہونے کا فرض نبھاتے اس گھٹیا شخص سے اپنی ماں پر کیے گئے ظلم کا بدلہ لے لیا۔۔۔ مگر میں۔۔۔میں اپنی ہی ماں کو قصوروار سمجھتے ہوئے۔۔۔اس بے ضمیر شخص کا ساتھ دیتا رہا۔۔۔جس نے میری زندگی برباد کر دی۔۔۔ جس نے مجھے اپنے جیسا بے ضمیر اور بے غیرت مرد بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔۔اور میں تمہاری ایک نہ سنتے۔۔۔ کسی کٹپتلی کی طرح اس کے اشاروں پر ناچتا رہا۔۔۔۔"

نوریز کا سر اس کے سامنے بالکل جھکا ہوا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

نوریز اس کے سامنے ہاتھ جوڑ تا بری طرح رو دیا تھا۔۔۔اتنے سالوں بعد وہ آج اپنی ماں کی موت کو سوگ منا رہا تھا۔۔۔ آج پہلی بار اس نے اپنی ماں کے لیے آنسو بہائے تھے۔۔۔

اس کے دماغ میں وہ سارے الفاظ گردش کر رہے تھے۔۔۔جو اس نے اپنے باپ کے کہنے پر صرف زرداد کو اذیت پہنچانے کے لیے اپنی ماں کے لیے ادا کیے تھے۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت گنوانے کا باعث بنا تھا۔۔۔

زرداد نے نوریز کی حالت دیکھ سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

اسے لگ رہا تھا آج اس کی ماں کو بھی سکون مل گیا ہو گا۔۔۔زرداد کی آنکھیں نا قابلے یقین حد تک لال ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ اٹھا تھا اور اپنے چھوٹے بھائی کی ہر خطا معاف کرتا اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

کیونکہ ایسا اس کی ماں چاہتی تھی۔۔۔

انہوں نے جاتے جاتے نسیمہ بیگم کے ہاتھ اس کے لیے ایک خط چھوڑا تھا۔۔۔جس پر لکھا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے چھوٹے بھائی سے کبھی نفرت نہیں کرے گا۔۔۔نہ اسے کبھی خود کوئی نقصان پہنچائے گا۔۔۔نہ ہی کسی اور کی جانب سے پہنچنے دے گا۔۔۔

نوریز کئی بار اس پر قاتلانہ حملہ کر چکا تھا۔۔۔ مگر زرداد ہر بار اسے معاف کر دیتا تھا۔۔۔ کیونکہ ایسا کرنے کے لیے اسے اس کی ماں نے کہا تھا۔۔۔ آغا اس بات سے اچھی طرح واقف تھا۔۔ اس لیے وہ ہر بار نوریز کو ہی استعمال کرتا تھا۔۔۔

اگر نوریز بیچ میں نہ ہوتا تو زرداد کب کا آغا کو ختم کر چکا ہوتا۔۔۔

"میں آغا کو مارنا چاہتا ہوں۔۔۔ اب اس فرعون کو اس کے انجام تک پہنچنا ہو گا۔۔۔۔"

نوریز نے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی آنکھیں بھی کچھ ایسے ہی عزم کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔

"مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے فائقہ کے حوالے سے۔۔۔۔"

نوریز کی بات پر زرداد کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

"میں اس غدار کے بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتا۔۔۔"

زرداد کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔۔۔

"میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں چاہتا ہوں میری شادی تم کرواؤ۔۔۔وہ بھی راضی ہے اس شادی کے لیے۔۔۔بس ہم دونوں یہیں چاہتے ہیں کہ تم ہماری ساری خطاؤں کو معاف کر کے ہماری زندگی کی اس نئی شروعات میں ہمارا ساتھ دو۔۔۔"

نوریز کی بات پر زرداد خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا تھا۔۔وہ چاہتا تھا نوریز آغا کے سائے سے نکل کر اپنی ایک الگ دنیا بسائے۔۔۔لیکن اس نے جس لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔۔زرداد کو وہ کچھ خاص قابلے قبول نہیں

تھی۔۔۔کیونکہ آج تک فائقہ نے اس کے سامنے جو کارنامے سرانجام دیئے تھے۔۔۔۔اس کے بعد زرداد اسے اس گھر میں گھسنے دینے کی اجازت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

اگر وہ پہلے والا ہاشم داداہوتا تو اس بات کو بالکل بھی نہ مانتا۔۔۔

لیکن اب وہ ازنا یوسف زئی کی محبت میں پورپور بدلا شخص تھا۔۔۔جو محبت کی اہمیت کو سمجھتا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان اس شادی کے لیے مان گیا تھا۔۔۔مگر اس نے سب کو منع کیا تھا کہ ازنا کو سب سچ نہیں بتانا۔۔۔۔اس لڑکی نے جتنا اسے تڑپایا تھا۔۔۔۔اور اب آخر میں جو سب سے بڑی غلطی سرزد کی تھی۔۔۔اس کی کوئی چھوٹی سزا تو نہیں ہونے والی تھی اس کی۔۔۔۔

لیکن فائقہ کا نوریز سے شادی پر رضامند ہو جانا زرداد کو اندر سے کھٹک رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ازنا روم میں چکر کاٹتی بے صبری سے زرداد کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے وہ اسے ایسے ہی اگنور کر رہا تھا۔۔۔ روم میں اس نے ایک بار بھی قدم نہیں رکھا تھا۔۔۔

ازنا اس کی صورت دیکھنے کو ترس گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اسے بہت بڑی سزا دے رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بلیک کلر کے فراک میں ملبوس۔۔۔ریڈ لپسٹک ہونٹوں پر سجائے۔۔۔دونوں ہاتھوں میں ریڈ کلر کی چوڑیاں پہنے بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس نے زرداد سے اپنی ہائیٹ بیلنس کرنے کے لیے پیروں میں ہیلز پہن رکھی تھیں۔۔۔

دوپٹہ کو بازو پر پھیلائے وہ خفگی بھرے تاثرات کے ساتھ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

"زرداد کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟"

ازنا نے باہر کام کرتی ملازمہ سے پوچھا تھا۔۔۔

"میم سر نیچے ہال کمرے میں موجود ہیں۔۔۔۔"

ملازمہ نے بہت ہی تابعداری سے جواب دیا تھا۔۔۔وہاں اس وقت اسے نیچے جانے سے روکنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ازنا لفٹ کی مدد سے نیچے والے پورشن پر آئی تھی۔۔۔

حیرت انگیز طور پر آج وہاں بھی گارڈز نہیں تھے۔۔۔مگر ازنا نے اس وقت ان سب باتوں کو نوٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

زرداد صوفے پر براجمان تھا۔۔۔اس کے ایک جانب صفدر کھڑا تھا۔۔۔جبکہ اس کے عین سامنے انہیں لڑکیوں کا رقص جاری تھا۔۔۔ان میں سپر ماڈل سونیا نمایاں تھی۔۔۔

ازنا کا دل چاہا تھا کہ ابھی ان لڑکیوں کے ساتھ ساتھ اس بیسٹ کا بھیجا بھی اڑادے۔۔۔جو اپنی بیوی کے پاس آنے کے بجائے یہاں یہ شغل فرما رہا تھا۔۔۔

ازنا تیز تیز چلتی زرداد کے سر پر پہنچی تھی۔۔۔اور اس کے سامنے پڑی شراب کی بوتل اٹھا کر پوری وقت سے زمین پر مارتے اس نے خونخوار نگاہوں سے زرداد کی جانب دیکھتا تھا۔۔۔

اس کے اس عمل پر پورے ہال میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

آج تک سب نے ہاشم دادا کا غصہ دیکھا تھا۔۔۔آج سب اس کی بیوی کی دہشت دیکھ رہے تھے۔۔۔

جو صرف زرداد ہاشم خان کے لیے ہی تھی۔۔۔

ازنا کا چہرا غصے سے لال جبکہ آنکھوں سے آنسو ٹپکنے کو تیار تھے۔۔۔زرداد نے وارفتگی بھری نگاہیں اپنی زخمی شیرنی پر ڈالتے ان سب لوگوں کو وہاں سے جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔چند سیکنڈز کے اندر وہ سب وہاں سے غائب ہوئے تھے۔۔۔

"یہ سب کیا ڈرامہ ہے۔۔۔؟؟تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔میں نے منع کیا تھا تم یہاں نہیں آسکتی۔۔۔۔؟؟"

زرداد نے اپنے لہجے میں مصنوعی غصے کا عنصر شامل کیا تھا۔۔۔

"آپ کو زرا شرم نہیں آتی یہ سب کرتے ہوئے۔۔۔"

ازنا الٹا اسی کے غصہ دکھانے پر مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور زرداد کا گریبان مٹھی میں دبوچے اس پر چلائی تھی۔۔۔

جب زرداد اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے خود پر گرا گیا تھا۔۔۔

"جب بیوی بے وفائی کرے گی۔۔۔اپنے قریب نہ آنے دینے پر نجانے کون کون سے واسطے دے گی۔۔۔تو شوہر کو اپنی راحت کا سماں باہر ہی ڈھونڈنا پڑے گا نا۔۔۔۔"

زرداد اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے اس کو اپنے سے قریب تر کرتے بولا تھا۔۔۔

"میں نے بے وفائی نہیں کی۔۔۔۔"

ازنا نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"پھر یہ جانتے ہوئے کہ تمہارا شوہر زندہ ہے۔۔۔وہاں سج سنور کر کسی اور کے لیے کیوں بیٹھ گئی تھی۔۔۔"

زردادنے آگے کو جھکتے شراب کی بوتل اٹھانی چاہی تھی۔۔۔جب ازنا اس بوتل کو بھی ہاتھ مارتی نیچے گرا کر چکنا چور کر گئی تھی۔۔۔

زردادنے اس کی اس گستاخی پر اسے سخت نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"میں وہاں اس لیے بیٹھی تھی۔۔۔کیونکہ میں جانتی تھی آپ مجھے لینے ضرور آئیں گے۔۔۔۔"

ازنا اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟تم تو مجھ سے الگ ہونا چاہتی تھی۔۔؟؟پھر میری منتظر کیوں تھی۔۔۔؟؟؟"

زردادا اس کے منہ سے وہ سچ جاننا چاہتا تھا۔۔۔جس نے اس کے اندر ایک عجیب سی بے چینی بھری ہوئی تھی۔۔۔

زرداد کی بات پر ازنا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا جذبے لٹاتا خوبرو چہرا ازنا کے بے حد قریب تھا۔۔۔ازنا کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

وہ اس لمحے اسے اس بات کا جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔

اس کی یہ خاموشی زرداد ہاشم خان کے دل پر بہت بھاری ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک جانب یہ لڑکی اس کی جدائی پر اپنا آپ بھول گئی تھی۔۔۔تو دوسری جانب وہ اس کے سامنے صرف اقرار تک نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"میں نے اس دن جو کیا آپ کے ساتھ۔۔۔۔کیا آپ کو مجھ سے نفرت محسوس نہیں ہوئی۔۔۔؟؟ آپ کو میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔۔آپ کی جان جا سکتی تھی۔۔۔"

اس دن کا دردناک منظر یاد کرتے ازنا کی آنکھیں سے آنسو ٹپک پڑے تھے۔۔۔اس شخص کا درد اب اسے اپنے دل میں محسوس ہوتا تھا۔۔۔

ازنا کی بات پر زرداد کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

"جس لڑکی نے مجھے حیوان سے انسان بنا دیا ہے۔۔۔اس کی خاطر تو میں ہزار بار اپنی جان قربان کر سکتا ہوں۔۔۔تم پر زرداد ہاشم خان کے سات خون معاف ہیں لڑکی۔۔۔بس بے وفائی کسی قیمت پر معاف نہیں ہو گی۔۔۔"

زرداد اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اسے خود سے دور کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔جبکہ اس نے آخری بات جس سنگین انداز میں بولی تھی ازنا کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔

یہ شخص تب تک اسے بے وفا مانے گا جب تک۔۔۔وہ اسے اپنی محبت کا یقین نہیں دلائے گی۔۔۔

وہ شخص اس کی خاطر بدل چکا تھا۔۔۔

یہ احساس ہی بہت ہی زیادہ حسین تھا۔۔۔

"میں بے وفا نہیں ہوں۔۔۔"

ازنا نے دور جاتے زرداد کا گریبان اپنی مٹھی میں دبوچتے اس کے مقابل آتے کہا تھا۔۔۔

زرداد خاموشی سے کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔۔

"بے وفا آپ ہیں۔۔۔۔جو غیر لڑکیوں کو اپنے قریب لاتے ہیں۔۔۔ یہاں جو کچھ ہو رہا تھا میں اس کے لیے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

ازنا نے اقرار کرنے کے بجائے الٹا اس پر خفگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

زردادہاشم خان پر بھی کوئی خفگی دکھا سکتا تھا۔۔۔یہ اب تک کی سب سے حیران کن بات تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ ہاشم دادا تم سے کبھی معافی مانگے گا۔۔۔۔"

زردادنے اس کی چوڑیوں بھری کلائیوں کو چھوتے اپنے کالر پر موجود اس کے ہاتھ کی گرفت کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔مجھے لگتا ہے زردادہاشم خان مجھ سے معافی ضرور مانگے گا۔۔۔۔"

ازنانے آگے ہو کر اس کی ٹھوڑی پر چمکتے تل پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

اس کا یہ گداز اور محبت بھرا لمس زردادہاشم خان کے دل کو میٹھے سے احساس سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی آہستہ آہستہ اسے اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

اور اب ایسا ہونے میں اسے کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"تم جانتی ہو تم کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

زردادنے اس کی اس حرکت پر اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کا چہرا اپنے سے قریب تر کیا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں پریزے کے گلابی ہونٹوں پر تھیں۔۔۔

جو آج گستاخی پر گستاخی کر رہے تھے۔۔۔

اس کی چہرے کو جھلساتی گرم سانسیں ازنا کی حالت غیر کر گئی تھیں۔۔۔

"میرے قریب آکر تم میرے اندر لگی آگ کو مزید ہوا دے رہی ہو۔۔۔اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔۔تم اس سے بھی اچھی طرح واقف ہو۔۔۔تم جانتی ہو میں کبھی تمہیں زبردستی حاصل نہیں کروں گا۔۔۔تو یہ سب کر کے صرف مجھے تڑپانا چاہتی ہو۔۔۔میں خود کو دنیا کا سفاک ترین انسان مانتا تھا۔۔۔مگر میری بیوی تو اس معاملے میں مجھ سے بھی دو

ہاتھ آگے نکلی ہے۔۔۔ہاہاہاہاہاشم دادا ایسی بیوی ہی ڈیزرو کرتا ہے۔۔

کوئی عام لڑکی گزارہ نہیں کر سکتی میرے ساتھ۔۔۔"

اس کی ریڈ ہوتی نوز کے ساتھ اپنا چہرا مسلتے وہ اس کی ناک میں پہنی نتھ کو ہونٹوں سے چھو گیا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا جو کچھ دیر پہلے اس کے سامنے چیخ چلا رہی تھی۔۔اس لمحے اس کی بولتی بالکل بند ہوئی تھی۔۔۔

اس کی تیز تیز ہوتی سانسیں زرداد کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔

زرداد نے اسے آزاد کر کے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔اگر وہ بہک جاتا تو اسی لڑکی کے لیے مسئلہ بننا تھا۔۔ مگر ازنا نے اس کے گریبان کو دونوں مٹھیوں میں بھینچتے خود سے دور نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"شراب پینا اور غیر عورتوں کے پاس جانا چھوڑ دیں۔۔۔ نماز اور حلال میں بہت سکون ہے۔۔۔"

ازنا اسے راہ راست پر لانا چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ ازنا کی بات پر زرداد کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ رقص کر گئی تھی۔۔

"اور جب آپ کا حلال ہی آپ کو دھتکار دے پھر۔۔۔ پھر کونسا سکون اور کہاں کا سکون۔۔۔ تمہیں مزا آتا ہے مجھے اذیت میں دیکھ کر۔۔ یا گزری باتوں کا بدلہ لے رہی ہو۔۔۔"

ازنا کے وجود کی دلفریب مہک زرداد کے حواسوں پر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔یہ لڑکی نہ تو اسے اپنے پاس آنے دے رہی تھی۔۔اور نہ ہی خود سے دور جانے دے رہی تھی۔۔۔

ازنا یوسف زئی نے اسے بالکل سولی پر لٹکا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی قربت کے لیے۔۔اسے پانے کی چاہ کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔اور یہ لڑکی بس سامنے کھڑے ہو کر مزا لے رہی تھی۔۔۔

ازنا نے زرا سا چہرا موڑا تھا۔۔جس کے نتیجے میں اس کی زلفیں زرداد کے چہرے سے ٹکراتی دلفریب مہک اس کی سانسوں میں اتار گئی تھیں۔۔۔

"ایک بار نماز پڑھ کر اپنا سکون مانگے تو سہی اس رب ہی پاک ذات سے۔۔۔وہ کبھی بھی آپ کو خالی ہاتھ نہیں لٹائے گا۔۔۔"

ازنا اپنے شوہر کی زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنوارنا چاہتی تھی۔۔۔

زرداد ہاشم خان نے اس کی بات پر آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔اس نے تو سالوں پہلے نماز چھوڑ دی تھی۔۔۔اس وقت جب اس کی ماں کو اس سے چھین لیا گیا تھا۔۔وہ دنیا والوں کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے بھی خفا تھا۔۔۔

اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ نماز ادا کیسے کی جاتی تھی۔۔

ازنا کے بار بار نماز کے کیے جانے والے ذکر سے اس کے اندر ایک عجیب سا احساس بیدار ہو چکا تھا۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا نماز پڑھنے کو۔۔۔ مگر وہ کہہ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ اس کا پروردگار اس سے بہت سخت خفا ہو گا۔۔ وہ کیسے منائے گا اپنے رب کو۔۔

اس کا رب اس جیسے گنہگار کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔

"میری زندگی میں سکون ہے ہی نہیں۔۔۔"

زرداد اس کو خود سے دور کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

جبکہ ازنا نے بے بسی کے ساتھ اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

یہ شخص اسے بہت عزیز ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اسے اب ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

لیکن وہ بھی ٹھان چکی تھی۔۔۔اس اڑیل گھوڑے کو نکیل ڈال کر ہی رہے گی۔۔۔

ازنا جیسے ہی اوپر والے پورشن پر پہنچی۔۔۔اس کی امید کے عین مطابق زردادہاشم خان کی چنگارتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

جو سنتے وہاں موجود تمام ملازمین سمیت ازنا بھی کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

مگر ازنا کے ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ بھی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس بیسٹ کے واپس اپنے اصل روپ میں آنے کی وجہ جانتی تھی۔۔۔

اس کی من پسند خوراک جو چھین لی تھی اس نے۔۔۔

تمام ملازمین تھر تھر کانپ رہے تھے۔۔۔

ازنا بھی زرداد کے پرسنل روم میں داخل ہوئی تھی۔۔جہاں ہر وقت الماریاں شراب کی بوتلوں سے سجی رہتی تھیں۔۔۔وہاں اس وقت شراب کی ایک بوند بھی موجود نہیں تھی۔۔۔۔

ازنا نیچے جانے سے پہلے ملازمہ کے ساتھ مل کر سب کچھ ضائع کر چکی تھی۔۔۔

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ زرداد ہاشم خان کے اس بنگلے پر شراب کا نام و نشان نہیں بچا تھا۔۔۔

زرداد مٹھیاں بھینچے ان سب کو گھور رہا تھا۔۔۔جو اس کے سامنے لائن میں کھڑے تھر تھر کانپ رہے تھے۔۔

"ان میں سے کسی نے کچھ نہیں کیا۔۔یہ شراب میں نے ضائع کی ہے۔۔ آپ نے جو سزا بھی دینی ہے مجھے دیں۔۔۔انہیں تو علم بھی نہیں تھا اس بات کا۔۔۔"

ازنا کی بات پر زردادنے جن نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔وہ لمحے بھر کو کانپ گئی تھی۔۔۔وہ کچھ زیادہ ہی بہادر بن رہی تھی۔۔اور یہ بھول چکی تھی کہ سامنے کھڑا شخص ہاشم دادا تھا۔۔جسے چھیڑنا اپنی جان گنوانے کے مترادف تھا۔۔۔

زردادنے سب کو بھیج دیا تھا۔۔

اسے شک تو تھا کہ ازنا ہی یہ جرآت کر سکتی ہے۔۔۔

مگر یہ لڑکی اتنی دیدہ دلیری سے اپنے جرم کا اقرار کرے گی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"تم بھول رہی ہو میں ایک بیسٹ ہوں۔۔۔جب اپنے پر آتا ہوں تو انسانیت بھول کر صرف جانور بن جاتا ہوں۔۔جو تم کر رہی ہو۔۔اس سے بہت زیادہ نقصان اٹھاؤ گی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے مجھے شراب سے دور رکھ لو گی۔۔۔تو غلط فہمی ہے تمہاری۔۔۔دس منٹ کے اندر اندر یہ ساری الماریاں دوبارہ ری فل ہو جائیں گی۔۔۔۔"

زردار اسے سرد نگاہوں سے گھورتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

وہ جتنا اس لڑکی کو اگنور کر رہا تھا۔۔۔یہ اتنا اسکے سامنے آکر اسے تڑپا رہی تھی۔۔۔زردار نے اس لمحے اس بنگلے سے ہی نکل جانا بہتر سمجھا تھا۔۔۔

"زردادـــــ"

وہ جیسے ہی دروازے کی جانب بڑھا اس بھیگی پر نم آواز نے اس کے قدم زمین میں جکڑ لیے تھے۔۔۔

وہ رکا تھا مگر پلٹا نہیں تھا۔۔۔

جب دو گداز ہتھیلیوں نے پیچھے سے آکر اسے اپنی حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

ازنا اس کی پشت سے لگی اس کے سینے پر اپنی بانہوں کا حصار قائم کرتی اسے بالکل پتھر کا کر گئی تھی۔۔۔

زردادا اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

ازنا کے نازک وجود کا خوشبوؤں میں ڈوبا گداز لمس، اس کی سانسوں کا نرم گرم احساس اور دھڑکنوں کا شور زردادہاشم خان کی ہستی فنا کر گیا تھا۔۔۔

یہ ساحرہ ایک بار پھر اس پر اپنا سحر پھونک کر اس کے رہے سہے حواس بھی چھین لینا چاہتی تھی۔۔۔

زرداد کتنی مشکل سے خود پر ضبط کیے کھڑا رہا تھا۔۔۔

جب اسے اپنی گردن پر ازنا کے گداز ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

زرداد نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی اپنے لیے مشکل پیدا کر رہی تھی۔۔۔

زرداد اس کا حصار توڑ تا پلٹا تھا۔۔۔

اور ازنا کی نازک کمر کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ تا سختی کے ساتھ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب۔۔۔؟؟"

زرداد نے اس کی لانبی گردن کو اپنی انگلی کے پنجوں میں لیتے سرخی مائل آنکھیں اس کے کپکپاتے ہونٹوں پر گاڑھتے خود پر بہت ضبط کے پہرے بیٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔

جب ازنا نے اپنی مخمور سی کاجل سے سجی سیاہ آنکھیں اٹھا کر اسے گھورا تھا۔۔۔

"دنیا کے کس کونے میں کیا چل رہا ہے۔۔۔کون سا دشمن کب کیا سازش کرنے والا ہے یہ بھی پتا ہے۔۔۔سامنے والا کب کیا کرنے اور کہنے والا ہے۔۔۔یہ سمجھنے میں بھی ماہر ہیں۔۔۔مگر میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔یہ سمجھ نہیں آرہی آپ کو۔۔۔میرا شوہر اتنا نالائق ہے اس کا اندازہ نہیں تھا مجھے۔۔۔"

ازنا یہ الفاظ ادا کرتے بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔خود سے پیش قدمی کرنا کتنا مشکل تھا یہ بات اسے اچھے سے سمجھ آ رہی تھی۔۔۔اور وہ بھی اس صورت میں جب سامنے اتنا مشکل ترین انسان کھڑا ہوا۔۔۔

ازنا کے ادا کیے جانے والے الفاظ زردار کے چاروں اور روشنیاں سی بکھیر گئے تھے۔۔۔کیا یہ لڑکی واقعی دل سے اسے اپنا چکی تھی اور اب اس کی تڑپ ختم کر دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔زردادہاشم خان کو اپنی خوش بختی پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"تم کیا کہنا چاہتی ہو میں سمجھا نہیں۔۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر انجان بنا تھا۔۔۔وہ اتنا تڑپا تھا۔۔۔اس لڑکی کے ہونٹوں سے اقرار سننے کا حق تو اس کا بھی تھا۔۔۔

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بے پناہ قریب تھے۔۔۔دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔۔۔ازنا کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس شخص کو اپنی بات کیسے سمجھائے۔۔۔

"بولو۔۔۔میں منتظر ہوں۔۔۔"

زرداد کے ہونٹ بولنے پر ازنا کے ہونٹوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔ازنا کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر زرداد کی بے قراری بھری نگاہوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے اس شخص کے زخموں کے مداوے کے طور پر ہی تو بھیجا گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے اسے بہت بری طرح اپنے قریب آنے سے دھتکار چکی تھی۔۔۔

اب پہل کرنے میں کیوں گھبرا رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے اس بیسٹ کے لیے اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔

ازنا نے زرداد کے کالر کو مٹھی میں دبوچتے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔اور

دھیرے سے اپنے لرزتے ہونٹ زرداد کے ہونٹوں پر رکھ دیئے

تھے۔۔۔

اس کے اس خود سپردگی کے دلفریب انداز نے زرداد کے ہونٹوں پر

دلکش مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔۔۔ان مٹھاس بھرے گداز ہونٹوں کا

لمس زرداد ہاشم خان کے وجود میں زندگی کی نئی رمق جگا گیا تھا۔۔۔

ازنا نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر زرداد ہاشم خان کی تشنگی تو اب مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ وہ ان گداز ہونٹوں کی معصوم گستاخی پر انہیں خراج تحسین پیش کیے بغیر کیسے چھوڑ دیتا۔۔۔۔

زرداد اس کی دلفریب سانسوں کی مہک کو اپنے اندر اتارتا اس کے نازک وجود کو پوری طرح اپنے اندر سمیٹ گیا تھا۔۔۔ اس کے شدت بھرے لمس پر ازنا جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

اگر وہ زرداد کے سہارے پر نہ کھڑی ہوتی تو اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

ازنا کا چہرا بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔زرداد کا اسے خود سے جدا کرنے کو دل تو نہیں چاہا تھا۔۔۔ مگر اس کی حالت کے پیش نظر وہ اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا اسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

ازنا اس کی جانب دیکھنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔زرداد کی شوخ نگاہیں اس کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔

"ویسے تم ابھی کیا کہہ رہی تھی۔۔۔میں ابھی بھی نہیں سمجھا۔۔۔"

زرداد نے اس کی ٹھوڑی کو تھام کر اپنے مقابل کرتے نہایت ہی معصومیت سے پوچھا تھا۔۔جبکہ اس شخص کی اس اداکاری اور حد درجہ معصومیت پر ازنا کو شدت سے اپنے بے وقوف بنائے جانے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

تو یہ شخص پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔۔جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

وہ بھلا کیسے بھول سکتی تھی کہ اس کے سامنے کوئی عام انسان نہیں ایک بیسٹ کھڑا تھا۔۔۔جو مقابل کو اپنے اشاروں پر نچانے کا عادی تھا۔۔۔

"کچھ نہیں کہہ رہی تھی میں۔۔۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے شاید۔۔۔ آپ کہیں جا رہے تھے۔۔جائیں آپ کا ضروری کام رہ جائے گا۔۔۔۔"

ازنا شدید تپ کر اسے گھورتے ہوئے اس کے آگے سے ہٹ آئی تھی۔۔۔

"اب میں اتنا نالائق بھی نہیں ہوں۔۔۔اگر آج چلا گیا تو سب سے ضروری کام رہ جائے گا۔۔۔۔"

زرداد کے شوخ الفاظ کے ساتھ ازنا کو اپنے پیچھے اسکا قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"بہت حسین لگ رہی ہو۔۔اس لباس میں۔۔۔میرے آنے سے پہلے تبدیل مت کرنا۔۔۔۔"

زرداد کی باتیں ازنا کی کان کی لوح تک سرخ کر گئی تھیں۔۔۔وہ بیڈ روم میں آتی دروازہ اندر سے لاک کر گئی تھی۔۔۔بند دروازے کے ساتھ کمر ٹکاتے آنکھیں موندے وہ نجانے کتنی دیر اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر شرمگیں سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی چینج کرنے کی غرض سے ڈریس نکالنے کے لیے الماری کی جانب

بڑھی۔۔۔اسے زرداد کے کہے آخری الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔اس کے پورے وجود میں اک برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ ابھی اسی سوچ میں کھڑی تھی۔۔۔جب دروازے باہر سے ان لاک ہونے کی آواز آئی تھی۔۔

ازنا نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب پوری طرح سے کھل چکا تھا۔۔

زرداد اندر داخل ہوتے اس کی گھبرائی صورت دیکھ اپنی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"کہیں تم مجھ سے ڈر تو نہیں رہی۔۔۔۔؟؟؟"

زردادنے اپنا کوٹ اتارتے اس کی زرد پڑتی رنگت پر چوٹ کی تھی۔۔۔

نیچے سب کے سامنے شیرنی بن کر اس پر حملہ آور ہونے والی اس کی بیوی اب بھیگی بلی بنی کھڑی تھی۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔ مم میں وہ۔۔ سونے لگی تھی۔۔۔ مجھے بہت سخت نیند آئی ہے۔۔۔"

ازنا اس سے نگاہیں چراتے گڑبڑاہٹ کے عالم میں بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔ جب اس کے پاس سے گزرتے ازنا کی ٹانگیں لڑکھڑائی تھیں۔۔۔

ہیلز کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے وہ بری طرح زمین بوس ہو جاتی جب اس کی جانب سے پوری طرح باخبر زرداد نے بروقت اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"سنبھل کر۔۔۔۔"

اس کی تپتی پیشانی پر نرمی سے لب رکھتے زرداد نے اسے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

زرداد کی جذبوں سے لبریز بوجھل آواز ازنا کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

وہ فوراً فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔۔

زردادہاشم خان کو اس کی یہ ادا مزید گھائل کر رہی تھی۔۔۔اس کا یہ شرماتا گھبراتا حسین روپ سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا۔۔۔

"مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟"

زردادنے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔جو الٹے قدموں چلتی اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔ مگر پیچھے موجود بیڈ کو دیکھ اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

وہ پیچے پیچھے ہوتی بیڈ تک گئی تھی۔۔۔

"تو آپ باہر جا کر اپنا پسندیدہ شغل فرمائیں۔۔ان لڑکیوں کا رقص دیکھیں۔۔۔جو کام ہے آپ کا۔۔۔"

ازناکا اس بات پر غصہ ابھی بھی ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"تمہاری قسم آج کے بعد کبھی کسی لڑکی کی جانب نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھوں گا۔۔۔۔"

زرداد اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کے نازک پیر کو تھام گیا تھا۔۔ ازنا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس نے پاؤں کھینچنا چاہا تھا۔۔ مگر زرداد نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ اس کے گداز پیروں کی ملائمت کو ہاتھ کی پشت سے محسوس کرتا اس کے دونوں پیروں کو سینڈل کے بوجھ سے آزاد کر گیا تھا۔۔

اپنی پنڈلیوں پر محسوس ہوتی اس کی انگلیوں کی گردش ازنا کی دھڑکنوں کو پاگل کر گئی تھی۔۔

"میری بننے کے لیے تیار ہو۔۔۔؟؟ کیا اجازت ہے مجھے؟؟؟"

زرداد اس کے دائیں بائیں اپنی ہتھیلیاں جماتا اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ازنا نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے خاموشی سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔اس کی اٹھتی گرتی پلکوں کا یہ دلفریب رقص۔۔۔زرداد کو اس کی رضامندی کا پتا دے گیا تھا۔۔

"سوچ لو۔۔۔آگے چل کر کہیں مجھ سے تنگ نہ آجاؤ۔۔۔میں اچھا انسان نہیں ہوں۔۔۔اور شاید تمہارے قابل بھی نہیں۔۔۔"

زرداد کو یہی بات اس کے قریب جانے سے روک رہی تھی۔۔۔اسے نجانے کیوں ابھی بھی کہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ازنا اپنے کسی گلٹ کے زیرِ اثر اس کے ساتھ یہ رشتہ نہ نبھا رہی ہو۔۔

"میں آپ کو سنوار لوں گی۔۔۔ آپ برے نہیں ہیں۔۔۔ آپ کو ایسا بنا دیا گیا ہے۔۔۔ اور میں جانتی ہوں۔۔ میری محبت آپ کو سنوار دے گی۔۔۔ زرداد ہاشم خان ازنا یوسف زئی کے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے اس کا اندازہ سب کو ہو چکا ہے۔۔۔ آپ کے بغیر ازنا یوسف زئی ایک زندہ لاش سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔۔۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی تو میں اپنے ہاتھوں خود کو ختم کر دیتی کیونکہ مجھے ایسی زندگی ہی نہیں چاہیے۔۔ جس میں آپ نہ ہوں۔۔۔ آپ کے بغیر میں کچھ نہیں ہوں۔۔۔ اگر اس پوری دنیا میں کوئی ازنا یوسف کو ڈیزرو کرتا ہے تو وہ صرف زرداد ہاشم خان ہے۔۔۔ آئندہ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔"

ازنا نے اس شخص کے اندر سے یہ آخری احساس بھی ختم کر دیا تھا۔۔ آج خود میں میں ہمت مجتمع کرتے۔۔۔اس نے زردادہاشم خان کو اس کی اہمیت کا احساس دلا دیا تھا۔۔۔

کہ وہ اس سے کس قدر محبت کرتی تھی۔۔۔

وہ اس کے لیے اس کی سانسوں سے بھی زیادہ ضروری تھا۔۔۔

ازنا کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ زردار کے تڑپتے دل پر ٹھنڈی پھوار کی مانند ثابت ہوئے تھے۔۔۔

وہ بیڈ پر اس کے برابر بیٹھتا اسے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔۔۔

"تم میرے رب کی جانب سے میری نصیب میں بھیجی وہ بن مانگی دعا ہو۔۔۔ جس کی خاطر میں پوری زندگی شکر ادا کروں تب بھی کم ہے۔۔۔

میری بے رونق اور اندھیر زندگی میں خوشیوں کا اجالا بن کر اترنے کا بہت شکریہ مائی لو۔۔۔"

زرداد اس کے وجود کی مہک کو اندر اتارتا ازنا کے حواس معطل کر گیا تھا۔۔۔وہ اس کو اتنی نرمی سے چھو رہا تھا جیسے اس کے ٹوٹ جانے کا خوف ہو۔۔۔

وہ اس کے لیے کانچ کی گڑیا جیسی نازک تھی۔۔۔جسے زرداد ہاشم خان ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔اس کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ تھی وہ۔۔۔

"مم مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔"

ازنا اپنے بالوں میں محسوس ہوتی اس کی گستاخ انگلیوں کے لمس اور گردن پر محسوس ہوتے اس کے شدت بھرے ہونٹوں کے احساس سے کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جب زرداد اس کے نازک وجود کو بیڈ پر لٹاتا پوری طرح اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

"تم ایک بیسٹ کی قید میں آچکی ہو۔۔۔اب فرار ممکن نہیں ہے۔۔۔ بہت تڑپایا ہے مجھے تم نے۔۔۔اب حساب پورا کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔"

زرداد نے اس کی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے ماتھے پر مہر محبت ثبت کی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں چھپی اپنے لیے بے پناہ محبت محسوس کرتے ازناشرم سے دوہری ہوتی اس کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آغا اب اپنے سارے اڈے تباہ ہو جانے اور چیف کی سرپرستی کے بغیر بالکل کمزور پڑ چکا تھا۔۔۔اسے لگا تھا اس دن وہ زرداد کا خاتمہ کر کے اس کی چھوڑی گئی پاور حاصل کر لے گا۔۔۔

اور اک نئے سرے سے خود کو کھڑا کرے گا۔۔۔

مگر زرداد کے زندہ ہونے کی خبر اس کے سر پر بم بن کر پھٹی تھی۔۔۔۔

اب اس ملک سے فرار ہونے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔اگر وہ یہیں پر رہتا تو ضرور اس نے زرداد کے ہاتھ لگ جانا تھا۔۔ اور اب کی بار توڈھال بنانے کے لیے اس کے پاس نوریز کا سہارا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس نے خفیہ طریقے سے اپنی شناخت بدل کر اپنا ویزا اور پاسپورٹ تیار کروالیا تھا۔۔۔اس نے رات ایک بجے کی فلائٹ سے ملک چھوڑ جانا تھا۔۔۔

اس نے یہ کام انتہائی پوشیدہ طریقے سے کروایا تھا۔۔۔تاکہ کسی بھی طرح زرداد تک یہ خبر نہ پہنچ پائے۔۔۔۔

مگر زردادنے جس انسان سے انتقام لینے کے لیے اپنی پوری زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔اسے بھلاوہ کیسے زندہ چھوڑ دیتا۔۔۔وہ اسے ویسی ہی موت دیناچاہتا تھا جیسی موت اس شخص کی وجہ سے اس کی ماں مرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

زردادتک آغا کے حوالے سے ایک ایک خبر پہنچ رہی تھی۔۔۔

آغا اپنے مقررہ وقت پر اپنے سب سے قابلے اعتبار آدمی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا ائیر پورٹ کے لیے نکل آیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر موت کا خوف منڈلاتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ میں گن تھامے پوری طرح سے چوکنا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ ہولے ہولے لرز رہے تھے۔۔۔ آج تک وہ لوگوں کے ساتھ جتنا برا کرتا آیا تھا۔۔۔ آج وہ سب ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگے تھے۔۔۔

اپنی بیوی کی سسکیاں۔۔۔ آہیں اسے بے سکون کر رہی تھیں۔۔۔

جب اچانک سے اسے احساس ہوا تھا کہ گاڑی کسی غلط راستے پر جا رہی ہے۔۔۔

یہ ائیر پورٹ کا راستہ نہیں تھا۔۔۔

"یہ کہاں لے کر جا رہے ہو تم مجھے۔۔۔۔؟؟؟ گاڑی روکو۔۔۔ میں نے کہا گاڑی روکو۔۔۔۔"

آغا کے چہرے پر خوف کی لکیریں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کا آدمی اس کی بات پر عمل کرتے گاڑی روک دیتا۔۔۔

آغا نے بوکھلا کر اپنے آدمی پر فائر کھول دیئے تھے۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ رکی تھی۔۔۔۔

ڈرائیور بے جان ہوتا ایک جانب لڑھک گیا تھا۔۔۔

گاڑی کے رکنے پر آغا کے چہرے پر خوف نمایاں ہوا تھا۔۔۔

ڈرائیور تو مر چکا تھا پھر یہ گاڑی اچانک سے کیسے رک گئی تھی۔۔۔

آغا ابھی یہی سوچ رہا تھا جب اسی لمحے اس کے قریب رکھا موبائل بج اٹھا تھا۔۔

اس نے گھبراہٹ کے عالم میں کال آن کر کے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

جب دوسری جانب سے سنائی دیتا زرداد کا قہقہہ اس کو اپنی موت کی نوید سنا گیا تھا۔۔۔۔

"چچ چچ۔۔۔اپنے آخری وفادار کو اپنے ہاتھوں سے مار دیا۔۔۔وہ بچارہ تو کچھ بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔بظاہر وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔مگر اس کا ریموٹ کنٹرول تو میرے پاس تھا۔۔۔تمہیں ایسا کیوں لگا تھا کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے بھاگنے دوں گا۔۔۔"

زرداد کے قہر آلود لہجے میں کہی بات آغا کے پیروں تلے سے زمین سرکا گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے آس پاس ہی تھا۔۔۔اور کسی بھی لمحے اسے ختم کر سکتا تھا۔۔۔

آغا نے اب اپنا آخری داؤ کھیلنے کی سوچی تھی۔۔۔اس نے کال کاٹتے کسی کو میسیج کیا تھا۔۔۔

وہ گاڑی سے نکل کر بھاگ پڑا تھا۔۔

اس کے چہرے پر موت کا خوف منڈلا رہا تھا۔۔۔

چاروں جانب اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔

جب اس کی نظر کچھ فاصلے پر پڑے کسی کھنڈر نما گھر پر پڑی تھی۔۔۔

ایک امید کے تحت وہ سیدھا اس جانب بھاگا تھا۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

وہ کھنڈر نما گھر ایک دم روشنیوں سے جگمگا اٹھا تھا۔۔۔

سامنے کرسی پر بیٹھے زرداد ہاشم خان کو دیکھ آغا بے دم سا وہیں نیچے جا گرا دیا تھا۔۔۔

وہ خود ہی بھاگ کر اپنے بیٹے کے چنگل میں آ گیا تھا۔۔۔

وہ بیٹا جسے آج تک اس نے ایک بار بھی اپنی شفقت اور محبت سے نہیں نوازا تھا۔۔۔

"تو آج تم مجھے مار دو گے۔۔۔۔۔؟؟"

آغا کی نگاہیں اپنے بیٹے پر تھیں۔۔۔

"نہیں تم خود اپنے آپ کو مارو گے۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے تم نے میری ماں کو اپنی جان لینے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔"

زردادہاشم خان اپنی ماں کا ذکر کرتے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔اس کا دل تکلیف اور اذیت کے احساس سے بھر گیا تھا۔۔۔

"مجھے اپنے کیے پر بالکل بھی پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔میں آج وہ سب تمہارے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔جو سالوں پہلے تمہاری ماں کے ساتھ کیا تھا۔۔۔اس وقت تمہاری ماں نے اپنی عزت اور تمہاری زندگی بچانے کے لیے خود کو ختم کیا تھا۔۔۔اور آج تم اپنی بیوی کی عزت اور جان بچانے کے لیے خودکشی کروگے۔۔۔۔بہت محبت کرتے ہو نا اس سے۔۔۔۔وہ تمہاری کتنی بڑی کمزوری ہے یہ تو میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔تمہیں کیا لگا اپنے ہی باپ کے ساتھ کھیل کھیل جاؤ گے اور تمہارا باپ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے گا۔۔۔"

میسیج کی بپ موصول ہوتے ہی آغا کا چہرا روشن ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر زرداد نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے دل کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ایک جانب سے اسے ازنا آتی دکھائی دی تھی۔۔۔جس کی کنپٹی پر فائقہ نے بندوق تانی ہوئی تھی۔۔۔

فائقہ کو وہاں دیکھ زرداد کے ساتھ ساتھ وہاں آتا نوریز بھی ساکت رہ گیا تھا۔۔جسے وہاں ابھی تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔فائقہ اس شخص کے لیے کام کر رہی تھی۔۔۔نوریز کو بہت گہرا دھچکا لگا تھا۔۔۔اسے بھی آج تک یہ خبر نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

جبکہ زرداد کے لیے اس لڑکی کی نفرت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"فائقہ میری بھیجی گئی وہ مخبر تھی۔۔ جس نے تمہاری ساری باتیں مجھ تک پہنچائی ہیں۔۔۔ اور تمہاری بیوی کو چیف کے سامنے لانے والی بھی یہی تھی۔۔

اس دن فائقہ نے تمہارا پلان عین موقع پر اسی لیے خراب کیا تھا تاکہ میری جان بچا سکے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا پلاننگ صرف تمہیں ہی کرنی آتی ہیں۔۔۔۔"

آغا بول رہا تھا جبکہ نوریز کو اپنا دل کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جس لڑکی سے اس نے محبت کی تھی۔۔۔ اسے اپنے بھائی کی سزا سے بچا کر رکھا تھا۔۔ وہ اسی کی پیٹھ میں چھڑا کھونپ کر اسے صرف استعمال کر رہی تھی۔۔۔

زرداد کی نظر بھی نوریز پر پڑ چکی تھی۔۔۔

مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

اس کا دھیان تو اس بات پر تھا کہ اپنی متاع زیست کو اس خطرے سے کیسے بچائے۔۔

ازنابنا کچھ بولے دیوانہ وار نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اسے مار دیا جائے گا۔۔۔وہ اپنے آخری لمحات میں اپنے شوہر کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اس کا چہرا اپنی آنکھوں میں بسا کر اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتی تھی۔۔۔

"میری بیوی پر بندوق تان کر بہت بڑا جرم کیا ہے تم نے۔۔۔ تم ایسا کرنے والوں کا عبرت ناک انجام دیکھ چکے ہو۔۔۔ مگر لگتا ہے تم بھی اپنے لیے ویسی موت کے خواہشمند ہو۔۔۔"

زرداد کی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فائقہ کی جانب تو نگاہ غلط بھی ڈالنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی تو اس کی نفرت کے قابل بھی نہیں تھی۔۔۔

"اگر اپنی بیوی کی زندگی چاہتے ہو تو ابھی اسی وقت اپنے ہاتھوں خود کو ختم کر دو۔۔۔ تمہاری بیوی کو زندہ سلامت چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔۔"

آغا نے بہت ہی ہوشیاری سے ساری گیم پلٹ دی تھی۔۔۔

اس نے پہلے فائقہ کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ ملایا تھا۔۔۔فائقہ جو زرداد ہاشم خان سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔زرداد کے بعد اس کی جگہ سنبھالنے کے لالچ نے اسے ایسا اندھا کر دیا تھا کہ وہ اپنی محبت تو کیا نوریز کی محبت بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

جسے وہ نجانے کب سے محبت کے جھانسے میں استعمال کرتی آئی تھی۔۔۔ اور اب آگے بھی استعمال کرنے کا ارادہ تھا۔۔

مگر یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی تھی۔۔۔نوریز کو آج صبح ہی اس کے انداز پر شک گزرا تھا۔۔۔اور اب بھی وہ فائقہ کی گاڑی کا پیچھا کرتے خوش قسمتی سے یہاں آنکلا تھا۔۔۔

ورنہ کبھی بھی فائقہ کا یہ اصل چہرا نہ دیکھ پاتا۔۔۔۔

آغا کی بات پر ازنا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ ایک بار پھر سے زرداد کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔

ازنا نے زرداد کی جانب دیکھے جلدی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔جو پتھر ہوتی نگاہوں سے بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میری بیوی کو زرا سی خراش بھی نہیں آنی چاہیے۔۔۔تم جو کہو گے میں کروں گا۔۔۔۔"

زرداد نے اپنے دائیں جانب کھڑے صفدر کو آنکھوں سے اشارہ کیا تھا۔۔۔ازنا کی سیفٹی پر وہ کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

نوریز خاموشی سے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں پلیز زرداد آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔"

ازنانے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

کیونکہ زرداد گن ان لاک کر کے اپنی کنپٹی کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔ آغا اور فائقہ اپنے پلان کی اس کامیاب پر بے پناہ خوش ہو رہے تھے۔۔۔ ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

فائقہ کی انتقامی نگاہیں زرداد پر تھیں۔۔۔ اس شخص نے آج تک اسے ہر جگہ بے عزت کیا تھا۔۔۔ سزائیں دی تھیں۔۔۔ اس کی محبت کو ٹھکرایا تھا۔۔۔

کیونکہ زرداد ہاشم خان کو لوگوں کی بہت اچھے سے پہچان تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا یہ لڑکی اعتبار کے قابل نہیں تھی۔۔ ایک دن اسے دھوکا ضرور دے گی۔۔۔

اور ہوا بھی وہی تھا۔۔

اس نے نوریز کے کہنے پر فائقہ کو چھوٹ دی تھی۔۔ جس کا نتیجہ بہت غلط نکلا تھا۔۔۔ نوریز زرداد کی جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

فائقہ اس کی ایک ایک حرکت کو اپنے دل میں رکھے آج اپنا انتقام لینے آن پہنچی تھی۔۔۔ وہ اس سے اس کی محبت چھین کر اسے برباد کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ازنارو رہی تھی۔۔۔ چلا رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے آج پھر زرداد اسے بچانے کی خاطر خود کو قربان کر رہا تھا۔۔۔کیا ایک بیسٹ۔۔۔جو خود کو انسان تک نہیں کہلواتا تھا۔۔۔وہ اتنی بے لوث محبت کر سکتا تھا۔۔۔

پوری دنیا اس شخص کے بارے میں جو کچھ کہتی آئی تھی وہ آج غلط ثابت ہو چکا تھا۔۔۔

زرداد ہاشم خان جیسی محبت کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"پلیز نہیں۔۔۔۔"

ازنا رو رہی تھی۔۔۔زرداد گن اپنی کنپٹی پر رکھ چکا تھا۔۔۔

ازنا نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔وہ ایسا ظلم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

یکے بعد دیگرے دو گولیاں مزید چلی تھیں۔۔

جس کے ساتھ ہی ازنا کو اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس سے کھڑے ہو پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی۔۔۔دو مضبوط بانہوں نے آکر اسے اپنے حصار میں لیتے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔

یہ لمس اور دلفریب مہک۔۔۔۔

ازنا نے بے یقینی کے عالم میں آنکھیں کھولتے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بالکل ٹھیک تھا۔۔۔اور اس وقت اسے اپنے حصار میں قید کیے اپنے دل کو اس کے زندہ سلامت ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

ازنا کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس نے مڑ کر فائقہ کی جانب دیکھا تھا۔۔جو ساکت وجود کے ساتھ زمین پر پڑی تھی۔۔۔اسے کچھ فاصلے پر نوریز گن اٹھائے بے تاثر نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ازنا کو اس لمحے نوریز کا بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔جس نے اپنی پوری زندگی غلط لوگوں پر اعتبار کرتے گزار دی تھی۔۔۔

"تم اپنے باپ کو کیسے مات سکتے ہو نوریز۔۔۔میں نے پال پوس کر بڑا کیا ہے تمہیں۔۔۔اپنے باپ کے نافرمان مت بنو۔۔۔"

آغا اپنا زخمی بازو پکڑے نوریز سے اپنی زندگی کی بھیک مانگتے بولا تھا۔۔۔

ازنا آغا کی آواز سنتے زرداد کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔وہ ایسے شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی جو باپ کہلانے کے لائق نہیں تھا۔۔

جس نے اپنی زندگی اور آخرت کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی زندگیاں بھی برباد کر دی تھیں۔۔۔

"میں تمہیں مار کر اپنے ہاتھ گندے نہیں کروں گا۔۔۔۔یہ کام تم اپنے ہاتھوں سے کرو گے۔۔۔۔"

نوریز نے زرداد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

زرداد ازنا کا ہاتھ تھامے وہاں سے دور ہٹ گیا تھا۔۔۔

آغا بے یقینی سے ان تینوں کو دور جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ لوگ اس کی جان اتنی آسانی سے بخش دیں گے اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے صفدر کو پیٹرول کی ڈبے اٹھا کر لاتے دیکھ اس کے چہرے پر موت کا خوف لہرایا تھا۔۔۔

آغا کے پیر اور بازو پر گولی لگی تھی وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا تھا۔۔۔

جب اس نے صفدر کو اپنے ارد گرد پیٹرول کا چھڑکاؤ کرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ تم لوگ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔"

آغا بے بسی کے عالم میں چلایا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگنا چاہتا تھا مگر بھاگ نہیں پایا تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ آگ کے شعلے اس کے قریب آرہے تھے۔۔۔ کچھ ہی لمحوں میں یہ آگ اسے زندہ جلانے والی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی نظر اپنے بے حد قریب پڑے پسٹل پر پڑی تھی۔۔۔ وہ کانپتے ہاتھوں سے اسے اٹھاتے آنکھیں بند کرتے کنپٹی پر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کے سامنے وہ تمام لوگ آرہے تھے جنہیں اس نے بنا کسی قصور کے ہوتے ایسی ہی بے دردی سے مارا تھا۔۔۔ اپنے سگے بیٹے پر

نجانے کتنی بار قاتلانہ حملہ کروایا تھا۔۔۔نوریز کو اپنے ارد گرد صرف ڈھال بنا کر استعمال کیا تھا۔۔۔

اس کا ایک جرم اس کی نگاہوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔آگ اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔اس کے مکافات عمل کا وقت سر پر آن پہنچا تھا۔۔۔آغا نے ٹریگر دبا دیا تھا۔۔۔

جس کی آواز وہاں اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھتے ان لوگوں کو سنائی دی تھی۔۔۔

زرداد نے آج اپنی ماں کا اور ان تمام لوگوں کا انتقام لے لیا تھا جن پر اس کا باپ شیطان بن کر زندگیاں تنگ کیے ہوئے تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نیویارک کی روشن صبح کا یہ سب سے خوبصورت منظر تھا۔۔۔ جس میں زردادہاشم خان کی پیاری بیوی اس سے پیچھے کی جانب کچھ فاصلے پر جائے نماز بچھائے اپنے شوہر کے ساتھ نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔

نماز ادا کرتے دونوں کے چہروں پر سکون بھری دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔ زردادہاشم خان کو اب پوری طرح سے وہ سکون مل چکا تھا۔۔ جس کی خاطر وہ نجانے کب سے بھٹک رہا تھا۔۔۔

ان دونوں کے بالکل درمیان میں چھوٹی سی جائے نماز بچھائے ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر نماز ادا کرتی ان کی پیاری سی بیٹی رعنا موجود تھی۔۔۔

دونوں نے سلام پھیرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جواب انہیں کے انداز میں سلام پھیر رہی تھی۔۔۔

"میری معصوم سی گڑیا فرمانبرداری میں بالکل باپ پر گئی ہے۔۔۔"

زرداد جائے نماز فولڈ کرتا رعنا کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے شرارتی لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا اس کی بات کا جواب دیئے بغیر چہرے پر ناراضگی بھرے تاثرات سجائے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ زرداد اس کے پھولے پھولے گال دیکھتا مسکرا دیا تھا۔۔۔وہ اس ناراضگی کی وجہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

مگر وہ ازنا کے اس خفگی بھرے انداز کا دیوانہ تھا۔۔۔اس لیے اسے تنگ کرنے اور پھر اپنے انداز میں منانے میں اسے بہت مزا آتا تھا۔۔۔

رعنا کو وہاں کھیلتا چھوڑ وہ اپنی روٹھی بیوی کے پیچھے گیا تھا۔۔۔جو ٹیرس پر باہر کے خوبصورت نظاروں پر نگاہیں ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

زرداد نے ہاتھ میں تھامے بکے ٹیبل پر رکھتے ازنا کو پیچھے سے اپنی مضبوط بانہوں کے حصار میں قید کرتے اس کے وجود کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا۔۔۔

ازنا بنا کوئی مزاحمت کیے ناراض سی کھڑی رہی تھی۔۔۔

زرداد نے اس کا نماز کے سٹائل میں لیا دوپٹہ ہاتھ بڑھا کر کھولتے اس کے بالوں کو چھوا تھا۔۔۔

"رات کو تو ہم بہت صلح صفائی سے سوئے تھے۔۔۔پھر اس ناراضگی کی کوئی خاص وجہ۔۔۔۔۔"

زرداد نے اس کے بالوں سے کیچر نکالتے ان میں چہرا چھپاتے نا سمجھی کا اظہار کرتے اسے مزید غصہ دلایا تھا۔۔۔

"نہ میری ناراضگی کی کوئی وجہ خاص ہے اور نہ ہی میں خاص ہوں آپ کے لیے۔۔۔اس لیے پلیز جائیں یہاں سے۔۔بات نہیں کرنی مجھے آپ سے۔۔۔"

ازنا مزید تپ کر بولی تھی۔۔۔اس کے مزید پھولتے گال زرداد کی مسکراہٹ گہری کر گئے تھے۔۔۔اسے لگ رہا تھا ازنا ابھی رو دے گی۔۔۔

آج ان کی پانچویں ویڈنگ اینورسری تھی۔۔جس کے معاملے میں ازنا ہمیشہ سے کوئی کمپرومائز برداشت نہیں کرتی تھی۔۔زرداد کے صبح سے

انجان بن کر گھومنے پر اسے تپ چڑھی ہوئی تھی۔۔۔اور زرداد کو اسے تنگ کر کے مزا آرہا تھا۔۔۔

"ہیپی اینورسری مائی لو۔۔۔۔"

زرداد نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھے بکے اٹھاتے اس کے سامنے کرتے اس کا پھولا گال چھوا تھا۔۔۔

جبکہ اس شخص کی چالاکی پر ہونٹ بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔یہ شخص کبھی کوئی کام سیدھے طریقے سے نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

زرداد نے اس کی گردن میں نہایت ہی خوبصورت سا نیکلس پہناتے اس کی شفاف گردن پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا تھا۔۔۔وہ اس کے لمس پر آج بھی سمٹ جایا کرتی تھی۔۔

یہ شخص اس کے لیے دن بدن پہلے سے زیادہ ضروری ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ پلٹی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

جب زردار نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"آپ کی محبت میں پوری طرح سے گھائل ہو کر خود کو آپ کی مرضی کے مطابق ڈھال چکے ہیں میڈم۔۔۔ آپ کو اب بھی ہم سے گلا ہے۔۔۔۔"

زردار نے دھیرے سے اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔

جبکہ ازنا اس کی حرکت پر شرم سے سرخ ہوتی اس کے سینے میں سمٹ گئی تھی۔۔۔۔

"نہیں مجھے اب کوئی گلا نہیں ہے۔۔۔۔"

ازنا اس کے سینے پر عین دل کے مقام پر ہونٹ رکھتی زرداد کو اندر تک سرشار کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی اس نئی زندگی میں بے پناہ خوش تھے۔۔۔

ازنا نے بس ایک بار زرداد کو یہ سب چھوڑنے کا کہا تھا۔۔وہ اس کے ساتھ ایک نارمل زندگی گزارنے کی خواہشمند تھی۔۔۔زرداد ہمیشہ کی طرح اس کی یہ بات بھی نہیں ٹال سکا تھا۔۔

ویسے بھی اس نے اپنی زندگی کے بہت بڑے شیطان کا خاتمہ کر دیا تھا۔۔

اب وہ بھی ازنا کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

جو وہاں رہ کر گزارنا ممکن نہیں تھی۔۔۔

زرداد ازنا کو لے کر نیویارک میں شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔ جہاں پچھلی ساری باتوں کو بھول کر انہوں نے ایک نئی زندگی کی شروعات کی تھی۔۔۔

ازنا نے واپس پلٹ کر رحمت منزل والوں سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔

نہ ان میں سے کسی نے ایسی کوئی کوشش کی تھی۔۔۔ زرداد یہاں آنے سے پہلے اپنے پوری ایجنسی کا خاتمہ کر کے آیا تھا۔۔۔

نوریز بھی ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔۔ اور اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔۔۔ جس میں زرداد اور ازنا نے اس کی بہت مدد کی تھی۔۔۔

وہ لوگ یہاں اپنا ایک چھوٹا سا خاندان آباد کر چکے تھے۔۔۔اور اس میں بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔

زرداد کے ساتھ اس کی پہلی زندگی میں جتنا برا ہوا تھا۔۔۔اس کے رب نے اسے اب اس سے کہیں زیادہ بہترین عطا کر دیا تھا۔۔وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔

فروا خالد ناولز